"گوہرِ بے بہا"

از سجل سعید

Urdu Novels Ghar

تم چپ رہے پیام محبت یہی تو ہے
آنکھیں جھکی نظر کی قیامت یہی تو ہے

محفل میں لوگ چونک پڑے میرے نام پر
تم مسکرا دیے میری قیمت یہی تو ہے

تم پوچھتے ہو تم نے شکایت بھی کی کبھی
سچ پوچھئے تو مجھے شکایت یہی تو ہے

وعدے تھے بے شمار مگر اے مزاجِ یار
ہم یاد کیا دلائیں نزاکت یہی تو ہے

میرے طلب کی حد ہے نہ تیرے عطا کی حد
مجھ کو ترے کرم کی ندامت یہی تو ہے

******

یہ منظر ہے اسلام آباد کے گنجان آباد علاقے سے زرا ہٹ کر بنے جدید ترین بنگلے کا جس کے آگے ہما وقت بڑی بڑی گاڑیاں پائی جاتی ہیں۔۔
باہر سے دیکھنے والے کو وہ محض ایک بنگلہ کھڑا ہی محسوس ہوتا تھا۔۔۔ جبکہ اسکے اندر کے گھناؤنے کھیلوں سے اسکے مکین ہی واقف تھے۔۔
یا پھر وہ جوان کھیلوں میں انکے ساتھ شریک تھے۔۔

امیر ماں باپ کی بگڑی اولادیں موسیقی اور رقص کی محفلوں سے لطف اندوز ہونے جبکہ شہر کی نامور اور معزز ہستیاں اپنی تسکین کے سامان کے لئے یہاں اکثر و بیشتر پائی جاتی تھیں۔۔

بظاہر معاشرے میں ایک عزت اور احترام کی حیثیت رکھنے والی شخصیتیں یہاں اپنا اصلی چہرہ دکھانے آتی تھیں۔۔۔

بنگلے کے اندرونی حصے کے وسیع وعریض لاؤنج میں پڑے بڑے سے تخت پہ لگ بھگ پچاس سالہ عورت چمکیلے بھڑکیلے گرارے میں ملبوس میک اپ سے لدے چہرے کے ساتھ، ایک ٹانگ تخت پہ رکھے گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے پان کھانے میں مصروف تھی۔۔

پاس کوئی پچیس سالہ لڑکی تخت پہ پڑی عورت کی ٹانگ دبا رہی تھی۔۔۔حلیہ تقریباً عورت جیسا ہی تھا۔۔

فون کی آواز پہ ہاتھ لڑکی کے آگے کیا۔۔ جس نے پاس پڑا فون اٹھا کر اسکے ہاتھ پہ رکھ دیا۔۔

فون اپنے منہ کے سامنے لاتے، وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔۔ہاتھ کے اشارے سے لڑکی کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

پان تھوکتے، یس کا بٹن دبا کر فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

"س_سلام س۔۔ سیٹھ صاب"۔ لڑکھڑاتے لہجے میں ڈرتے ڈرتے بات شروع کی۔۔

دوسری طرف موجود شخص کی بات سنتے ہی اسکے میک اپ والے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں۔۔

Urdu Novels Ghar

"س_ سیٹھ صاب، ب_بس تھوڑی مہلت اور۔۔۔مائی قسم آپ کا کام ہو جائے گا۔۔۔دلنشین بائی نے وعدہ کیا ہے تو پورا بھی ہو گا۔۔۔ب_بس تھوڑا اور وقت مہربانی آپکی"۔۔۔

التجائی لہجہ اپنا کر وہ اسکی منتیں کر رہی تھی۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا اور پھر لائن کٹنے کی آواز آئی۔۔

دلنشین بائی نے غصے میں فون پھینکنے سے انداز میں تخت پہ رکھا۔۔

"زرنگار او زرنگار۔۔۔رے بدبخت باہر مر جلدی"۔۔غصے میں چلاتے ہوئے کسی کو آوازیں لگانے لگی۔۔

بائیں طرف کے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی نمودار ہوئی۔۔

نازیبا لباس میں ملبوس، چہرے کو میک اپ سے ڈھانپے وہ منہ کے برے برے زاویے بنائے تخت کے پاس آئی۔۔

"کیا ہے دلنشین بائی کیوں اتنی زور سے چلا رہی ہو؟۔۔اسکے پاس آتے ناگواری سے پوچھا۔۔

"وے بدبخت اس سیٹھ کا فون آیا تھا۔۔۔کھلی دھمکی دے رہا تھا کہ کام نہ ہوا تو کاروبار تو بند کرے گا ہی ساتھ میں ہماری گردنیں بھی اڑا دے گا"۔۔

ہلکے غصے اور پریشانی سے معاملہ بتایا۔۔

زر نگار نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔۔

"یہ۔۔ یہ منہ کے زاویے مت بنا۔۔ بھاری رقم لے کر کھا چکے ہیں ہم اس سے۔۔ اب اپنی شوخیاں چھوڑ اور کام پہ لگ جا"۔۔

زور سے اسکے بازو کو پکڑ کے اپنے ساتھ تخت پہ پٹختے بولی۔۔

"کونسی آگ چین نہیں لینے دے رہی اس بڈھے سیٹھ کو۔۔ بال سفید ہو گئے پر شوق جوانوں والے پال رکھے ہیں بابے نے۔۔"

آنکھیں گماتے وہ قدرے ناگواری سے بولی تھی۔۔

"ہوس کی آگ ہے بیٹا ہوس کی آگ۔۔ ایک دفعہ بھڑک جائے تو پھر کیا بڈھے اور کیا جوان اونہہ۔۔"

سر جھٹکتے وہ استہزائیہ انداز میں بولی تھی۔۔ پھر سختی سے گویا ہوئی۔۔

"دیکھ بہت مشکل سے تھوڑی مہلت مانگی ہے۔۔۔ اب جس کو ساتھ رکھنا ہے رکھ اور کام پہ لگ ورنہ سیٹھ کا تجھے پتا ہے۔۔"

سختی سے اسکو باور کراتی وہ پان دان کھول کر پان بنانے لگی۔۔

"ٹھیک ہے کچھ دن تک لگ جاؤں گی۔۔ اب خالہ جی کا باڑا بھی نہیں ہے یہ سب۔۔۔ مگر میں بتائے رہی ہوں کام ہونے کے بعد سیٹھ کی طرف سے باقی کی پیمنٹ میں سے بڑا حصہ لوں گی میں۔۔ ایک جان جوکھوں میں ڈالو اوپر سے

پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملتی۔۔"
انگلی اٹھا کر اسے تنبیح کرتی وہ بڑبڑاتی ہوئی دوبارہ کمرے کی طرف چل دی۔۔

"اونہہ۔۔ بڑا حصہ" منہ بنا کر اسکی نقل اتارتے وہ دوبارہ پان کھانے میں مصروف ہو چکی تھی۔۔۔

******

میٹنگ روم میں اس وقت جامد خاموشی چھائی تھی۔۔

سربراہی کرسی پر انسپکٹر جنرل 'حدید راؤ' براجمان تھے، جبکہ میز کے آر پار ضلع کے کئی افسران نے نشست سنبھال رکھی تھی۔۔

"ہر آنے والے دن کے ساتھ گمشدگیاں بڑھتی جارہی ہیں۔۔۔ روز کئی والدین اپنی جوان بیٹیوں کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروانے آتے ہیں۔۔"
بولنے والے ڈی۔ایس۔پی نعیم تھے۔۔
باقی سب اسکی طرف متوجہ اسکوسن رہے تھے۔۔

"سورس کے ذریعے پتا چلا ہے کہ یہ ایک گروہ ہے جو عام شہری کی حیثیت سے لوگوں میں رہتے ہیں اور پھر انکو ور غلا کر یا اغواہ کر کے دوسرے ملک سمگل کرتے ہیں۔۔"

اب کی بار اے۔ایس۔پی روہان بولے تھے۔۔

Urdu Novels Ghar

"ایس۔پی ارتضیٰ کیا آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟"

انسپکٹر جنرل حدید راؤ نے ایس پی ارتضیٰ کو متوجہ کیا تھا۔۔جو کسی گہری سوچ میں مبتلا تھے۔۔

"میں اے۔ایس۔پی روہان کی بات سے ایگری کرتا ہوں لیکن۔۔۔اسمگلنگ میں ان عام لوگوں کا ہاتھ نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ لوگ لڑکیوں کو اغواء کر کے کسی بڑے ہاتھ میں دیتے ہیں۔۔۔جہاں سے انکو باہر کے ممالک میں اسمگل کیا جاتا ہے۔۔"

پر سوچ انداز میں بولتے حدید راؤ کی جانب دیکھا۔۔جنہوں نے سر ہلایا تھا گویا اسکی بات کی تائید کی تھی۔۔

"سر سب سے مین پرابلم یہ ہے کہ ہمیں انکے ٹھکانوں کا بھی علم نہیں ہے۔۔۔وہ ہر کام اتنی ہوشیاری سے کر رہے ہیں کہ ہمارے اطلاع ہونے تک سب ثبوت صاف ہو چکے ہوتے ہیں۔۔"

حدید راؤ نے اے۔ایس۔پی روہان کے کہنے پر انکی جانب دیکھا تھا۔۔

"اب آپ سب کا امتحان ہے ان سے دوگنی ہوشیاری سے کام لیں۔۔۔جلد از جلد اس برائی کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ نجانے اور کتنے خاندانوں کو ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔"

ان سب کو دیکھتے حدید راؤ نے بلند آواز میں کہا جس پہ سب افسران نے تائید کرتے سر ہلا دیے۔۔۔

میٹنگ برخاست ہوتے ہی سب اپنی جگہوں سے اٹھتے روم سے باہر نکل گئے۔۔سوائے حدید راؤ اور ایس۔پی ارتضیٰ کے۔۔

"برخوردار آپکی والدہ کی دس سے اوپر کالز آچکی ہیں۔۔۔سب ہمارے انتظار میں ہیں۔۔"

اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے انہوں نے اپنے ہونہار اور شاندار بیٹے کو مخاطب کیا۔۔

"اوکے ڈیڈ۔۔۔لیٹس گو"

حدید راؤ کی بات کی پیروی کرتے انکے ساتھ جانے کو وہ بھی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

******

Urdu Novels Ghar

گھر میں داخل ہوتے انہوں نے واقعی 'عائشہ حدید' کو اپنا منتظر پایا تھا۔۔

"باپ تو ٹھیک تھے، بیٹے نے بھی کہا میں کیوں پیچھے رہوں۔۔"
خفگی سے انکی طرف دیکھتی بولیں۔۔

دونوں نے انکی بات پر قہقہ لگایا تھا۔۔ان کو ایسے جملے سننے کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔روز کا ہی معمول تھا۔۔

"بھئی فورس جوائن کرنے کا فیصلہ آپ کے بیٹے کا اپنا تھا۔۔۔آپ مجھے ہر بار نہ گھسیٹا کریں اندر۔۔"
مسکرا کر کہتے وہ لاؤنج میں پڑے صوفے پہ براجمان ہو گئے۔۔

"ریلیکس مام۔۔۔آپ یہ بتائیں غصہ کس بات کا ہے۔۔؟"
انکو کندھوں سے تھام کر اپنے ساتھ لگاتے اس نے پیار سے پوچھا۔۔۔

"ٹائم دیکھ رہے ہیں آپ دونوں۔۔لمبا سفر ہے آگے اور فنکشن میں ٹائم پہ پہنچنا ہے۔۔۔وحید بھائی اور بھابھی کی کئی کالز آچکی ہیں۔۔"

"پہنچ جائیں گے مام ڈونٹ وری۔۔آپ یہ بتائیں دائم 'ہادی اور باقی سب کہاں ہیں۔۔"
ارد گرد دیکھتے وہ ان سے پوچھنے لگا۔۔

"وہ سب تیاری کر رہے ہیں۔۔اب تم بھی جاؤ۔۔تمہارے کپڑے میں نکال چکی ہوں۔۔"
اب کے مسکراتے ہوئے بولیں۔۔

ارتضیٰ انکی طرف مسکراہٹ اچھالتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

اسکے جانے کے بعد عائشہ حدید راؤ کی جانب متوجہ ہوئیں جو فون پہ کسی کے ساتھ مصروف تھے۔۔۔عائشہ کو دیکھتے ہی انہوں نے معذرت کرتے فون بند کیا اور صوفے سے اٹھتے انکی جانب آئے۔۔

"بیگم غصہ نہ کیا کیجئے۔۔اس خوبصورت سے چہرے پہ صرف مسکراہٹ اچھی لگتی ہے۔۔"
آنکھوں میں شرارت لئے پیار سے گویا ہوئے۔۔

"ہو گیا آپ کا؟۔۔چلیں اب تیاری کر لیں۔۔لیٹ ہو جائیں گے ہم۔۔"
بازو سے پکڑتے وہ انکو لیے کمرے کی جانب چل دی۔۔

******

راؤ خاندان کے چھوٹے سپوت انسپکٹر جنرل حدید کی تین اولادیں تھیں۔۔

Urdu Novels Ghar

سب سے بڑی بیٹی 'امل' جو اپنے تایازاد 'شہریار راؤ' سے بیاہی تھی اور ایک خوبصورت سے دو سالہ بیٹے 'ہادی شہریار' کی ماں تھی۔۔۔ شہریار کے کراچی میں بزنس سیٹ اپ کے باعث وہ شوہر کے ساتھ کراچی میں مقیم تھی اور آج کل اسلام آباد اپنے میکے آئی تھی۔۔

اس سے محض ایک سال چھوٹا 'ارتضیٰ حدید راؤ' جو وجاہت اور ذہانت دونوں میں سیر تھا۔۔۔ سی ایس ایس میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے بعد اس نے باپ کے نقشِ قدم پہ چلتے پولیس فورس جوائن کی تھی اور کم ہی عرصے میں اپنی قابلیت سے وہ کافی دھاک بٹھا چکا تھا۔۔

اور پھر تیسرے نمبر پہ گھر کی رونق 'دائم حدید راؤ' جو آئی ٹی کے آخری سال میں تھا۔۔اسی بنا پر وہ ماں کا لاڈلا بھی تھا کہ وہ باپ بھائی کی طرح فورس میں شامل نہیں ہوا تھا۔۔

دو گاڑیوں میں مشتمل یہ قافلہ اپنی منزل کو چل دیا۔۔

******

اسلام آباد سے 95 کلو میٹر دور 'ہری پور ہزارہ' کے خوبصورت اور سرسبز علاقے میں بنے خوبصورت سے گھر میں 'عزیر سیال' اپنی بیگم اور دو بیٹیوں کے ساتھ رہائش پزیر تھے۔۔
عزیر سیال اور افشاں گورنمنٹ کالج میں پروفیسر کے عہدے پر فائز تھے جبکہ افشاں کچھ سال پہلے مصروفیات کی بنا پر ریٹائرمنٹ لے چکی تھیں۔۔

"آپی پلیز اٹھ جائیں۔۔ماما آگئیں تو دونوں کی بستی پکی ہے۔۔"
اکیس سالہ 'میرال عزیر' اپنے سے ایک سال بڑی بہن 'افریشم عزیر' کے اوپر سے بلینکٹ کھینچتے ساتھ ہی ساتھ اسکو وارن بھی کر رہی تھی۔۔

"میرال میرا زرا بھی دل نہیں ہے۔۔تم پلیز ماما سے کوئی بہانہ بنا دوناں میرے لئے"
بلینکٹ کے اندر سے افریشم کی آواز آئی تھی۔۔

"ماما ادھر ہی ہے۔۔تم خود بہانہ بنالو اپنے لئے۔۔"
افشاں کی آواز سنتے جلدی سے بلینکٹ ہٹاتے وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

افشاں نے قدرے لمبے بکھرے بالوں کو سمیٹتی اپنی بیٹی کو دیکھا جو بلکل اپنے نام کی مانند نرم و نازک تھی۔۔
میرال اب وارڈروب میں سر دیے کھڑی تھی۔۔

"افریشم۔۔سب چل رہے ہیں بھائی نے بہت خلوص سے بلایا ہے اور بھابھی نے سختی سے کہا تھا کہ بچیوں کو ساتھ میں لائیں۔۔ایسے میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔اٹھو اور تیاری کرو۔۔ہم جلدی واپس آنے کی کوشش کریں گے۔۔"
پیار سے اسکو پچکارتے وہ اسکو منا رہی تھیں۔۔

"ٹھیک ہے ماما۔۔ لیکن جلدی واپس آئیں گے۔۔ سردی بھی اتنی ہے باہر۔۔"
بے دلی سے وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔

افشاں سر ہلا کر کمرے سے باہر چل دیں۔۔ جبکہ افریشم واشروم میں قید ہو گئی۔۔

******

لائٹ پستہ کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک اور سٹریٹ کیپری کے ساتھ ہم رنگ بنارسی ڈوپٹہ ہلکا سا سر پہ ٹکائے' پیروں میں پستہ اور گولڈن رنگ کا کھسہ پہنے' وہ تیار کھڑی تھی۔۔۔ اور اب میرال کے انتظار میں تھی جس کی تیاری مکمل ہو کے نہ دے رہی تھی۔۔

"میرال آج کی تاریخ میں تیار ہو جاؤ۔۔۔ ورنہ بابا غصہ ہوں گے۔۔"
افریشم اسکو تنبیہ کرتے ہوئے بولی۔۔

"بس آپی ہو گئی۔۔"
میرال نے جھمکا کان میں ڈالتے جواب دیا۔۔

میرون سٹریٹ کیپری اور لانگ شرٹ کے ساتھ گولڈ سکن ڈوپٹہ شانوں پہ رکھے' پیروں میں گولڈن کھسہ پہنے، ہلکی پھلکی جیولری کے ساتھ وہ تیار تھی۔۔

Urdu Novels Ghar

"اچھی لگ رہی ہو۔۔"

افریشم نے اسکی تیاری دیکھ کر مسکراتے ہوئے تعریف کی۔۔

"آپ بھی۔۔"

"تم لوگ تیار ہو۔۔۔ تمہارے بابا گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

افشاں کمرے میں داخل ہوتیں ان دونوں کو دیکھ کر بولیں۔۔

"جی ماما آل ریڈی۔۔"

میرال نے انہیں جواب دیا۔۔

"آ جاؤ پھر"

افشاں انکو کہتیں باہر کی جانب چل دیں۔۔

میرال نے افریشم کو دیکھا جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی شال شانوں پہ رکھ رہی تھی۔۔

"آپی شال کیوں رکھ رہی ہیں یار۔۔ایسے اچھی لگ رہی تھیں۔۔"

"ہاں تاکہ ہزارہ کی ٹھنڈ سے میری قلفی جم جائے۔۔"

شال رکھتے وہ اسکی طرف مڑی تھی۔۔

"اوکے چلیں بابا'ماما ویٹ کرر ہے ہیں۔۔"

میرال جانتی تھی ٹھنڈ سے اسکی خاصی دوستی تھی۔۔اکثر وہ ٹھنڈ سے بخار'زکام میں مبتلا رہتی تھی۔۔

اپنی تیاری کو ایک دفعہ دیکھتیں وہ دونوں باہر چل دیں جہاں عزیر صاحب اور افشاں انکے انتظار میں تھے۔۔

******

بڑے سے لان میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر میز اور انکے گرد کرسیاں پڑی تھیں۔۔چند ایک میز آئے مہمانوں سے بک ہو چکے تھے۔۔

سامنے بڑا سا اسٹیج دلہا اور دلہن کے لئے سجایا گیا تھا۔۔

درختوں پہ پڑی فیری لائٹس اور بڑی بڑی کلب لائٹس سجاوٹ کو مزید خوبصورت بنا رہی تھیں۔۔

سورج غروب ہو چکا تھا۔۔شام کی ہلکی ہلکی روشنی میں دور پہاڑوں پہ چھائی دھند ماحول کو مزید خوابناک بنا رہی تھی۔۔

مسٹر اور مسسز وحید اینٹرینس پہ کھڑے آنے والے مہمانوں کا استقبال کرر ہے تھے۔۔

آج انکے چھوٹے بیٹے کے ولیمے کا فنکشن تھا۔۔جس پہ انہوں نے اپنے تمام عزیز و اقارب کے ساتھ اپنے دوستوں کو بھی مدعو کرر کھا تھا۔۔

"بڑی دیر کر دی مہربان آتے آتے۔۔"

حدید راؤ کو دیکھتے وحید صاحب بڑی گرم جوشی سے انکی طرف بڑھے تھے۔۔

انکی بات پہ حدید راؤ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

"چلو دوست آتو گئے ہیں ناں۔۔"

"آنا تو تھا ہی۔۔بھابھی کیسی ہیں آپ اور بچے کہاں ہیں۔۔"

وحید صاحب انکو جواب دیتے عائشہ کی جانب متوجہ ہوئے جو مسسز وحید سے مل رہی تھیں۔۔

"بھئی ینگ جنریشن دوسری گاڑی میں ہے۔۔بس پہنچنے والے ہوں گے۔۔"

حدید راؤ نے انہیں جواب دیا۔۔

"چلیں آپ لوگ تو اندر چلیں۔۔"

مسسز وحید نے مسکراتے انکو اندر کی جانب اشارہ کیا۔۔

"ارے وحید انکل کدھر چل دیے۔۔ہمارا استقبال تو کرتے جائیں۔۔"

دائم کی پر جوش آواز سنتے سب وہاں ہی رک گئے جو غالباً ابھی پہنچے تھے۔۔

Urdu Novels Ghar

"آؤ آؤ جوانو کہاں رہ گئے تھے۔۔"

دائم کی بات پہ قہقہ لگاتے وہ ان سے مخاطب ہوئے۔۔

"بس انکل ٹریفک میں زرا وقت لگ گیا۔۔"

شہریار نے انکی بات کا جواب دیا۔۔

"جوانو مان لو کہ تم لوگ ابھی اپنے باپ کی ڈرائیونگ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔"

وحید صاحب کی بات پہ سب کا مشترکہ قہقہ گونجا تھا۔۔

"ایس۔پی صاحب دعوت قبول کرنے کا بہت شکریہ۔۔"

وحید صاحب نے ارتضیٰ کو نشانہ بناتے شرارت سے کہا۔۔

"انکل اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں۔۔

"ارے نہیں برخودار۔۔۔اچھا آپ سب آئیں اندر چل کر بیٹھیں۔۔ہم بس مہمانوں کا استقبال کرکے آپ کو جوائن کرتے ہیں۔۔"

وحید صاحب نے لان کی جانب اشارہ کیا۔۔جس پہ سب اندر کی جانب چل دیے۔۔

******

Urdu Novels Ghar

عزیر صاحب بھی اپنی فیملی کے ساتھ فنکشن میں پہنچ چکے تھے۔۔
وحید صاحب اور انکی بیگم سے ملتے وہ سب ایک خالی ٹیبل منتخب کرتے بیٹھ چکے تھے۔۔

افریشم تو شال لپیٹے بس سردی کنٹرول کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھی جبکہ میرال خوب مزے سے ارد گرد کے ماحول سے لطف ہو رہی تھی۔۔

عزیر صاحب ایک دوست سے باتوں میں مصروف تھے جب کسی نے انکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔
کندھے پہ کسی کا ہاتھ محسوس کرتے وہ چونک کر مڑے اور اپنے سامنے حدید راؤ کو دیکھتے چند لمحوں کے لئے خاصے حیران ہوئے تھے۔۔

"حدید۔۔ یار کیسے ہو۔۔ کدھر غائب ہو گئے تھے۔۔؟"
ان سے گرمجوشی سے بغلگیر ہوتے عزیر صاحب کا لہجہ خاصا بے یقین ہوا تھا۔۔

"مجھے یقین تھا آج تم ضرور ملو گے مجھے۔۔ وحید نے تمہیں بھی انوائٹ کیا ہو گا۔۔"
ان سے الگ ہوتے وہ مسکرا کر کہنے لگے۔۔

"ہاں مگر تم کہاں ہوتے ہو۔۔۔ بڑے عرصے سے کوئی خیر خبر ہی نہیں۔۔؟"
عزیر صاحب نے شکوہ کیا تھا۔۔

"ارتضیٰ نے بھی فورس جوائن کرلی ہے اور دائم پہلے سے ہی یونیورسٹی کی وجہ سے اسلام آباد ہاسٹل میں مقیم تھا۔۔ بس پھر بچوں کی وجہ سے ہم بھی وہیں شفٹ ہو گئے۔۔ مگر تہواروں اور دیگر فنکشنز کے سلسلے میں آنا جانا لگا رہتا ہے۔۔ تم جانتے تو ہو اپنے آبائی علاقے سے سب کو ہی لگاؤ ہوتا ہے۔۔"

حدید راؤ نے مسکراتے تفصیلی بتایا۔۔

"بہت خوشی ہوئی ارتضیٰ کا سن کر۔۔ لیکن یہاں آنے پر کبھی چکر ہی لگا لیتے۔۔"

عزیر صاحب نے ایک اور شکوہ کیا تھا۔۔

"بس یار زندگی کی مصروفیات۔۔۔"

حدید صاحب نے گہری سانس بھری تھی۔۔

"اچھا۔۔ کہاں ہیں باقی سب ملواؤ بھئی اتنا عرصہ ہو گیا بچوں سے ملے۔۔"

عزیر صاحب کے کہنے پر وہ انکو لئے اپنے ٹیبل کی جانب چل دیے۔۔

******

حدید راؤ'عزیر صاحب اور وحید صاحب گہرے دوست تھے۔۔۔ ایک ہی علاقے میں اکٹھے رہے تھے۔۔ پھر حدید کے فورس جوائن کرنے پہ انکو زیادہ اسلام آباد رہنا پڑتا۔۔ ارتضیٰ کے جوائن کرنے پر وہ مستقل وہاں شفٹ ہو چکے تھے۔۔ آج ایک لمبے عرصے کے بعد دوست آپس میں ملے تھے۔۔۔

******

ان دونوں کے قریب پہنچنے پر سب انکو دیکھتے کھڑے ہوگئے اور خوب گرم جوشی سے عزیر صاحب سے ملے۔۔

"عزیر بھائی۔۔۔بھابھی اور بچیاں بھی آئی ہیں کیا۔۔؟"

"جی بھابھی سب آئے ہیں۔۔آپ آئیں میں ملواتا ہوں۔۔آؤ حدید تم بھی۔۔"

انکو جواب دیتے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔۔

"مام میں بھی چلوں گی۔۔"

امل نے ہادی شہریار کو پکڑاتے کہا۔۔

"میں بھی جاتا ہوں زرا۔۔"

دائم شہریار کو سرگوشی میں کہتے اٹھنے کو تھا جب شہریار نے اسے دوبارہ کرسی پر پٹخا تھا۔۔

"ادھر بیٹھ سکون سے اور سنبھال اپنے بھانجے کو۔۔میں زرار تضٰی کے ساتھ یاسر سے مل آیا۔۔"

ہادی اسکو پکڑاتے وہ ارتضٰی کے ساتھ اسٹیج کی جانب چل دیا۔۔

دائم منہ بناتے ہادی کی طرف متوجہ ہوگیا۔۔

******

"بہت پیاری بچیاں ہیں آپکی افشاں۔۔"

عائشہ میرال اور افریشم سے ملنے کے بعد افشاں سے انکی طرف پیار سے دیکھتے بولیں۔۔

افریشم امل کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جبکہ میرال افشاں اور عائشہ کے پاس کھڑی تھی۔۔

"آپ بھی ایور گرین ہیں آنٹی۔۔نانی ماں بنے کے بعد بھی بلکل پہلے جیسی خوبصورت۔۔"

میرال انکی بات پہ ہنستے ہوئے گویا ہوئی۔۔

"تھینک یو بیٹا۔۔"

عائشہ نے اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا۔۔

حدید اور عزیر صاحب تھوڑے فاصلے پہ کھڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے۔۔

میرال بھی امل اور افریشم کے پاس جاچکی تھی۔۔۔جب عائشہ افریشم کو دیکھتی بولیں۔۔

"افشاں کیا افریشم کی کہیں بات طے ہوئی ہے۔۔؟"

Urdu Novels Ghar

"نہیں بھابھی ابھی نہیں۔۔"

افشاں انکی جانب دیکھتی بولیں۔۔

"ٹھیک ہے پھر۔۔ہم جلد ہی آئیں گے آپ کی طرف۔۔"

افشاں انکی بات سمجھتی مسکرادیں۔۔

******

کھانے کے بعد وہ سب گروکی صورت میں کھڑے ایک دوسرے سے الوداعی ملاقات کررہے تھے۔۔

جب امل اسکے پاس آئی تھی۔۔

"ارتضیٰ۔۔بی ریڈی۔۔ماما نے لڑکی پسند کرلی ہے۔۔"

امل اسکے کان میں سرگوشی کرتے بولی۔۔

ارتضیٰ نے اسکو ناسمجھی سے دیکھا تھا۔۔

"پستہ گرین ڈریس۔۔"

شرارت سے کہتے اسکو کلو دیا۔۔

ارتضیٰ نے عائشہ اور افشاں کے پاس کھڑی خاموش سی افریشم کو دیکھا۔۔

شال شانوں سے لپیٹے،ڈوپٹہ ہلکا سا سر پہ اوڑھے وہ واقعی اپنے نام کی طرح ریشم سی خوبصورت لڑکی تھی۔۔

محض ایک نظر اس پر ڈالتا وہ نظریں ہٹا چکا تھا۔۔

دائم بھی انکے پاس کھڑا امل کی بات سن چکا تھا۔۔

"وہ ریشم۔۔؟"

"افریشم۔۔"

امل نے اسکی توضیح کی تھی۔۔

"ہاں ناں۔۔ایک ہی بات ہے۔۔"

ہاتھ جھلاتے اسکی بات ہوا میں اڑائی۔۔

ارتضیٰ ان سے لاپرواہ بنے شہر یار کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔۔

کچھ دیر بعد سب وحید صاحب سے ملتے اپنے اپنے ٹھکانوں کی جانب چل دیے۔۔

******

Urdu Novels Ghar

"مام کچھ زیادہ جلدی نہیں یہ۔۔؟آئی مین ہم آج ہی ملے ہیں اور آپ کل وہاں جانے کی بات کر رہی ہیں۔۔"

ارتضیٰ عائشہ کی بات سنتا حیران ہوا تھا۔۔

"کم آن بھائی۔۔ جلدی جلدی کام ختم کریں تاکہ اپنی باری بھی آسکے۔۔"

دائم نے ارتضیٰ کو دیکھتے شرارت سے کہا۔۔

"تم ابھی اپنی چونچ بندر کھو زرا۔۔"

امل نے اسے لتاڑا تھا۔۔

"افشاں سے میں نے پوچھا تھا۔۔افریشم کی ابھی کہیں بات وغیرہ نہیں ہوئی۔۔اسلئے اب جب سب یہاں موجود ہیں تو کل جانے میں کیا مضائقہ ہے۔۔"

عائشہ نے سب کو دیکھتے اپنی رائے پیش کی۔۔

"پیاری بچی ہے اور سب سے بڑھ کر میرے بہت اچھے دوست کی بیٹی ہے۔۔۔میں تمہاری ماں کی بات سے ایگری ہوں۔۔باقی جو تم کہو۔۔"

حدید راؤ نے ارتضیٰ کو دیکھتے معاملہ اسکے حوالے کیا۔۔

"میں بھی مام کی بات سے متفق ہوں۔۔اور پھر میرے یہاں ہوتے کام ہو جائے زیادہ بہتر ہے ناں۔۔ پھر جانے شہریار مجھے کب لاتے ہیں۔۔"

امل ان تینوں کو دیکھتی آخر میں شرارت سے شہریار کو دیکھتی بولی تھی۔۔

جس پہ شہریار نے اسکو مصنوئی گھوری سے نوازا۔۔

"چچچ۔۔۔" دائم نے شہریار کے پاس کھسک کر سرگوشی کے انداز میں اسکے لئے اظہارِ افسوس کیا۔۔

شہریار اسکی بات پہ ہاتھ جھلاتے باقی سب کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

اس وقت سب اپنے آبائی گھر میں موجود تھے۔۔ویک اینڈ سب نے وہاں گزارنے کا سوچا تھا۔۔۔چونکہ امل بھی کافی عرصے کے بعد آئی تھی سو اسکی خواہش تھی کچھ دن وہاں رکنے کی۔۔ہادی کو سلا کر وہ سب لونگ روم میں بیٹھے تھے۔۔

"آل رائٹ۔۔جیسا آپ سب چاہیں۔۔"

ارتضٰی نے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھتے کہا۔۔جس پہ سب مسکرا دیے۔۔

"لیکن مجھے کل واپس جانا ہے۔۔کیس کے سلسلے میں کافی ڈسکشنز کرنی ہیں۔۔سوری آل ریڈی میں جوائن نہیں کر سکوں گا۔۔"

دونوں ہاتھ اٹھا کر مسکراتے ہوئے معذرت کی۔۔

"میں خوامخواہ تھوڑی نا بولتی ہوں۔۔"

عائشہ اسکو دیکھتی ناراضگی سے بولیں۔۔

"بیگم ناراض مت ہوں، ہم سب موجود ہیں۔۔ارتضیٰ نیکسٹ ٹائم وزٹ کر لے گا۔۔"

حدید راؤ نے مسکراتے ہوئے ارتضیٰ کی جان بچائی۔۔جس میں وہ کامیاب بھی ہوئے تھے۔۔

"بھائی ویسے لکی یو آر۔۔ریشم کافی خوبصورت ہے۔۔"

دائم کی رگِ ظرافت پھر سے پھڑکی تھی۔۔

"افریشم نام ہے اسکا گدھے۔۔"

شہریار نے اس کے کندھے پر تھپڑ جھڑتے توضیح کی۔۔

"ہاں وہی۔۔ایک ہی بات ہے۔۔"

کندھا سہلاتے ہوئے وہ لاپرواہی سے بولا۔۔

ایسے ہی میٹھی نوک جوک کے بعد سب سونے کی غرض سے اپنے کمروں کی جانب چل دیے۔۔

******

صبح ناشتے کے بعد ہی عزیر صاحب کو حدید راؤ کی کال موصول ہوئی تھی۔۔جس میں انہوں نے اپنے آنے کی اطلاع دی اور ساتھ میں آنے کا مقصد بھی۔۔

عزیر صاحب نے افشاں کو بھی مطلع کر دیا تھا۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں۔۔؟"

افشاں نے ان کی رائے مانگی۔۔

"ارتضیٰ بہت قابل اور اچھا لڑکا ہے۔۔مجھے کوئی اعتراض کرنے والی وجہ نظر نہیں آتی۔۔لیکن تم افریشم سے بھی پوچھ لینا۔۔"

عزیر صاحب نے مسکرا کر انکو جواب دیا۔۔

جواباوہ بھی سر ہلاتی مسکرادیں۔۔

******

وہ ابھی اپنا کمرہ صاف کر کے بیٹھی تھی،جب میرال بھاگنے سے انداز میں کمرے میں داخل ہوتے اسکے قریب دھپ سے بیٹھی تھی۔۔

"آپی۔۔۔اے بگ نیوز فار یو۔۔"

آہستہ سی آواز میں تقریباچیخی تھی۔۔

افریشم نے ناسمجھی سے اسکے ایکسائیٹمنٹ سے لال ہوتے چہرے کو دیکھا۔۔

"کیسی نیوز۔۔؟"

"راؤز آر کمنگ۔۔"

میرال نے چہکتے ہوئے بتایا۔۔

"خیریت۔۔؟"

ایک لفظی سوال کرتے وہ رات پہنے کپڑوں کی طے لگانے لگی۔۔

"آپی۔۔ماما بتا رہی تھیں وہ آج شام چائے پہ آرہے ہیں۔۔"

پھر زرا توقف سے بولی۔۔

"آپ کا پرو پوزل لے کر۔۔"

اسکو ٹہو کا دیتے خوشی سے بتایا۔۔

کپڑوں کو طے لگاتا افریشم کا ہاتھ رکا تھا۔۔بے یقینی سے گردن موڑ کر میرال کو دیکھا جو شرارتی مسکراہٹ لئے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ارتضیٰ بھائی کو دیکھا تھا آپ نے۔۔؟واٹ اے چارمنگ پرسنیلٹی۔۔"

میرال کی خوشی تو دیدنی تھی۔۔

میرال کی بات سنتے رات فنکشن میں امل کے ساتھ کھڑا سنجیدہ اور سوبر سا ارتضیٰ نظروں کے سامنے آیا تھا۔۔خوبصورت تو تھا بھئی دل نے اقرار کیا تھا۔۔

"ماما، بابا کے ساتھ مارکیٹ تک گئی ہیں اور وہ کہہ رہی تھیں کہ آپ ٹائم پہ ریڈی ہو جانا۔۔"

میرال کی آواز پہ وہ خیالوں سے باہر آئی تھی۔۔ کپڑے وہیں چھوڑتے وہ اسکی طرف مڑی۔۔

"ماما بابا کا کیا ریسپونس ہے؟۔۔"

میرال کا ہاتھ پکڑے وہ گویا ہوئی۔۔

"پوزیٹیو ہی پوزیٹیو لگ رہا ہے مجھے تو جیسے وہ دونوں تیاری میں لگے ہیں۔۔"

میرال نے مسکراتے جواب دیا۔۔

افریشم سر ہلاتے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

"میں ڈرائنگ روم کی صفائی ایک مرتبہ دیکھ لوں۔۔ آپ کپڑے سلیکٹ کر لیں آج پہننے کے لئے۔۔"

قریب ہوتے اسکے گال کو چومتی وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

افریشم مسکرا بھی نہ سکی تھی۔۔

ابھی تو اپنی پسندیدہ یونیورسٹی سے ماسٹرز بھی کرنا تھا جو اسکا شوق تھا اور شادی ہو گئی تو۔۔ یہ سوچ آتے ہی وہ اداس ہو گئی تھی۔۔

******

بھابی ارتضیٰ نہیں آیا۔۔؟"

وہ سب عزیر صاحب کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جب افشاں نے عائشہ سے ارتضیٰ کے متعلق پوچھا۔۔

"ارتضیٰ کو کیس کے سلسلے میں اسلام آباد واپس جانا پڑا۔۔انشاءاللہ اگلی دفعہ میں ساتھ ہوگا۔۔"

عائشہ نے معنی خیزی سے مسکرا کر جواب دیا۔۔

حدید راؤ اور عزیر صاحب اپنی گفتگو میں مصروف تھے، شہریار بھی انکے ساتھ بیٹھا انکی گفتگو میں شامل تھا، جسکا موضوع ملکی حالات، مہنگائی وغیرہ وغیرہ تھا۔۔

افشاں، عائشہ اور امل ایک ساتھ بیٹھیں اپنی باتوں میں مصروف تھیں۔۔

دائم ان سب کو مصروف دیکھ کر بے حد بور ہو چکا تھا۔۔

"آنٹی افریشم اور میرال نظر نہیں آرہیں۔۔؟"

امل نے افشاں سے ان دونوں کے بارے میں پوچھا۔۔

"بیٹا وہ دونوں کچن میں مصروف ہیں۔۔"

"افشاں کسی بھی تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔۔ہم کونسا غیر ہیں۔۔"

عائشہ نے مسکراتے ہوئے افشاں سے کہا۔۔

"غیر نہیں ہیں لیکن کون سا روز آتے ہیں۔۔"

افشاں نے اپنائیت سے جواب دیا۔۔

ان کی بات سنتے دائم فوراً اٹھا تھا۔۔ہادی کا ہاتھ پکڑے وہ ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔۔

آواز کا تعاقب کرتا وہ کچن تک پہنچا۔۔ہادی بھی اسکے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا چل رہا تھا۔۔

کچن میں دونوں بہنیں اسکی طرف پشت کئے، چولہے کے پاس کھڑی غالباً اپنی بنائی گئی ڈش کو چکھ کر اس پر تبصرا کر رہی تھیں۔۔

دائم انکو دیکھتے کچن کی دیوار کے ساتھ رک گیا۔۔

"اہم۔۔ایک گلاس پانی ملے گا۔۔"

مصنوئی کھانستے دائم نے ان دونوں کو متوجہ کیا۔۔

وہ دونوں چونک کر مڑی تھیں۔۔

"ایک گلاس کیوں جی۔۔پوری ٹینکی ملے گی۔۔"

میرال نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔

Urdu Novels Ghar

ہادی اسکا ہاتھ چھڑواتا کچن میں داخل ہو گیا تھا اور اب ایک ایک چیز کی جانچ پڑتال کر رہا تھا۔۔

افریشم نے مسکراتے ہوئے دائم کو سلام کیا اور ہادی کو اٹھاتے ٹیبل پر بٹھا دیا۔۔

"نہیں جی۔۔الحمدللہ ہمارے ہاں پانی وافر مقدار میں ملتا ہے۔۔فلحال ایک گلاس ہی دے دیں۔۔"

برجستہ جواب دیتے وہ مسکرایا تھا۔۔

میرال نے اسکی بات پہ منہ بناتے پانی گلاس میں ڈالا اور ڈش میں رکھتے اسے پیش کیا۔۔

ایک نظر اسکے گلابی چہرے پہ ڈالتا وہ گلاس پکڑے کچن میں داخل ہوتا کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

میرال دوبارہ چولہے کی جانب مڑتی مصروف ہو گئی۔۔

دائم نے چاکلیٹ کھاتے ہادی کو دیکھا جو یقیناً اسے افریشم نے دی تھی۔۔

"ہادی موٹے اپنی مامی ٹوبی کو تھینکس بولا۔۔؟"

افریشم کی دھڑکن مامی کے نام پہ تیز ہوئی تھی۔

چہرہ پل میں لال ہوا تھا۔۔

"ابھی ہم نے ہاں میں جواب نہیں دیا۔۔مسٹر دائم۔۔"

میرال نے اسکی جانب مڑتی اترائی تھی۔۔

"آپ کے ہاں کی ہمیں ضرورت بھی نہیں۔۔ مس میرال۔۔"

اسی کے انداز میں اسے جواب دیا۔۔

میرال چڑتے ہوئے دوبارہ مڑ گئی۔۔دائم اسکے رخ موڑنے پہ مسکراتے افریشم کی جانب متوجہ ہوا جوان کی باتوں پہ مسکرا رہی تھے۔۔البتہ منہ سے ابھی کچھ نہ بولا تھا۔۔

"آپ کیا کرتی ہیں۔۔"

افریشم کو مخاطب کرتا وہ مسکرایا تھا۔۔

"گریجویشن کمپلیٹ کر لی ہے اب ماسٹرز کا سوچ رہی ہوں۔۔"

افریشم نے ہادی کا منہ صاف کرتے نرمی سے جواب دیا۔۔

"گُڈ"

دائم نے جواب دیتے میرال کو دیکھا۔۔

"اور مس میرال۔۔؟"

شرارتی مسکراہٹ سے میرال کو دیکھتے افریشم سے پوچھا۔۔

"میرال بی۔ایس۔سی کی سٹوڈنٹ ہے۔۔"

Urdu Novels Ghar

میرال کوئی جواب دیے بغیر اپنے کام میں لگی رہی پھر مڑی اور ایک پلیٹ میں کباب رکھے دائم کے سامنے پیش کئے۔۔

"ٹرائے کریں آپی نے بنائے ہیں۔۔"
وہ کوئی جواب دیتا جب امل کچن میں داخل ہوئی۔۔

"دائم تم یہاں ہو میں تمہیں باہر دیکھ رہی تھی۔۔اور تم دونوں لڑکیو کچن سے باہر منہ نکال لو آج کی تاریخ میں۔۔"
پیار سے انکوڈپٹتی وہ ان سے ملنے لگی۔۔
وہ دونوں امل کی بات پہ مسکرادیں۔۔

"کباب بہت اچھے بنائے آپ نے ریشم۔۔"
دائم نے مسکراتے ہوئے تعریف کی۔۔

"افریشم نام ہے آپی کا۔۔"
میرال سے بہن کے نام کا شارٹ کٹ برداشت نہ ہوا تھا۔۔

"ہاں۔۔ایک ہی بات ہے۔۔"
دائم لاپرواہی سے کہتا کچن سے باہر چل دیا۔۔

پیچھے کھڑی امل سر نفی میں ہلاتی ہنس دی۔۔

*****

وہ کمرے سے جڑی بالکنی میں پڑے جھولے پر بیٹھی اپنے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پڑی انگوٹھی کو دیکھتے کسی گہری سوچ میں مبتلا تھی۔۔

شام میں ہی عزیز صاحب کی ہاں کے بعد عائشہ نے اسے انگوٹھی پہنادی تھی۔۔ غیر تو تھے نہیں جن سے سوچنے اور جانچ پڑتال کرنے کا وقت مانگا جاتا اور نہ ہی حدید راؤ نے دوست کی سننی تھی۔۔بقول انکے افریشم میری بیٹی ہے تم اعتراض کرو بھی تو ہم زبردستی لے جائیں گے۔۔ شہریار اور دائم نے رسم کے وقت خوب تصویریں لی تھیں اور ساتھ میں دائم میرال کو تنگ کرنا نہ بھولا تھا۔۔ہادی کا بس ایک ہی مشغلہ تھا ہر چیزوں کو ٹٹولنا اور وہ چہکتے ہوئے بخوبی سرانجام دے رہا تھا۔امل کی تو خوشی دیدنی تھی،لاڈلے بھائی کا رشتہ پکا ہوا تھا۔۔۔ خیر ان سب کے بعد وہ ارتضیٰ حدید راؤ کے ساتھ منسوب ہو چکی تھی۔۔

جو چیز اسے پریشان کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ وہ شادی بھی جلدی کرنا چاہتے تھے۔۔ایک وجہ امل بھی تھی جو اب بھائی کی خوشی دیکھ کر جانا چاہتی تھی۔۔ بزنس کی مصروفیات کی وجہ سے شہریار زیادہ اسلام آباد نہیں آپاتا تھا اور امل اسکو چھوڑ کر کبھی آتی نہیں تھی۔۔اب آئی تھی تو شادی بھی کروا کر ہی جانا چاہتی تھی۔۔

وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھی جب میرال چائے کے کپ پکڑے اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔۔میرال کے پاس بیٹھنے پر وہ خیالوں سے باہر نکلی۔۔

"کیا بات ہے آپی آپ پریشان لگ رہی ہیں۔کیا آپ خوش نہیں ہیں۔۔؟"
میرال نے پریشان لہجے میں بہن سے پوچھا جو اسے گم سم سی لگ رہی تھی۔۔

"میرا نام میرٹ لسٹ میں آگیا ہے میرو۔۔تم جانتی ہوناں اسلامک یونیورسٹی سے ماسٹرز کرنا میرا شوق ہے۔۔اور اب شادی۔۔"
اپنی پریشانی بتاتے وہ آبدیدہ ہو گئی تھی۔۔آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے۔۔

"آپی آپ شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہیں میرا نہیں خیال کہ ارتضیٰ بھائی کو کوئی پرابلم ہو گا۔۔"
میرال اسکے دونوں ہاتھ پکڑے پیار سے بولی تھی۔۔

"میں اپنی تعلیم شادی سے پہلے مکمل کرنا چاہتی تھی۔۔شادی کے بعد کی ذمے داریاں بھی ہوتی ہیں۔۔اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی میں۔۔"
اپنی بات مکمل کرتے وہ رو دی تھی۔۔

"آپی پلیز روئیں نہیں۔۔ہم بابا سے بات کریں گے صبح آپ پلیز چپ ہو جائیں۔۔"
اسکے آنسو صاف کرتی وہ پیار سے اسکو پچکارتے ہوئے بولی۔۔

افریشم نے آنسو صاف کرتے سر ہلایا۔۔

"چائے پی لیں اور پریشان بلکل نہیں ہونا اب آپ نے اوکے۔۔؟"
کپ اسکو تھماتی وہ مصنوئی سختی سے بولی تھی۔۔

افریشم نے ہلکا سا مسکراتے چائے کا کپ لبوں کے ساتھ لگالیا۔۔

******

وہ ابھی پولیس سٹیشن سے واپس آیا تھا۔۔ڈنر وہ روہان کے ساتھ کر چکا تھا۔۔ فریش ہوتے بیڈ پہ دراز ہو گیا۔۔

شام کو شہریار نے سب سے پہلے اسے کال کر کے مبارک دی تھی۔۔ وہ تو بس ان سب کی سپیڈ پہ حیران تھا۔۔یہی سوچتے اس نے بیڈ سائیڈ سے اپنا فون پکڑا۔۔

چند لمحوں بعد دائم کی چہکتی ہوئی آواز سپیکر سے سنائی دی۔۔

"جی سرکار میں جانتا ہوں خوشی کنڑول نہ ہو رہی ہو گی لیکن اسکا یہ مطلب نہیں آپ آدھی رات کو دوسروں کی نیند میں خلل ڈالیں۔۔
لہجے میں شرارت سموئے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"میں جانتا تھا اس وقت الوؤں کی طرح وہاں بس تم ہی جاگ رہے ہو گے۔۔"

اگر وہ دائم تھا تو ارتضیٰ اسکا بڑا بھائی تھا۔۔

"اپنی ویز یہ بتاؤ اتنی جلدی سب کچھ۔۔ہاؤ۔۔؟"

"بھئی انسپکٹر جنرل حدید راؤ کے بہترین دوست کے گھر گئے تھے۔۔خالی ہاتھ تو آنے سے رہتے۔۔"

ارتضیٰ اسکی بات پہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"اوکے تو۔۔۔سینڈ ہر پکچرز۔۔"

تھوڑے توقف کے بعد وہ بولا تھا۔۔

"اب آئے نہ اپنی اصل بات پہ۔۔میں بھی کہوں یہ آدھی رات کو بھائی کی یاد کیسے آگئی۔۔"

"بکواس نہیں۔۔میرا موڈ نہیں تیرے ساتھ سر کھپانے کا۔۔جو کہا ہے وہ کر۔۔"

اسکا سیریس انداز دیکھ کر دائم فوراً سیدھا ہوا تھا۔۔اچھا کہتے اس نے فون بند کر دیا۔۔

کچھ سیکنڈز بعد اسے دائم کی طرف سے میسج رسیو ہوئے تھے۔۔۔

ڈوپٹہ سر پہ اوڑھے وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔ایک تصویر میں وہ امل کی کسی بات کا جواب دیتے مسکرا رہی تھی۔۔

جانے کیوں وہ بہت اپنی سے لگی تھی۔۔ایک دفعہ پھر ساری تصویریں دیکھ کر وہ فون رکھتا آنکھیں موند گیا۔۔

*****

"حیرت کی بات ہے روہان۔۔ ہم ابھی تک ناکام بیٹھے ہیں
۔۔"
ارتضیٰ نے تشویش سے سامنے بیٹھے روہان کو دیکھتے کہا۔۔
وہ دونوں اس وقت پولیس اسٹیشن میں ارتضیٰ کے آفس میں بیٹھے تھے۔۔

"یہ کام آسان بھی نہیں ہے۔۔ ہمیں نہیں معلوم انکا ٹھکانہ کہاں ہے اور نہ ہی ہم یہ جانتے ہیں کہ کون سی بڑی پارٹی انکے ساتھ ملوث ہے۔۔"
روہان کرسی سے ٹیک لگاتا بولا تھا۔۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔ ہمیں مزید چوکنا ہونے کی ضرورت ہے۔۔ڈی۔ایس۔پی نعیم سے کہہ دو پہرے لگوا دیں۔۔ خصوصاً سکول، کالجز کے سامنے۔۔کانسٹیبلز سے بول دو جہاں کوئی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری اطلاع کریں۔۔"
ارتضیٰ نے سنجیدہ لہجے میں اسے دیکھتے تفصیلی بات کی۔۔

روہان سر ہلاتے اٹھ کر جانے لگا، پھر کچھ یاد آنے پہ اسکی طرف مڑا۔۔

"بات پکی کی مبارک ہو چھپے رستم انسان۔۔"

مصنوئی ناراضگی سے کہتا وہ اسکی جانب آیا اور اسے کھڑا کرتے زور سے گلے لگایا۔۔

"دائم ایکسپریس اپنا کام کرنا بخوبی جانتا ہے۔۔ معذرت، کیس کی مصروفیت میں میرے ذہن سے نکل گیا۔۔"

اسے نے ہنستے ہوئے وضاحت دی۔۔

"واہ بھائی یہ بھی سہی ہے۔۔"

اسکی بات پہ ہلکا سا قہقہ لگاتا وہ باہر کی جانب چل دیا۔۔

******

ناشتے کے ٹیبل پہ سربراہی کرسی پہ عزیر صاحب براجمان تھے۔۔۔ انکے دائیں طرف افشاں اور انکے ساتھ افریشم بیٹھی تھی۔۔ جبکہ بائیں جانب میرال بیٹھی تھی۔۔

میرال افریشم کو آنکھوں سے کچھ کہتی بابا کی طرف اشارہ کر رہی تھی جبکہ افریشم سہمے ہوئے انداز میں سر مسلسل نہ میں ہلا رہی تھی۔۔ میرال نے تنگ آتے عزیر صاحب کو مخاطب کیا۔۔

"بابا آپی آپ سے کچھ کہنا چاھتی ہیں۔۔"

میرال کی آواز پہ افشاں اور عزیر صاحب نے پہلے اسے دیکھا پھر سر جھکائے افریشم کو۔۔

"کیا بات ہے افریشم بچے کیا کہنا چاہ رہی ہو۔۔"

عزیر صاحب نے پیار سے اپنی بیٹی کو دیکھا۔۔

"بابا۔۔وہ۔۔میں نے۔۔ماسٹرز کے لئے اسلامک یونیورسٹی میں آن لائن اپلائے کیا تھا۔۔میرا نام لسٹ میں آگیا ہے۔۔مم_میں آگے ایڈمشن لینا چاہتی ہوں بابا۔۔"

بھرائے لہجے میں سر جھکائے وہ بول رہی تھی۔۔

افشاں اور میرال نے عزیر صاحب کو دیکھا جو بے تاثر افریشم کو دیکھ رہے تھے۔۔

"حدید اور بھابھی جلد شادی مانگ رہے ہیں۔۔میں چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی میں ہی تم دونوں کے فرائض سے سبکدوش ہو سکوں۔۔تم شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہو۔۔"

سنجیدہ لہجے میں بولتے وہ ہاتھ صاف کرتے ٹیبل سے اٹھ کر چلے گئے۔۔

میرال نے دکھ سے اپنی بہن کو دیکھا جو آنسو روکنے کی جدوجہد میں تھی۔۔

افشاں نے اسکو اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی۔۔

"میری جان بابا ٹھیک کہہ رہیں تمہارے۔۔تم شادی کے بعد بھی اپنی پڑھائی جاری رکھ سکتی ہو۔۔"

افریشم نے بے دلی سے سر ہلا دیا۔۔

Urdu Novels Ghar

****

"بھائی کی تو کشتی پار لگ چکی ہے۔۔اب میرے بارے میں بھی سوچ کر جانا بجو۔۔"

دائم شرارتی لہجہ اپنائے امل کو دیکھتا مصنوئی دکھ سے بولا تھا۔۔۔

"تم اپنی پڑھائی تو مکمل کرلو۔۔شادی کا ابھی سوچنا بھی مت۔۔"

وہ سب اسلام آباد واپس آچکے تھے۔۔ہادی اپنی نانی کے ساتھ کسی عزیز کے ہاں گیا تھا، حدید راؤ اپنی میٹنگ میں تھے، ارتضیٰ پولیس اسٹیشن، جبکہ وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

"تمہاری بھی پار لگا دیتے ہیں یار۔۔افریشم کی بہن بھی تو ہے پیاری سی میرال۔۔"

شہریار نے دائم کو دیکھتے آنکھ دبائی تھی۔۔

"ہاں تاکہ گھر میدانِ جنگ بن جائے۔۔"

امل ہنستے ہوئے بولی۔۔

"تو اچھی بات ہے ناں بھائی اور بھابھی جتنے کم گو۔۔ہم اتنے ہی زیادہ گو۔۔"

دائم اپنی ہی منطق پیش کرتا ہنسا۔۔

"دیکھ لو امل میں نے تو صرف بات کی تھی۔۔صاحب بہادر تو تیار بیٹھے ہیں۔۔"

"میں بھی بات ہی کر رہا ہوں کہ افریشم بھابھی کو بہن کا ساتھ مل جائے گا۔۔"

دائم اسکی بات پہ کھسیاتے ہوئے بولا۔۔

"ان کا بھی خاندان ہے بھئی۔۔ہو سکتا ہے میرال کی شادی وہ اپنی فیملی میں کریں۔۔"

امل کے عام سے انداز میں کہنے پر دائم کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔

اسکی بات سنتے دائم کا دل اداس ہوا تھا۔۔بے دلی سے وہاں سے اٹھتا وہ اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔۔

بیڈ پہ گرتے وہ خود بھی اپنی حالت پہ حیران ہوا تھا۔۔وحید انکل کے ہاں فنکشن پہ ہی وہ اسکے دل کو پیاری لگی تھی۔۔شوخ اور چنچل سی،امل اور ہادی کے ساتھ ہنستی مسکراتی۔۔اور پھر انکے گھر اسکو تنگ کرنے پر منہ بناتی۔۔امل کی بات پر وہ اداس ہوا تھا۔۔غالباً دل ایک نئے جذبے سے متعارف ہوا تھا اور جس کی خاطر ہوا تھا وہ تو بے نیاز تھی۔۔

******

وہ اپنے کمرے میں گم سم سی بیٹھی تھی،جب میرال کمرے میں داخل ہوئی۔۔

افریشم کو ایسے بیٹھے دیکھ کر اسے برا لگا تھا۔۔وہ بہت پیاری لڑکی تھی،بے جا خواہشات نہیں کرتی تھی۔۔انٹر کے بعد سے وہ کسی اچھی یونی میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن بابا اور ماما ان دونوں کو خود سے دور جانے کی اجازت نہیں

دیتے تھے۔۔اب جب اپنی قابلیت سے اسے اسکی پسند کے ادارے میں ایڈ مشن مل ہی رہا تھا تو حالات اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

وہ یہی سب سوچ رہی تھی جب اسکے دماغ میں کوئی ترغیب آئی تھی۔۔اترا ہوا چہرا لمحے میں کھلا تھا۔۔ چھلانگ لگاتی وہ دھپ سے اسکے پاس بیٹھی جو اپنے ہی دکھ لئے بیٹھی تھی،اسکے اس طرح اچانک نمودار ہونے پہ گھبرا کر اسکی طرف مڑی۔۔

"میرے پاس ایک سولڈ آئیڈیا ہے۔۔"
پرجوش انداز میں اسکی جانب دیکھتی وہ بولی۔۔

افریشم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔

"کیوں نہ آپ ارتضیٰ بھائی سے خود بات کریں۔۔مجھے یقین ہے وہ آپ کی بات سمجھیں گے۔۔"

افریشم نے اسے بے یقینی سے دیکھا جو اپنی بات کہہ کر بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی تصدیق چاہ رہی تھی۔۔

"تم کہنا چاہتی ہو میں ان سے خود بات کروں۔۔؟"

میرال نے اسکی بات پہ زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"میں ان سے کہوں کہ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاھتی وغیرہ وغیرہ۔۔؟"

میرال نے پھر سے سر ہلایا۔۔

"اور ساتھ میں یہ بھی کہ آپ ابھی اپنی تعلیم مکمل کرنا چاھتی ہیں۔۔"

"تم شائد پاگل ہو چکی ہو۔۔۔میں انکو اتنا جانتی بھی نہیں کہ وہ کیسی نیچر کے انسان ہیں۔۔میری بات کا غلط مطلب لے لیا تو۔۔وہ سوچیں گے کہ میں کوئی بے شرم لڑکی ہوں جو منہ کھولے اپنی شادی کی بات کر رہی ہوں۔۔اور سب سے اہم اگر بابا کو پتا چل گیا تو۔۔تم نے سوچا ہے وہ کتنا ناراض ہوں گے۔۔"

اسکو ڈپٹتی وہ ٹانگیں اوپر کرتی بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔

"یار آپی بندہ اتنا بھی مشرقی نہ ہو۔۔مجھے وہ کوئی دقیانوسی ٹائپ نہیں لگتے۔۔آپ ٹرائے تو کریں ناں۔۔"

میرال نے اسے منانے کی کوشش کی تھی۔۔

افریشم اسکی بات پہ نفی میں سر ہلاتے کوئی کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گئی۔۔

میرال وہیں بیٹھے اسے دیکھے گئی۔۔پھر اچانک اسکے قریب ہوئی۔۔

"ایک اور آئیڈیا ہے۔۔"

انکھیں کھولے وہ جوش سے بولی۔۔

افریشم ایک سنجیدہ نظر اس پہ ڈالتی پھر سے کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

"آپی یہ کام کرے گا سچی میں، سن لیں ایک دفعہ۔۔"

"اوکے بولو۔۔"

کتاب بند کرتی وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"آپ کا وہ بلبلے کی ممتاز کی طرح نام بگاڑنے والا دیور بھی تو ہے۔۔اس سے تو بات کر سکتی ہیں ناں۔۔وہ آپ کی بات ارتضیٰ بھائی تک پہنچا دے گا۔۔خود تو آپ ابھی سے پردے میں بیٹھ گئی ہیں۔۔"

بات مکمل کر کے وہ اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا یہ ٹھیک رہے گا۔۔"

افریشم نے تشویشی انداز میں پوچھا۔۔

"بہترین رہے گا۔۔کچھ نہ کچھ تو ہو گا ناں۔۔یا آر یا پار۔۔نمبر ہے ناں آپ کے پاس۔۔؟"

"ہاں اس نے رسم کی پکچرز بھیجی تھیں۔۔"

افریشم نے بیڈ پہ پڑا اپنا فون پکڑا۔۔

"اوکے پھر ملائیں فون۔۔"

"ڈر لگ رہا ہے۔۔"

افریشم تھوک نگلتے بولی۔۔

"میں ہوں ناں۔۔میں سنبھال لوں گی اسکو۔۔اگر کچھ بولا تو۔۔آپ کال ملائیں۔۔"

میرال کے حوصلہ دینے پہ اس نے کانٹیکٹ لسٹ سے دائم کا نمبر نکالتے ایک دفعہ پھر میرال کو دیکھا۔۔ جس نے آنکھوں سے تسلی دیتے کال کی طرف اشارہ کیا۔۔

******

ارتضیٰ آج کافی لیٹ گھر آیا تھا۔۔ دائم کی اس سے ملاقات ابھی تک نہ ہوئی تھی۔۔ اس کے آنے کا سن کر لائیو مبارکباد دینے کی غرض سے اسکے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ارتضیٰ اسے واش روم سے نکلتا گیلے بال تولیے سے رگڑتا نظر آیا۔۔

ارتضیٰ کو دیکھتے بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی جانب قدم بڑھائے ہی تھے جب اسکا فون بجا۔۔

ٹراؤزر کی جیب سے فون نکال کر فون کرنے والے کا نام دیکھ کر حیران سی مسکراہٹ لئے ارتضیٰ کو دیکھا۔۔

"آپ کی انکی کال ہے۔۔"

شرارت سے کہتے اپنا فون اسکے سامنے کیا جہاں افریشم بھابھی لکھا جگمگا رہا تھا۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا تھا۔۔

"پِک کرو اور سپیکر پہ ڈالو۔۔"

اسے حکم کرتا وہ تولیہ صوفے پر پھینکتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔

دائم نے کال یس کرتے اسپیکر پہ ڈال دی اور بیڈ کی جانب بڑھتے ارتضیٰ کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

سپیکر سے اسکی نرم سی آواز گونجی تھی۔۔ارتضیٰ کی مسکراہٹ پھر سے لبوں پر آئی تھی۔۔

"اسلام وعلیکم دائم کیسے ہو۔۔"

"وعلیکم اسلام بھابھی۔۔فائن الحمدللہ۔۔آپ کیسی ہیں۔۔؟"

"الحمدللہ۔۔گھر میں سب کیسے ہیں۔۔"

"جی بھائی بلکل ٹھیک ہیں۔۔"

شرارت سے ارتضیٰ کو دیکھا۔۔جس پہ اس نے مصنوئی گھوری سے نوازا تھا۔۔

افریشم کی دھڑکن بھائی کے نام سے ہی تیز ہو گئ تھی۔۔میرال نے فون کو یوں گھورا جیسے فون نہ ہو دائم ہو۔۔

اسکی بولتی بند دیکھ کر وہ پھر بولا تھا۔۔

"کیسے یاد کر لیا غریب دیور کو۔۔"

لہجے میں شرارت ہنوز قائم تھی۔۔

دوسری طرف میرال نے اسکے کہے الفاظ منہ میں بڑبڑاتے اسکی نقل اتاری تھی۔۔جس پہ افریشم نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔

"دائم۔۔مم_مجھے تم سے ایک کام تھا۔۔"

تھوک نگلتے اس نے بات شروع کی۔۔

ارتضیٰ نے اسکی بات پہ ایک آبرو اٹھاتے فون کو دیکھا۔۔

"جی بھابھی کہیں کیا کام ہے۔۔"

ارتضیٰ کو دیکھتے اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

افریشم نے میرال کو دیکھا جس پہ اس نے اسے بولنے کا اشارہ کیا۔۔

"مم_میں نے ماسٹرز کے لئے اپلائے کیا تھا۔ میرا میرٹ لسٹ میں نام بھی آ گیا ہے۔۔کچھ دنوں میں ایڈ مشن بند ہو جائیں گے۔۔ بابا سے بات کی تو انہوں نے بولا انکل' آنٹی جلد شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔ میں اپنی تعلیم مکمل کرنا چاہتی تھی۔۔ مم_میں بس یہ چاہتی تھی کہ شادی ماسٹرز مکمل کرنے کے بعد ہو جائے۔۔ تم_تم ارتضیٰ تک میری بات پہنچا دو گے ؟۔۔اسکے بعد جو انکا فیصلہ۔۔"

ہلکی سی نمی آواز میں لئے اپنی بات مکمل کر کے اس نے میرال کی طرف دیکھا گو یا تصدیق چاہ رہی ہو آیا میں نے ٹھیک بولا یا نہیں۔۔

میرال نے آنکھیں بند کر کے کھولتے اسے تسلی دی تھی۔۔

افریشم کی بات سنتے دائم نے ارتضیٰ کی جانب دیکھا جس نے کچھ بھی کہے بنا فون اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔

"آپ کی بات ارتضیٰ تک پہنچ چکی ہے۔۔"

سپیکر سے ارتضیٰ کی بھاری اور خوبصورت آواز ابھری تھی۔۔

افریشم نے سیکنڈ میں فون بیڈ پہ پھینکتے ہاتھ صدمے کے مارے منہ پہ رکھا تھا، گو یا فون سے ارتضیٰ کی بجائے اسرافیل نے صور پھونکا ہو۔۔آنکھیں یوں کھلی تھیں جیسے ابھی باہر کو آ گریں گی۔۔

Urdu Novels Ghar

میرال نے اسکی حرکت دیکھتے فوراً آگے ہوتے فون پکڑا۔۔

"اب آپ تک بات پہنچ ہی گئی ہے تو اسکا کوئی سدباب بھی لگائیے گا بھائی۔۔میری بہن صبح سے دکھ اور صدمے میں گھوم رہی ہے۔۔اور آپ کی آواز سن کر تو اس وقت ڈبل شاک میں جاچکی ہے۔۔"

میرال کی بات سنتے دائم اور ارتضیٰ دونوں کے چہروں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔

"آپ کی بہن مجھ سے بھی بات کر سکتی تھی۔۔یقین جانیں میں صرف مجرموں کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہوں۔۔"

اسکی بات سنتے افریشم کی دھڑکنیں بڑھی تھیں۔۔گال لمحے میں لال ہوئے تھے۔۔

"انکو شرم آرہی تھی آپ سے۔۔"

میرال نے ہنستے ہوئے جواب دیا جس پہ افریشم کی طرف سے اسے زبردست گھوری ملی تھی، جسکو اس نے ہوا میں اڑا دی۔۔

میرال کی بات سنتے ارتضیٰ اور دائم دونوں ہنس دیے۔۔

"افریشم شادی کے بعد بھی تعلیم جاری رکھ سکتی تھی۔۔مجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا۔۔مگر اب جب وہ اپنی تعلیم مکمل کرنا چاھتی ہے تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔البتہ میری ایک شرط ہے۔۔"

اسکی بات پہ دائم نے اسے ناسمجھی سے دیکھا تھا۔۔۔

دوسری جانب میرال اور افریشم نے بھی نا سمجھی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"کیسی شرط۔۔؟"

میرال نے پوچھا۔۔

"مصروفیت کے باوجود شہریار اور امل صرف شادی کے لئے رکے ہیں۔۔اگر وہ ایسے ہی چلے جائیں گے تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔میں چاہتا ہوں انکی موجودگی میں نکاح کی رسم ہو جائے۔۔کیا آپ کو منظور ہے۔۔"

میرال نے اسکی بات سنتے افریشم کو دیکھا جو لال چہرہ لئے فون کو دیکھ رہی تھی۔۔میرال کو اسکی حالت پہ ہنسی آئی تھی۔۔

"جی بھائی منظور ہے۔۔"

"آپ کی بہن تصدیق کر دیں تو دل کو تسلی ہو جائے گی۔۔"

اسکی بات سنتے افریشم نے زور زور سے سر نفی میں ہلایا۔۔

میرال نے آنکھیں نکالتے فون اسکے ہاتھ میں تھمایا تھا۔۔

گہری سانس اندر کھینچ کر باہر کرتی وہ بولی۔۔

"مم_منظور ہے۔۔"

اسکی نرم سی لڑکھڑاتی آواز سنتے وہ بے ساختہ مسکرادیا۔۔

"اب آپ خوش ہیں ریشم بھابھی۔۔"

دائم کی چہکتی ہوئی آواز پہ افریشم مسکرا دی۔۔

میرال نے اسکے ہاتھ سے فون کھینچا تھا۔۔

"ممتاز 2.0 افریشم نام ہے آپی کا۔۔"

میرال کی بات پہ ارتضیٰ کا ہلکا سا قہقہ لگا تھا جسے سنتے افریشم بھی ہولے سے مسکرا دی۔۔

"شاہجہاں کی چائنہ کاپی۔۔ایک ہی بات ہے۔۔"

شرارتی لہجے میں کہتے وہ شاہجہاں پہ خود بھی ہنس پڑا۔۔

میرال اسے کچھ کہتی اس سے پہلے افریشم نے موبائل کھینچتے کال کاٹ دی۔۔

"لڑتے ہی رہتے ہو بس۔۔"

"وہ کونسا شریف ہے دیکھا کیا کہا ابھی مجھے آپ نے جواب بھی نہیں دینے دیا۔۔"

منہ بنا کر کہتے وہ اٹھ کر جانے لگی جب افریشم نے اسکو ہاتھ سے پکڑ کے اپنے قریب کرتے زور سے گلے لگایا تھا۔۔

"تھینک یو سو مچ۔۔"

میرال اسکی بات سنتے مسکرا دی۔۔

Urdu Novels Ghar

"میں نے کہا تھاناں۔۔ارتضیٰ بھائی ہماری بات سن لیں گے۔۔بھائی بہت اچھے ہیں۔۔میری آپی بہت خوش رہے گی انکے ساتھ انشاءاللہ۔۔"

پیار سے مسکراتے اسکو دعا دی۔۔

یہ جانے بغیر کہ اسکی اپنی خوشیاں اسکے نصیب میں ہیں بھی یا نہیں۔۔

******

اور پھر کہے کے مطابق ارتضیٰ نے اپنے کیس کا بہانہ سامنے رکھتے شادی کی بجائے نکاح کا آپشن سامنے رکھا تھا۔۔ سب جانتے تھے وہ اپنے کام کے معاملے میں بہت سنجیدہ تھا، تبھی عائشہ اور حدید کو اسکی بات ماننی پڑی۔۔امل کو بھی اس نے منالیا تھا۔۔

حدید صاحب نے عزیر صاحب سے اس سلسلے میں بات کی تھی۔۔اور بلا آخر اسی ویک اینڈ پہ انکا نکاح ہونا قرار پایا تھا۔۔

امل اور عائشہ نے خوب زور و شور سے تیاریاں شروع کر دی تھیں جبکہ شہریار ہادی کو سنبھالتا سارا دن ہلکان ہوتا۔۔دائم کی یونی بھی تھی اسکے باوجود وہ تیاریوں میں انکا بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔۔ارتضیٰ ان سب سے بے نیاز حدید راؤ کے ساتھ کیس کے سلسلے میں مصروف تھا۔۔۔

دوسری جانب میرال اور افشاں کے بھی آئے روز مارکیٹ کے چکر لگتے، البتہ افریشم نے مارکیٹ میں خوار ہونے سے بہتر گھر سنبھالنے کو ترجیح دی تھی۔۔اپنی ساری ذمے داری وہ میرال پہ ڈال چکی تھی۔۔بقول اسکے میری اور تمہاری پسند ایک ہی تو ہے۔۔

****

نکاح سے دو دن پہلے راؤ فیملی ہزارہ اپنے آبائی گھر پہنچ چکی تھی۔۔

نکاح میں صرف قریبی عزیز و اقارب کو ہی مدعو کیا گیا تھا۔۔

نکاح سے ایک دن پہلے امل اور دائم افریشم کے نکاح میں پہننے والا جوڑا دینے آئے تھے۔۔

اتنے دنوں بعد میرال کو دیکھ کر دائم کے اندر گویا ٹھنڈک اتری تھی۔۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ جانے کے لئے اٹھے۔۔افریشم اور میرال بھی انکو گیٹ تک چھوڑنے کے لئے اٹھیں تھیں۔۔ امل افریشم سے کوئی بات کر رہی تھی جب دائم انکے پاس کھڑی میرال کی سائڈ پہ کچھ فاصلے پر کھڑا ہوا۔۔

"شاہجہاں کی چائنہ کاپی۔۔آج تو منہ پہ قفل چڑھا رکھے ہیں۔۔"

میرال نے چونک کر اسکی جانب دیکھا جو شرارتی مسکراہٹ لئے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"ممتاز 2.0 صرف بابا کی موجودگی کی وجہ سے چپ ہوں ورنہ میں بھولی نہیں کچھ بھی۔۔"
اسکو گھوری سے نوازتی وہ دانت کچکچا کر بولی تھی۔۔

"ہائے۔۔ہم یہی تو چاہتے ہیں آپ ہمیں کبھی نہ بھولیں۔۔"
دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے وہ شرارت سے گویا ہوا۔۔۔

میرال نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔۔اسکی آنکھوں میں جو جذبہ تھا اسے دیکھتے میرال چونکی تھی۔۔فورا نظریں اس پر سے ہٹاتی وہ ان دونوں کے اور قریب کھسک گئی۔۔
دائم اسکی حرکت پہ مسکرایا تھا۔۔

******

اور پھر نکاح کا دن بھی آن نوارد ہوا۔۔

آف وائٹ سکن شلوار سوٹ پہ آف وائٹ ہی واسکٹ، پیروں میں پشاوری چپل پہنے، بالوں کو نفاست سے جیل کی مدد سے پیچھے جمائے وہ خالص پہاڑی لڑکا لگ رہا تھا۔۔ مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا وہ سب سے تعریف اور دعائیں سمیٹ رہا تھا۔۔

"امل۔۔سب انتظار کر رہے ہیں۔۔"

شہریار اسکو بلانے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ساڑھی کے ساتھ الجھ رہی تھی۔۔

بلیک شیفون کی ساڑھی پہ سیدھی مانگ نکال کر بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنا رکھا تھا۔۔وہ جو اسے بلانے کی غرض سے آیا تھا اب یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ خود بھی بلیک سوٹ میں ملبوس تھا۔۔

اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے اس نے قدم امل کی جانب بڑھائے۔۔اسکے پاس پہنچتے شانوں سے پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا۔۔

لائٹ سے میک اپ نے اسے مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔۔

اسے آج بھی یاد تھا کیسے ہر وکیشن پہ وہ ہزارہ بھاگا چلا آتا تھا، وجہ صرف اسکی پیاری سی کزن تھی۔۔وہ اسکی دوست تھی اور دوستی سے کب وہ محبت جیسے جذبے سے روشناس ہوا۔۔اسے خود بھی یاد نہیں تھا۔۔ہاں! اسکی ایک ہمراز تھی۔۔اسکی دوست اسکی پیاری چچی۔۔ جنہوں نے اسکی بھرپور مدد کی تھی۔۔

اور آج شادی کے تین سال بعد بھی اسکی محبت پہلے سے بڑھی ہی تھی۔۔آج وہ اسکے بیٹے کی ماں تھی اور اسکی بے حد لاڈلی امل۔۔

ماضی کو سوچتے وہ مسکرایا تھا نظریں یک ٹک امل کے گلابی چہرے پہ تھیں جو یقیناً اسکے اس طرح دیکھنے پہ ہوا تھا۔۔

"حسین۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔"

گھمبیر لہجے میں کہے اسکے الفاظ پر وہ شرمگیں مسکرا دی۔۔
پھر کچھ یاد آنے پہ اسکی طرف دیکھا۔۔

"آپ شاید مجھے بلانے آئے تھے۔۔

اسکی بات پہ وہ ہوش میں آیا تھا۔۔

"اوہ تمہیں دیکھ کر بھول گیا۔۔چچی کب سے ویٹ کر رہی ہیں۔۔"
اسکی طرف دیکھتے اس نے وضاحت دی۔۔

"یہ سیٹ نہیں ہو رہی میں چینج کر کے کچھ اور پہن لوں۔۔"
منہ بناتے سوالیہ انداز سے اسکی طرف دیکھا۔۔

"نو۔۔چینج نہیں کرنا۔۔میں مدد کر دیتا ہوں۔۔"

اسے کہتے کندھے پہ پڑا اسکا پلو سیٹ کرتے ڈریسنگ سے پن اٹھاتے اس پہ لگا دی۔۔

"فکسڈ۔۔"

مسکرا کر اسکی جانب دیکھا جو حیران سی اپنی ساڑھی کو دیکھ رہی تھی۔۔ شہریار نے آگے بڑھتے اسکے ماتھے کو چوما اور ہاتھ پکڑتے باہر کی جانب لے گیا جہاں سب بارات لے جانے کے لئے انکے انتظار میں کھڑے تھے۔۔

******

آف وائٹ سکن گرارہ شرٹ کے اوپر ہم رنگ بڑے سے دوپٹے کو سر پہ ٹکائے ایک سرے کو بائیں کندھے سے پیچھے رکھا تھا جبکہ دوسرے سرے کو دائیں کندھے پہ پھیلا رکھا تھا۔۔ ہلکی پھلکی جیولری پہنے، نفاست سے کئے میک اپ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

امل ہاتھوں میں گجرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

نیوی بلیو کلر کی میکسی اور اسکے ساتھ ہم رنگ بنارسی ڈوپٹہ ایک کندھے پہ پھیلائے، بالوں کو سیدھا کر کے کھلا چھوڑے، نیچرل سا میک اپ کئے وہ ہمیشہ کی طرح پیاری لگ رہی تھی۔۔

بیڈ پہ اسکے ساتھ بیٹھتے گجرے اسکے دونوں ہاتھوں میں پہنائے تھے۔۔

"امل آپی کی کال آئی تھی وہ لوگ بس پہنچنے والے ہیں۔۔"

اسکے حسین روپ کو دیکھتے وہ مسکرائی تھی۔۔

افریشم نے تھوک نگلتے پریشان سی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"آپ نروس ہورہی ہیں۔۔؟"

میرال نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے پوچھا۔۔ جس پہ اس نے سر ہلا دیا۔۔

"میں ہوں ناں آپ کے ساتھ۔۔ پلیز یہ رونے والی شکل نہ بنائیں۔۔ اتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔" پیار سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

افریشم ہلکے سا مسکرا دی۔۔

****

بارات آچکی تھی اور پھر کچھ ہی لمحوں میں وہ افریشم عزیر سے افریشم ارتضیٰ راؤ بن چکی تھی۔۔

نکاح کا سیٹ اپ لان میں کیا گیا تھا۔۔ ایک طرف دولہا اور اسکی فیملی جبکہ دوسری طرف دلہن کے ساتھ اسکی فیملی موجود تھی، درمیان میں موتیے کے پھولوں کا پردہ گرار کھا تھا۔۔

نکاح کے بعد مبارک بعد کا سیشن شروع ہو گیا اور پھر ینگ جنریشن نے ارتضیٰ سے افریشم کا گھونگھٹ ہٹانے کی فرمائش کی۔۔

پھولوں کی لڑیوں کو پیچھے کرتا وہ دوسری طرف آیا تھا جہاں اسکی منکوحہ سرخ چنری کا گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھی۔۔ہاتھ گود میں رکھے، سختی سے ایک
دوسرے میں پیوست کرر کھے تھے۔۔ارتضیٰ کو اسکی حالت پہ ہنسی آئی تھی۔۔ہلکی مسکراہٹ لئے اس نے اسکے سامنے جھکتے آہستہ سے گھونگھٹ الٹا۔۔

افریشم کو دیکھ کر وہ ایک مرتبہ فریز ہوا تھا۔۔ گھنی پلکیں جھکائے وہ اسکا دل دھڑکا چکی تھی۔۔سب کی طرف سے ہوٹنگ کی گئی تھی جبکہ بڑے سب سائیڈ پہ کھڑے، مسکراتے ہوئے انکو دیکھ رہے تھے۔۔

افریشم نے ایک مرتبہ بھی نظریں نہیں اٹھائی تھیں۔۔

خود پہ قابو پاتے وہ پیچھے ہوتے سیدھا ہوا ہی تھا جب شرارتی لہجہ لئے دائم بولا۔۔

"بھائی رسمِ دنیا بھی تو نبھائیں ناں۔۔"

اسکی بات پہ سب نے شور مچایا تھا۔۔
ارتضیٰ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔

"ارتضیٰ افریشم کے فورہیڈ پہ کس کرو۔۔"
امل نے آگے بڑھتے اسے دائم کی رسمِ دنیا سمجھائی۔۔

افریشم کی دھڑکنوں کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز ہوئی تھی۔۔

ارتضیٰ اسکی حالت سمجھتے انکار کرنے والا تھا جب پھر سے سب کزنز نے شور مچادیا۔۔
ایک دفعہ پھر سے جھکتے اس نے افریشم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اوپر کی جانب کیا جس پہ افریشم کی نظروں نے پہلی مرتبہ اسے اتنے قریب سے دیکھا تھا۔۔گال لمحے میں لال انار ہوئے تھے۔۔ارتضیٰ اسکے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھتا جھکا اور اسکے ماتھے پہ اپنی پہلی مہر نرمی سے ثبت کرتا پیچھے ہٹ گیا۔۔
سب کا شور بلند ہوا تھا۔۔جس میں میرال اور دائم سب سے اوّل تھے۔۔

******

کھانے کا دور چل رہا تھا جس کے ساتھ ساتھ سب خوش گپیوں میں بھی مصروف تھے۔۔
ارتضیٰ اور افریشم کو ایک طرف بنے سٹیج پر ایک ساتھ بٹھادیا گیا تھا۔۔

وہ انکے ٹیبل پہ کھانے کے متعلق پوچھنے آئی تھی،آیا نہیں کسی چیز کی ضرورت ہے یا نہیں۔۔

"بجّو لوگوں نے ویٹرس کی ڈیوٹی سنبھال لی ہے۔۔"
میرال کو دیکھتے دائم کی رگِ ظرافت پھڑکی تھی۔۔امل کو دیکھتے نشانہ میرال کی جانب پھینکا تھا۔۔

میرال نے ایک گھوری اس پر ڈالی تھی۔۔

"مہمان نوازی کے بھی چند اصول ہوتے ہیں امل آپی۔۔ خیر جلے ہوئے پیاز جیسے لوگ کیا جانیں۔۔"

امل کو ہی دیکھتے مسکراہٹ کے ساتھ جوابی نشانہ پھینکا تھا۔۔

شہریار اور امل کا قہقہ بر آمد ہوا تھا۔۔

میرال انکی طرف مسکراہٹ اچھالتی وہاں سے چل دی۔۔

"تو میرے بھائی چپ رہا کر۔۔"

شہریار نے ہنستے ہوئے دائم کو کہا۔۔

جسے ہوا میں اڑاتا وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔۔

******

سٹیج پہ بیٹھے وہ دونوں سامنے ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے مہمانوں کو دیکھ رہے تھے۔۔ زیادہ لوگوں کو بلایا نہیں تھا سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے۔۔ وقفے وقفے سے مہمان انکو مبارک باد دینے انکے پاس آ رہے تھے جنہیں ارتضیٰ کھڑے ہو کر ویلکم کر رہا تھا۔۔

ایک نظر اپنے پہلو میں بیٹھی اپنی تازہ تازہ منکوحہ کو دیکھتا وہ اسکے مزید قریب کھسکا جس سے اسکا کندھا فریشم کے کندھے کے ساتھ مس ہوا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

افریشم نے سامنے ہی دیکھتے گہری سانس بھری تھی۔۔ارتضیٰ کے کلون کی خوشبو بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔۔

"نکاح مبارک افریشم ارتضیٰ راؤ۔۔"

دلکشی سے کہتا وہ سامنے دیکھتا مسکرایا تھا۔۔

افریشم ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔اپنے نام کے ساتھ جڑا اسکا نام سن کر دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی تھی۔۔

"آپ کو بھی۔۔"

سر جھکائے آہستہ سی آواز میں جواب دیا۔۔

"خوبصورت لگ رہی ہو۔۔میں کہہ سکتا ہوں یہ رنگ تم پر خوب جچتا ہے۔۔"

آج تو وہ اپنے مزاج سے ہٹ کر بول رہا تھا۔۔دائم یہاں موجود ہوتا تو یقیناً بے ہوش ہوا ہوتا۔۔

افریشم کی ہتھیلیاں اپنی تعریف پر بھیگی تھیں۔۔

"شکریہ۔۔"

سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔۔

سامنے سے سب کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ دوبارہ اپنی جگہ پہ کھسک گیا۔۔

Urdu Novels Ghar

"برخودار میرا خیال ہے اب چلنا چاہیئے۔۔"

حدید صاحب اسکو دیکھتے خوشگوار لہجے میں بولے تھے۔۔

وہ سب سٹیج پہ انکے ساتھ، آگے 'پیچھے گروپ کی صورت میں بیٹھ چکے تھے۔۔

دائم نے ارتضیٰ اور افریشم کے آگے انکے قدموں میں بیٹھتے اپنا رخ انکی طرف موڑا تھا۔۔

جبکہ میرال 'امل اور شہریار انکے پیچھے کھڑے تھے۔۔

ہادی کو ارتضیٰ نے اپنی گود میں اٹھا رکھا تھا جسے ہاتھ بڑھاتے افریشم نے اپنی گود میں لیا تھا۔۔

باقی بڑے سب انکے ساتھ پڑی کرسیوں پہ براجمان تھے۔۔

"بھائی کا کوئی موڈ نہیں لگ رہا ڈیڈ۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔"

شرارت سے کہتا وہ سب کو ہنسنے پہ مجبور کر گیا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسے مصنوئی گھوری سے نوازا جسکا دائم پر رتو کم از کم اثر نہیں ہوتا تھا۔۔

"ارتضیٰ بھائی کو ہم رکھ بھی لیں گے البتہ تلے ہوئے بینگن جیسے لوگ اپنی شکل گم کر سکتے ہیں۔۔"

ارتضیٰ کے کندھے پہ ہاتھ رکھے اس نے دائم کو نشانہ بنایا تھا۔۔ جس پہ افشاں سے اسکو ایک گھوری ملی تھی۔۔ جسے دیکھ کر بھی نظر انداز کیا گیا تھا۔۔ بھئی اب بندہ جواب بھی نہ دے۔۔

میرال کی بات پہ سب کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

"دائم میرے بھائی تو چپ رہو ورنہ آج پوری سبزی منڈی تیرے نام سے منسوب ہو جائے گی۔۔"

شہر یار کی بات پہ دائم منہ بناتا رخ آگے موڑ چکا تھا۔۔

فوٹو گرافر ساتھ ساتھ اپنا کام سرانجام دے رہا تھا۔۔

افریشم نے ہادی کو پکڑے ہی دائم کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے انکو بکھرایا تھا۔۔

دائم اسکی طرف دیکھتا مسکرا دیا۔۔

"بائے داوے۔۔آفیشلی ویلکم ٹو راؤ فیملی ریشم بھابھی۔۔"

دائم آنکھوں میں شرارت لئے اسے دیکھتا بولا۔۔

"ممتاز 2.0۔۔اٹس افریشم۔۔"

امل نے اسے گھورتے توصیح کی تھے۔۔

"ہاں ایک ہی بات ہے۔۔(شاہجہاں کی چائنہ کاپی۔۔)"

آخری فقرہ سب کی موجودگی کے باعث منہ میں ہی بولا تھا۔۔ مگر میرال پورے فقرے کو خوب جانتی تھی۔۔

"پلیز آپ سب کیمرہ کی طرف دیکھیں۔۔ایک سہی والی فیملی فوٹو ہو جائے۔۔"

غالبا فوٹو گرافر کے پاس کوئی تمیز والی فوٹو نہ آئی تھی تبھی بولا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

سب نے اسکے کہنے پہ سیدھے ہوتے کیمرے کی طرف دیکھا۔۔اور ایک خوبصورت سی یاد ہمیشہ کے لئے قید ہو گئی۔۔

****

ایک دوسرے کو الوداع کہتے وہ واپسی کے لئے نکل رہے تھے۔۔افریشم سمیت سب انکو گیٹ تک چھوڑنے آئے تھے۔۔

سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر افریشم نے اپنے ساتھ کھڑے فون پہ مصروف ارتضیٰ کو دیکھا۔۔

گہری سانس کھینچتے اس نے نرمی سے اپنا دایاں ہاتھ اسکے بائیں ہاتھ میں ڈالا۔۔

ارتضیٰ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔اسکا ہاتھ پکڑے وہ اسے ان لوگوں سے کچھ دور زرا خاموش کونے میں لائی تھی۔۔

معذرت کرتے اس نے فون بند کر دیا تھا اور اب اسکے پیچھے چل رہا تھا۔۔ہاتھ ہنوز اسکی نرم سی گرفت میں قید تھا۔۔

مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر وہ ارتضیٰ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔ نظریں اپنے ہاتھ پر تھیں جو ارتضیٰ کی مضبوط گرفت میں تھا۔۔

"میں آپکا شکریہ ادا کرنا چاھتی تھی۔۔"

"جی۔۔میں سن رہا ہوں۔۔لیکن زرا یہ نظریں اٹھا کر شکریہ ادا کریں۔۔"

اسکے جھکے سر کو دیکھتا وہ مسکرایا تھا۔۔

افریشم نے اسکی فرمائش پر نظریں اٹھائیں۔۔مگر اسکی آنکھوں میں اب بھی نہ دیکھا تھا۔۔

"تھینک یو سو مچ۔۔یہ سب آپ کی وجہ سے ممکن ہوا۔۔آپ_ آپ بہت اچھے ہیں۔۔"

نظریں اسکے چوڑے سینے پر ٹکائے وہ آہستہ سی آواز میں بولی تھی۔۔

ارتضیٰ کی مسکراہٹ اسکی بات پر گہری ہوئی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔اب یہ میرے فرائض میں شامل ہے کہ میں تمہاری خواہشات کو بھی مد نظر رکھوں۔۔"

ماتھے پر ٹکی اسکی بندیا پر نظریں ٹکائے وہ بولا تھا۔۔

"چلو اب اجازت دو۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔"

اسکا ہاتھ چھوڑ کر سر تھپتپاتا وہ گیٹ کی جانب چل دیا۔۔

افریشم وہیں کھڑے اسے جاتا دیکھے گئی۔۔آنکھوں میں اسکے لئے احترام اور ان گنت چاہت کے دیپ تھے اور یہی کچھ حال دل کا بھی تھا۔۔

******

زندگی پھر سے روٹین پہ آچکی تھی۔۔امل اور شہروز واپس کراچی جاچکے تھے۔۔دائم کی یونیورسٹی، حدید صاحب اور ارتضیٰ کیس میں سر دیے بیٹھے تھے جبکہ عائشہ امل کے جانے سے ایک مرتبہ پھر اکیلی ہوچکی تھیں۔۔جسکا غصہ اکثر حدید صاحب اور ارتضیٰ پہ اترتا تھا کہ وہ انہیں ٹائم نہیں دیتے تھے۔۔

******

آج افریشم اور عزیر صاحب ایڈمشن کے لئے اسلام آباد آئے تھے۔۔افشاں کی طبیعت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے میرال کو انکے ساتھ رکنا پڑا۔۔

ارتضیٰ کو میرال پہلے سے بتاچکی تھی۔۔ مگر وہ کیس کے سلسلے میں میٹنگ کی وجہ سے نہ آپایا تھا۔۔البتہ اس نے دائم کو بھیجا تھا۔۔

وہ لوگ جب یونیورسٹی پہنچے تو دائم پہلے سے انکا منتظر تھا۔۔ایڈمشن اور باقی فارمیلٹیز پوری کرنے کے بعد وہ یونی کے قریب ہی پرائیویٹ ہاسٹل آئے تھے۔۔ تھوڑا لیٹ ہوجانے کی وجہ سے انہیں یونی کے ہاسٹل میں جگہ نہ مل سکی تھی جسکی وجہ سے پرائیویٹ ہاسٹل کا سہارا لینا پڑا۔۔حدید صاحب اور عائشہ نے افریشم کو اپنے گھر رکھنے کی خواہش کی تھی مگر عزیر صاحب سہولت سے انکار کرچکے تھے۔۔ جس پہ انہوں نے مزید ضد نہ کی تھی۔۔

سب کچھ کلئیر کرنے کے بعد انہیں شام وہیں ہوچکی تھی۔۔ حدید صاحب کی کئی کالز آچکی تھیں۔۔وہ انہیں گھر بلا رہے تھے۔۔اور پھر دائم کے ساتھ ہونے کی وجہ سے انہیں جانا ہی پڑا۔۔

افریشم کا سسرال میں خوب پیار سے استقبال کیا گیا تھا۔۔ارتضیٰ لیٹ تھا۔۔ڈنر کے بعد وہ واپسی کیلئے نکلنا چاہتے تھے مگر حدید صاحب اور عائشہ نے سختی سے روک لیا کہ رات کا وقت ہے اور سفر بھی لمبا ہے۔۔

عزیر صاحب تو گیسٹ روم میں سونے جا چکے تھے۔۔دن بھر کی تھکاوٹ تھی اور صبح پھر سے لمبا سفر طے کرنا تھا۔۔البتہ افریشم کافی دیر عائشہ کے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہی۔۔امل کی کال بھی آئی تھی۔۔دائم اور امل نے مل کر اسے خوب تنگ کیا تھا۔۔

وہ جس کی راہ دیکھ رہی تھی۔۔وہ ابھی تک نہ لوٹا تھا۔۔دائم اسے کئی دفعہ فون ملا چکا تھا مگر وہ کوئی ریسپونس نہیں دے رہا تھا۔۔

اس وقت وہ اور دائم ٹیرس پہ بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جو دائم کی فرمائش پہ افریشم نے بنائی تھی۔۔

"کیا وہ ایسے ہی لیٹ آتے ہیں۔۔"
نظریں کپ پر جمائے اس نے دائم سے پوچھا۔۔

"ڈیپینڈ کرتا ہے۔۔جب زیادہ کام ہو تو ایسے ہی لیٹ آتے ہیں۔۔ کبھی کبھی صبح بھی ہو جاتی ہے۔۔"
دائم نے عام سے لہجے میں بتایا۔

سارا دن باہر اور پھر ساری رات بھی۔۔افریشم کو اس کے لئے برا لگا تھا۔۔کتنا تھک جاتا ہو گا وہ۔۔

اور اگر آج بھی وہ نہ آیا تو۔۔

سوچتے اسکا دل اداس ہوا تھا۔۔

دائم کو جمائی لیتے دیکھ اسے اس پہ پیار آیا تھا۔۔ سارا دن وہ انکے ساتھ ساتھ رہا تھا۔۔ وہ اسے بلکل ایک بھائی کی طرح بہت عزیز ہو چکا تھا۔۔

"دائم تم جاؤ آرام کرو۔۔ تھک گئے ہو گے۔۔"
اسے دیکھتی وہ مسکرا کر بولی۔۔

"اور آپ۔۔؟"

"میں بھی کچھ دیر میں سو جاؤں گی ابھی نیند نہیں آئی۔۔"

اس نے نرمی سے جواب دیا۔۔

"او کے۔۔ گڈ نائٹ۔۔"
افریشم کی جانب مسکراہٹ اچھالتا وہ اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

****

آج کا دن اسکے لئے بہت مصروف دہ تھا۔۔ سارا دن میٹنگز، ڈسکشنز کرتے وہ ذہنی و جسمانی بری طرح تھک چکا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

کوشش کے باوجود مصروفیت کی وجہ سے وہ اپنی بیوی سے بھی نہ مل پایا تھا۔۔دائم کی کالز اس نے گاڑی میں دیکھی تھیں۔۔یقیناوہ افریشم کی وجہ سے اسے فون کر رہا ہو گا۔۔

اب تک تو وہ واپس بھی جا چکے ہوں گے۔۔اس نے سوچا تھا۔۔

نکاح کے بعد سے نہ اسے دیکھا تھا نہ ہی بات ہوئی تھی۔۔وہ تو بہت آرام سے اسکے دل ودماغ میں چھائی اسکی نیندیں اڑا چکی تھی۔۔

سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے کی جانب جاتے اسے ٹیرس پر کسی کی موجودگی کا گمان ہوا تھا۔۔

اپنی پسٹل ہولسٹر سے نکالتے اس نے ہاتھ میں پکڑی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ٹیرس کی جانب بڑھ گیا۔۔

ٹیرس کے دوازے تک پہنچتا وہ وہاں رک چکا تھا۔۔پسٹل پہ گرفت سخت کرتے وہ ایک دم ٹیرس میں داخل ہوا۔۔ اچانک اینٹری پہ وہ سامنے سے آتی افریشم سے ٹکرایا تھا۔۔

بروقت اسکو شانوں سے نہ پکڑا ہوتا تو وہ یقیناز مین بوس ہو چکی ہوتی۔۔افریشم اس اچانک افتاد پہ اسکے سینے سے ٹکرائی تھی۔۔اسکے کلون کی خوشبو سے وہ اسے پہچان چکی تھی۔۔آنکھیں بند کئے وہ ارتضٰی کے حصار میں کھڑی تھی۔۔

افریشم کو دیکھتے اسکو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔نامحسوس انداز میں پسٹل دوبارہ ہولسٹر میں رکھا اور نرمی سے شانوں سے پکڑتے اسکو اپنے سامنے کیا۔۔

"زہے نصیب۔۔"

اسکی موہنی صورت دیکھتا وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔

افریشم ہولے سے مسکرادی۔۔

اسکا ہاتھ پکڑے وہ واپس ٹیرس پہ پڑی کرسی پر اسے بیٹھاتا خود اسکے سامنے بیٹھ چکا تھا۔۔

افریشم نے نظریں سامنے اٹھائیں تھیں۔۔یونیفارم میں ملبوس وہ اور بھی بارعب اور شاندار لگ رہا تھا۔۔اسے دیکھتے اس نے دل ہی دل میں ماشاءاللہ بولا تھا۔۔

"معذرت۔۔کچھ مصروف تھا پہلے نہیں آسکا۔۔مجھے لگا تم جاچکی ہو۔۔"

"آنٹی انکل نے روک لیا تھا۔۔"

ہاتھ ہنوز اسکے ہاتھ میں تھا۔۔

"بہت اچھا کیا۔۔"

ارتضیٰ کی بات پہ وہ مسکرادی۔۔

نظریں اٹھائے پھر سے اس کی جانب دیکھا۔۔

"آپ کو آرام کرنا چاہیے۔۔ تھک گئے ہوں گے۔۔"

اسکی بات پر ارتضیٰ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

"تمہیں دیکھ کر تھکاوٹ بھی اتر چکی ہے۔۔"

مسکرا کر کہتا وہ اسے سر جھکائے مسکرانے پر مجبور کر چکا تھا۔۔

"کھانا۔۔؟"

افریشم نے ایک لفظی پوچھا۔۔

"کھانا کھا چکا ہوں۔۔ کافی چلے گی۔۔ بنا دو گی۔۔؟"

"آپ فریش ہو جائیں میں بنا دیتی ہوں۔۔"

کرسی سے اٹھتے افریشم نے کہا۔۔

ارتضیٰ سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا جبکہ وہ سیڑھیاں اترتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔

******

Urdu Novels Ghar

"کلاسز کب سے سٹارٹ ہیں؟۔۔"

کافی کا سپ لیتے اس نے پوچھا تھا۔۔

وہ اس وقت کچن میں پڑی کرسیوں پہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔

"اگلے ہفتے۔۔"

افریشم نے اسکے کافی کے کپ کو تھامے ہاتھ کو دیکھتے بتایا۔۔

سرخ و سپید ہاتھ ایک بھرپور مردانہ ہاتھ کی نشاندہی کر رہا تھا۔۔
جب جب وہ اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا تھا۔۔بے انتہا تحفظ کا احساس جاگتا تھا۔۔

ارتضیٰ نے خالی کپ میز پہ رکھتے اسکو شانوں سے پکڑتے کھڑا کیا۔۔

"کافی بہت اچھی تھی۔۔اب تمہیں سونا چاہیے۔۔کل سفر بھی کرنا ہے۔۔"
قریب کرتے اسکے ماتھے کو چوما تھا۔۔

افریشم سرخ چہرے کے ساتھ سر ہلاتی تیزی سے کچن سے نکل گئی۔۔
ارتضیٰ اسکی پھرتی دیکھتا مسکرا دیا۔۔

******

صبح ایک ایمرجنسی کی وجہ سے وہ سب کے جاگنے سے پہلے پولیس اسٹیشن جاچکا تھا۔۔دائم کو اس نے اطلاع کے طور پر میسج چھوڑ دیا تھا۔۔

افریشم اور عزیر صاحب بھی ناشتے کے فورا بعد نکل گئے تھے۔۔افشاں اور میرال گھر پہ اکیلی تھیں۔۔انکی وجہ سے دل رکنے کا بلکل نہ تھا مگر حدید اور عائشہ کی زبردستی پر انکو رکنا پڑا تھا۔۔

******

قریبا دوپہر تک وہ پہنچ چکے تھے۔۔
اب اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی میرال کے سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔۔

"ارتضیٰ بھائی سے ملاقات ہوئی آپکی۔۔"
تجسس سے اسکے پاس بیٹھی وہ پوچھ رہی تھی۔۔

"ہاں ہوئی تھی۔۔وہ کافی لیٹ آئے تھے گھر۔۔"
افریشم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

"اُف یہ پولیس کی نوکری۔۔بندہ ٹائم پہ کبھی موجود ہی نہیں ہوتا۔۔"
منہ بناتے وہ اسے دیکھتے کہہ رہی تھی۔۔

افریشم اسکی بات پہ مسکرادی۔۔

"آپ ایک دن کیلئے گئی تھیں تو میرادل اداس ہو گیا تھا۔۔ابھی تو لمبے عرصے کے لئے چلی جائیں گی۔۔"

اسے دیکھتے میرال نے اداس سامنہ بنایا تھا۔۔

"جلد چکر لگانے کی کوشش کیا کروں گی۔۔اداس نہیں ہونا اور ماما بابا کا خیال رکھنا ہے۔۔اور اب تمہارے امتحان بھی قریب ہیں ان پر بھی دھیان دو۔۔"

اسکا ہاتھ پکڑتے وہ پیار سے بولی تھی۔۔

"اسی پہ تو دھیان دے رہی ہوں۔۔اللہ اللہ کر کے ختم ہو رہا ہے بی۔ایس۔سی توبہ میں نے تو گناہ کبیرہ کر لیا یہ رکھ کر۔۔اچھا تھا آرام سے سمپل بی اے کرتی۔۔"

افریشم اسکی بات سنتے ہنس دی۔۔وہ جانتی تھی میرال کتنا عاجز آچکی تھی۔۔

"چلو کھانا کھاتے ہیں مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔"

بیڈ سے اٹھتے وہ اسکو بھی ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے بولی۔۔

میرال سر ہلاتے اسکے ساتھ باہر کی جانب چل دی۔۔

******

دن اپنی مخصوص رفتار سے گزر رہے تھے۔۔ارتضیٰ سے اس دن کے بعد کوئی بات نہ ہوئی تھی۔۔دائم سے پتا چلا تھا وہ کسی قتل کے کیس میں مصروف ہے اور آجکل ساہیوال کے کسی گاؤں میں گیا ہوا ہے جہاں مقتول کے وارث رہائش پذیر ہیں۔۔

ہر نماز کے بعد وہ اسکی سلامتی کی دعا مانگتی تھی۔۔وہ اسکا شوہر تھا اور اب وہ اسکو بے حد عزیز ہو چکا تھا۔۔اسکے ساتھ چند ملاقاتوں میں گزارا وقت،اسکی باتیں،افریشم کے لئے اسکی فکر ہی اسکا قیمتی سرمایہ تھا۔۔جب جب وہ یاد آتا تھا وہ ان قیمتی لمحات کو یاد کرتی تھی۔۔

آج اسے اسلام آباد جانا تھا اور کل اسکا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔۔ماما اور میرال سے ملتی وہ آبدیدہ ہوئی تھی۔۔عزیر صاحب اسے ہاسٹل چھوڑ کر وارڈن سے تسلی حاصل کرتے واپسی کے لئے نکل چکے تھے۔۔

اس دفعہ وہ حدید کی طرف نہیں گئے تھے۔۔جانتے تھے وہ روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔۔انکو فون پہ اطلاع کرتے انہوں نے مصروفیت کا کہہ کر گھر آنے سے معذرت کر لی تھی۔۔

******

بابا کو اللہ حافظ کرتی وہ وارڈن کی ہمراہی میں اپنے روم کی طرف بڑھی۔۔وارڈن اسے دروازے پہ چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔

دروازہ کھولتی وہ اندر داخل ہوئی۔۔سامنے بائیں طرف پڑے سنگل بیڈ پر لگ بھگ پچیس سالہ لڑکی بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔۔

افریشم کو دیکھتی وہ کتاب بند کر کے سلام کرتی کھڑی ہوئی۔۔

"مجھے وارڈن نے بتایا تھا آج میری روم میٹ آجائے گی۔۔"

اسے دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔

افریشم اسکی بات پر ہلکا سا مسکرا دی۔۔

"تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لئے میس سے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔"

اپنی چپل اڑستے وہ بولی۔۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں میں کھانا کھا چکی ہوں۔۔"

"تمہاری شکل سے لگ رہا تم کافی تھک چکی ہو۔۔میں ویسے بھی اپنے لئے بنانے جا رہی تھی۔۔"

اسکو کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

روم میٹ اچھی مل گئی تھی۔۔ایک ڈر یہ بھی ختم ہو گیا تھا۔۔

سوچتے وہ اپنا بیگ کھولے اپنی چیزیں سیٹ کرنے لگی۔۔

Urdu Novels Ghar

******

"میرا نام زارا ہے۔۔یہاں پرائیویٹ انسٹیٹیوشن سے ڈپلومہ کر رہی ہوں۔۔"

چائے کا کپ اسکو تھماتے بتایا۔۔

"افریشم۔۔ہزارہ سے آئی ہوں۔۔"

افریشم نے مسکرا کر اپنا تعارف کرایا۔۔

"پیارا نام ہے بلکل تمہاری طرح۔۔"

افریشم اسکی بات پہ جھینپ سی گئی۔۔

"پڑھتی ہو یا جاب وغیرہ۔۔؟"

زارا نے چائے کا سپ لیتے پوچھا۔۔

"اسلامک یونیورسٹی میں کل پہلا دن ہے۔۔ماسٹرز کرنے والی ہوں۔۔"

"اوہ تمہاری یونی تو واکنگ ڈسٹینس پہ ہے۔۔آنے جانے میں پرابلم نہیں ہو گی۔۔میرا انسٹیٹیوٹ زرا دور ہے۔۔"

افریشم اسکی بات پہ سر ہلاتے چائے کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔

Urdu Novels Ghar

میرال اور ماما سے بات کرنے کے بعد اس نے کل پہننے والے کپڑے پریس کئے اور آنے والے دن کا سوچتی اپنے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔

زارا اپنا فون سننے روم سے باہر گئی تھی۔۔

انکھیں موندے وہ سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

******

وقار احمد ساہیوال کے ایک گاؤں کا رہائشی تھا۔۔ برسوں سے زمینوں اور جائیدادوں کے پیچھے اپنے چچا کے خاندان کے ساتھ تنازعہ چل رہا تھا۔۔

آخرکار عدالت نے اسکے حق میں فیصلہ سنایا جو اسکے چچازادوں سے برداشت نہ ہو سکا تھا۔۔ایک دن موقع پاتے اسکے بڑے چچازاد نے کھیتوں سے واپس آتے وقار احمد کو اپنی دشمنی کا نشانہ بنا دیا۔۔

کئی عرصے سے کیس چل رہا تھا۔۔وقار احمد کے گھر والوں کو کوئی خاطر خواہ نتیجہ نظر نہیں آیا تھا۔۔ایک وجہ اسکے چچا زاد کے تعلقات کی بھی تھی جو اسے جیل پہنچانے سے روک رہی تھی۔۔

ارتضیٰ کو وقار احمد کے قتل کا کیس سونپا گیا تھا۔۔ جس کی وجہ سے اسے ساہیوال جانا پڑا۔۔کیس میں وہ بے حد مصروف ہو چکا تھا۔۔ کئی کئی دن گھر والوں سے بات نہ ہو پاتی تھی۔۔افریشم کے اسلام آباد آنے کا بھی اسے علم تھا۔۔یہاں سے واپس جا کر وہ اس سے ملنے کا ذہن بنا چکا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

******

افریشم کو یونی جاتے ایک ماہ ہو چکا تھا۔۔اسے یونی کا ماحول، پڑھائی سب بہت اچھا لگا تھا۔۔کچھ کچھ دوست بھی بن گئی تھیں مگر اپنی کم گو عادت کی وجہ سے وہ زیادہ کسی سے گھلتی ملتی نہ تھی۔۔

گھر میں اسکی روز بات ہوتی تھی۔۔میرال سے تو صبح شام میسجز پہ ہوتی رہتی تھی۔۔عائشہ بھی اسے فون کر کے خیر خبر لیتی رہتی تھیں۔۔دائم اسے یونی میں ایک دو بار ملنے بھی آ چکا تھا اسی کے طفیل اسے ارتضیٰ کی خبر ملتی تھی۔۔جو آجکل خوب الجھا ہوا تھا۔۔

زارا سے اسکی اچھی دوستی ہو چکی تھی۔۔

زارا کی ٹائمنگ اس سے الگ تھی وہ اسکے یونی جانے کے بعد جاتی تھی اور شام میں واپس آتی تھی۔۔ہر ویک اینڈ پہ وہ اپنے گھر جاتی تھی جس پہ افریشم نے اسکے گھر کا پوچھا تھا۔۔

"میرا گھر اسلام آباد میں ہی ہے۔۔یہاں سے قریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر۔۔"

"تو تم ہاسٹل کیوں رہتی ہو۔۔؟"

افریشم اسکی بات پہ حیران ہوئی تھی۔۔

افریشم کے سوال پہ اس نے گہرا سانس لیا۔۔

"ایکچوئلی میری ماما کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔ بابا نے دوسری شادی کر لی ہے۔۔ میری سوتیلی ماما کے ساتھ میری کچھ زیادہ نہیں بنتی۔۔ تبھی میں ہاسٹل میں رہتی ہوں۔۔ لیکن اپنا گھر میں نہیں چھوڑ سکتی تبھی ویک اینڈ پہ چلی جاتی ہوں۔۔"

"اوہ۔۔ سن کر افسوس ہوا۔۔"

افریشم نے اپنی ازلی ہمدردی سے کہا۔۔

"اِٹس اوکے میں ٹھیک ہوں۔۔ مجھے عادت ہے"

زارا نے کندھے اچکائے تھے۔۔

افریشم سر ہلاتے اسائنمنٹ کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

******

وہ بیڈ پہ بیٹھی اپنے سامنے کتابیں بکھرائے پریکٹکل نوٹ بک تیار کر رہی تھی۔۔

کل اسکا آخری پریکٹکل تھا۔۔ اللہ اللہ کر کے امتحان بالا خر ختم ہو رہے تھے۔۔

افریشم کی موجودگی میں اسے بہت سہولت مل جاتی تھی۔۔ مگر اب جب کہ وہ نہیں تھی تو اپنی مدد آپ کے مصداق ہی دھڑادھڑ کام ختم کر رہی تھی۔۔

وہ لکھنے میں غرق تھی جب اسکا موبائل بجا۔۔

غیر شناسا نمبر دیکھ کر اس نے بھنویں اچکائیں پھر یس کا آپشن پریس کرتے موبائل کان کے ساتھ لگایا۔۔

اسکے کچھ بولنے سے پہلے دائم کی چہکتی آواز سنائی دی تھی۔۔

"ہیلو شاہجہاں کی چائنہ کاپی کیسی ہو۔۔"

میرال نے حیرت سے موبائل کو دیکھا۔۔

"ممتاز 2.0 میرا نمبر تمہارے پاس کہاں سے آیا۔۔؟"

کڑے تیوروں سے وہ بولی تھی۔۔

"تم بڑی ملکہ الزبتھ کی صاحبزادی ہو۔۔ جسکا نمبر ملنا ناممکن ہو۔۔"

اب وہ یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ اس نے ماں کے فون سے لیا ہے۔۔ نہیں بلکہ چوری کیا ہے۔۔

"کام بولو۔۔"

اسکی بات پہ اس نے منہ بنایا تھا۔۔

"ہائے اب سب کام تم سے ہی تو ہیں۔۔"

شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ وہ دلکشی سے بولا تھا۔۔

میرال پین نوٹ بک پہ رکھتی مکمل فون کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔پاگل واگل تو نہیں ہو گئے۔۔"

دائم کا اسکی بات پہ ہلکا سا قہقہ گونجا تھا۔۔

"مجھے بھی لگ رہا ہے۔۔"

گہری سانس کھینچتا وہ کھویا کھویا سا بولا۔۔

"کسی سائیکاٹرسٹ کو دیکھاؤ۔۔"

"وہی تو کر رہا ہوں۔۔"

پھر سے اسی لہجے میں ڈوبی اسکی آواز آئی تھی۔۔

میرال نے کچھ بھی کہے بغیر فون بند کر دیا۔۔

اسکی باتوں کو اور اسکی نظروں کو وہ خوب سمجھتی تھی۔۔اسکی باتوں کے پیچھے چھپے مفہوم کو بھی وہ سمجھتی تھی مگر نظرانداز کرتی تھی۔۔

آج تو جیسے وہ سب بول دینے کا ارادہ رکھے ہوئے تھا۔۔

سر جھٹکتی وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

دوسری طرف دائم فون سینے سے لگائے دلکشی سے مسکرا دیا۔۔

******

ارتضیٰ کی انتھک محنت سے بلا خر اسے کامیابی حاصل ہوئی تھی۔۔وقار احمد کا قاتل جیل کی سلاخوں کے پیچھے جا چکا تھا۔۔

اس کیس میں ملوث بڑی شخصیتوں کے ڈر سے گاؤں کے لوگ بھی منہ پہ قفل لگا چکے تھے۔۔ارتضیٰ کے بارہا انکو مکمل تحفظ کا یقین دلوانے کے باوجود انہوں نے اپنی خاموشی نہ توڑی تھی۔۔
گاؤں کے لوگوں کی طرف سے تعاون کا نوٹیگ دیکھ کر اس نے میڈیا کو ملوث کیا تھا۔۔جو سیاسی شخصیتیں پہلے قاتل کے ساتھ تھیں اب اپنی عزت بچانے کی خاطر پولیس کا ساتھ دے رہی تھیں اور میڈیا پہ قاتل کو سزا دلوانے کا دعوہ کر رہی تھیں۔۔
یہ سب دیکھ عوام کی بھی حوصلہ افزائی ہوئی،انہوں نے بھی آگے بڑھتے قاتل کے خلاف گواہی دیتے خوب احتجاج کیا تھا۔۔
قاتل کو سلاخوں کے پیچھے پہنچا کر ارتضیٰ نے سکون کا سانس خارج کیا تھا۔۔ پچھلے دو مہینوں سے وہ یہاں پھنسا ہوا

تھا۔۔حدید صاحب نے میڈیا پہ اسکی کامیابی دیکھتے اسکو مبارک باد دی تھی اور ساتھ ہی جلد واپس آنے کا عندیہ سنایا جو یقیناً عائشہ کی طرف سے تھا۔۔

******

میرال کو روز فون کر کے تنگ کرنا، اسکو چڑھانا، ہنسانا دائم کی روٹین میں شامل ہو چکا تھا۔۔دن میں ایک مرتبہ وہ اپنے فرائض ضرور پورے کرتا تھا۔۔

اور میرال۔۔۔میرال کو اسکا تنگ کرنا، اسکو شاہجہاں کی چائنہ کاپی کہہ کر چڑھانا، اپنی کوئی یونی کی بات سنا کر ہنسانا اب اچھا لگنے لگا تھا۔۔کسی دن اگر وہ مصروفیت کے باعث فون نہ کر سکے تو نا محسوس انداز میں وہ اسکا انتظار کرتی تھی۔۔وہ اسے اپنا عادی بنا رہا تھا اور اسے برا بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔

اس نے اپنی زندگی میں جتنے مرد دیکھے تھے۔ دائم ان سب سے مختلف تھا۔۔ہنس مکھ، شرارتی سا۔۔اپنی باتوں سے دوسروں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیرنے والا۔۔وہ اسکا خراب موڈ چٹکیوں میں ٹھیک کر دیتا تھا۔۔ایک اور بات جسے اس نے دائم کے مثبت پہلو میں رکھا تھا، وہ کبھی حد سے نہیں بڑھا تھا۔۔کبھی کوئی غیر اخلاقی بات نہیں کرتا تھا۔۔اسکی عزت کرتا تھا۔۔اور جہاں عزت ہو وہاں محبت بھی ہو ہی جاتی ہے۔۔

******

ارتضیٰ واپس آچکا تھا۔۔افریشم کو عائشہ نے اسکے کیس کی کامیابی اور اسکی واپسی کا بتایا تھا۔۔اسکی کامیابی پر اسے بے حد خوشی ہوئی تھی۔۔

پہلے سمیسٹر کے فائنلز میں صرف ایک مہینہ باقی تھا۔۔امتحان سے پہلے وہ ایک مرتبہ گھر جانا چاہتی تھی۔۔اسکے بعد مصروفیت بڑھنے کے امکانات تھے۔۔

امتحان کی وجہ سے اب کلاسز کم ہی ہوتی تھیں۔۔زیادہ تر سٹوڈنٹس لائبریری میں پائے جاتے یا گھروں میں رو کر تیاری کرتے۔۔

آج وہ بھی یونی سے جلدی واپس آگئی تھی،وجہ کلاسسز کا نہ ہونا تھا اور کچھ اسکے سر میں بھی درد تھا۔۔ہاسٹل میں داخل ہوتے،چوکیدار کو سلام کرتے وہ بڑے سے لان کو پار کرتی اپنے کمرے کی جانب آئی۔۔
کمرے کا دروازہ ہلکا سا وا تھا مطلب زارا ابھی انسٹیٹیوٹ نہیں گئی تھی۔۔

دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھتے وہ دفتار کی تھی۔۔ تھوڑا سا سر آگے کی طرف کرتے اس نے کان کو دروازے کے بلکل قریب لایا تھا۔۔ جس سے اندر سے آنے والی آوازیں مزید صاف ہوئی تھیں۔۔اور جو کچھ اس نے سنا تھا،اسے لگ رہا تھا وہ ابھی گر جائے گی،اسکی ٹانگیں جواب دے رہی تھیں،ہینڈل پہ پڑا ہاتھ پہلو میں گر چکا تھا۔۔دھڑکن اس قدر تیز تھی گویا دل ابھی باہر کو آجائے گا۔۔سردی کے موسم میں بھی اسے ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔۔

کوئی بھی آہٹ پیدا کئے بغیر وہ باہر کو لپکی تھی۔۔آنکھیں بار بار دھندلا رہی تھیں جن کو زور سے رگڑتے اس نے خود کو رونے سے باز رکھا تھا۔۔

ہاسٹل کے پچھلے حصے میں بنے لان میں آتے وہ ہاسٹل کی عمارت کی پچھلی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے گہری گہری سانسیں بھرنے لگی۔۔کب سے رکے آنسو اب روانی سے بہہ رہے تھے۔۔اسے ڈر لگ رہا تھا، ہر چیز سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔وہ کس کو مدد کے لئے پکارے۔۔وارڈن کے آفس جاتے اگر اس نے دیکھ لیا تو۔۔یہ سوچ آتے وہ اور بھی رو دی تھی۔۔

دفتاً ایک سوچ آتے اس نے اپنے بیگ سے موبائل نکالا۔۔کانٹیکٹ لسٹ میں جاتے اسے خود پہ بے تحاشا غصہ آیا تھا۔۔اسکے پاس ارتضیٰ کا نمبر نہیں تھا۔۔آج سے پہلے اس نے کبھی اس بات کو محسوس ہی نہیں کیا تھا۔۔اسکے پاس اسکے اپنے شوہر کا نمبر نہیں تھا۔۔اپنی بے بسی پر اسکا دل چاہا تھا وہ دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔

اپنے آنسو صاف کرتے اس نے میرال کا نمبر ملایا جو دو تین بیل کے بعد اٹھا لیا گیا تھا۔۔

"مم_میرال ارتضیٰ کا نمبر سینڈ کرو فورا۔۔"

سلام دعا کے بغیر وہ چھوٹتے ہی بولی تھی۔۔

دوسری جانب اسکی آواز سنتی میرال کو حیرت ہوئی تھی۔۔

"آپی آپ ٹھیک ہیں۔۔آپ اتنا گھبرائی گھبرائی سا کیوں بول رہی ہیں۔۔"

اسکے تشویش سے پوچھنے پر افریشم کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹکا تھا۔۔

"میں۔۔میں ٹھیک ہوں تم پلیز نمبر سینڈ کرو۔۔"

بمشکل بولتے اس نے میرال کے مزید سوالوں سے بچنے کے لئے فون کاٹ دیا۔۔

کھڑے کھڑے اسکی ٹانگیں شل ہو رہی تھیں۔۔سر کا درداب شدت اختیار کر گیا تھا۔۔بار بار وہ خوف سے اپنے آگے پیچھے دیکھ رہی تھی۔۔

موبائل کی بپ پہ اس نے فوراً میرال کی طرف سے آیا میسج کھولا۔۔گہری سانس بھرتے اس نے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی اور نمبر ملادیا۔۔

وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔افریشم بے بسی سے پھر سے رو دی تھی۔۔قریباً آخری بیل پہ اس نے فون اٹھایا تھا۔۔

"ایس۔پی ارتضیٰ حدید سپیکنگ۔۔"

فون سے اسکی مصروف سی سنجیدہ آواز ابھری۔۔

وہ جو خود کو رونے سے باز کئے ہوئے تھی،اسکی آواز سنتے بری طرح رو دی۔۔

ارتضیٰ یک دم ٹھٹکا تھا۔۔

"کون ہیں آپ۔۔ کیا کسی مدد کی ضرورت ہے آپکو۔۔؟"

تشویش سے اس سے پوچھا، جو کوئی بھی بات کئے بغیر بس روئے جا رہی تھی۔۔

"پلیز ریلیکس ہو جائیں اور مجھے بتائیں کیا مسئلہ ہے۔۔"

اسکی بات سنتے افریشم نے خود پہ قابو پاتے اپنے آنسو رگڑے تھے۔۔

"ار_ارتضیٰ مم_میں۔۔ میں افریشم۔۔"

لڑکھڑاتی آواز میں بولتی وہ اسے چونکنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

وہ جو اپنے آفس میں کرسی پر براجمان تھا، اسکی آواز پہ فوراً کھڑا ہوا تھا۔۔

"افریشم۔۔ تم۔۔ کیا ہوا تم، تم رو کیوں رہی ہو۔۔"

لہجہ بے حد پریشانی لئے تھا۔۔

"مم_مجھے لے جائیں ارتضیٰ۔۔ مم_مجھے ڈر۔۔ ڈر لگ رہا ہے۔۔"

اسکی روتی ہوئی آواز پہ ارتضیٰ کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔

"کہاں ہو تم اس وقت۔۔"

ٹیبل سے اپنی چابیاں اٹھاتا وہ تیزی سے اپنے آفس سے نکلا تھا۔۔

"ہاسٹل۔۔ہاسٹل میں ہوں۔۔"

گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے سیٹ سنبھالی۔۔چابی انگیشن میں گھماتے اس نے جھٹکے سے گاڑی اسکے ہاسٹل کے راستے پر ڈال دی۔۔

کال ابھی تک چل رہی تھی اور وہ ہنوز روئے جا رہی تھی۔۔ارتضیٰ کا دل کسی انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا۔۔کوئی بھی بات کئے بغیر وہ اسے روتا ہوا سنتے ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔قریبا آدھے گھنٹے کا سفر وہ بیس منٹ میں طے کر چکا تھا۔۔

"افریشم تم کہاں ہو میں تمہیں لینے آ رہا ہوں۔۔"

گاڑی سے اترتا وہ ہاسٹل کے گیٹ کی جانب لپکا۔۔

"نن_نہیں میں۔۔میں خود آ رہی ہوں۔۔"

کال کاٹتے اپنے آگے پیچھے دیکھتے بھاگنے کے سے انداز میں وہ باہر گیٹ کی جانب لپکی۔۔

گیٹ سے باہر نکلتے ہی وہ سامنے اسکا منتظر کھڑا تھا۔۔

افریشم کو دیکھتا وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔۔

روئی روئی لال آنکھیں جو ابھی بھی آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔سرخ چہرہ شدت سے رونے کے باعث تمتما رہا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

اسکی حالت دیکھتے ارتضیٰ کا دل چاہا تھا وہ اس وجہ کو آگ لگا دے جس نے اسے اس قدر رلایا تھا۔۔
آس پاس لوگوں کا خیال کرتے اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بٹھاتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔

قریبا پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ اسے اپنے اپارٹمنٹ میں لایا تھا۔۔ہاتھ پکڑے اسکو لاؤنج میں پڑے صوفے پر بٹھایا اور خود کچن میں اسکے لئے پانی لینے چلا گیا۔۔
سارا راستہ وہ بے آواز روتی آئی تھی۔۔ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ دوسرے ہاتھ سے ڈرائیو کرتا رہا تھا۔۔

اسکے پاس بیٹھتے پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا۔۔ تھوڑا سا پانی پیتے افریشم نے ہاتھ بڑھاتے گلاس پیچھے کر دیا۔۔گلاس ٹیبل پہ رکھتے وہ اسکی طرف مڑا تھا۔۔

"افریشم۔۔اب بتاؤ مجھے کیا ہوا تھا۔۔کسی نے کچھ کہا تمہیں۔۔؟"
فکر مندی سے وہ اسکے ستے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

اسکے پوچھنے پر افریشم کے آنسو پھر سے بہہ نکلے تھے۔۔

"افریشم۔۔میری جان۔۔ریلیکس۔۔پلیز مجھے بتاؤ ہاسٹل یا یونی میں کیا ہوا تھا۔۔کسی نے بدتمیزی کی تمہارے ساتھ۔۔؟"
نرمی سے اسکے آنسو صاف کرتا وہ حد درجہ فکر مند دکھائی دے رہا تھا۔۔

افریشم نے خود کو کمپوز کرتے اسکی طرف دیکھا جس پہ ارتضیٰ نے سر ہلاتے اسے بولنے کا اشارہ کیا۔۔

*****

دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھتی وہ کسی لڑکے کی آواز پر چونکی تھی وہ جو کوئی بھی تھا زارا کے ساتھ اندر کمرے میں موجود تھا۔۔
انکی باتوں کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں۔۔کان دروازے کے ساتھ لگاتے اس نے انکی باتیں سننے کی کوشش کی تھی۔۔

"کیا مسئلہ ہے دلنشین بائی کو۔۔ایک دفعہ بولا جو ہے کام ہو جائے گا پھر کیوں بار بار تجھے میرے پیچھے لگا دیتی ہے۔۔" نخوست سے اپنے ساتھ موجود لڑکے کو بولی۔۔

"سیٹھ بار بار فون کر رہا ہے۔۔وقت نہیں دے رہا وہ اب۔۔دلنشین بائی تجھ پہ غصہ ہیں بہت۔۔جو پچھلی دفعہ تو لڑکی لائی تھی اسکو تو ہوش ہی نہیں آتا۔۔"
وہ لڑکا بولا تھا۔۔

"زبردستی کے کاموں میں یہی کچھ ہو گا ناں۔۔اب وہ بائی کے حکم پہ بسم اللہ تو نہیں پڑھے گی۔۔"
پھر زرا توقف سے بولی۔۔

"اس دفعہ بہت کمال کی مچھلی ہاتھ لگی ہے۔۔ بالکل اس بڈھے سیٹھ کی پسند کے مطابق۔۔ میری روم میٹ ہے، ہزارہ سے پڑھنے آئی ہے۔۔ جب تک اسکے گھر والوں کو اسکی گمشدگی کا پتا چلے گا تب تک وہ کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہو گی۔۔"

استہزایہ لہجہ اپنائے اس نے ہلکا سا قہقہہ لگایا تھا۔۔

"واہ زرنگار تو تو کمال کی بندی ہے۔۔ کیسے پھانس لیتی ہے سب کو اپنے جھانسے میں۔۔ تبھی دلنشین بائی نے یہ کام تجھے سونپ رکھا ہے۔۔"

خوشامدی انداز میں وہ لڑکا بولا تھا۔۔

"کل تک مجھے امید ہے کام مکمل ہو جائے گا۔۔ لیکن اگر دیر بھی ہوئی تو اب تو یہاں کا منہ نہیں کرے گا۔۔ تیرا بار بار یہاں آنا مجھے مشکوک بنا رہا ہے۔۔ وارڈن کو تجھے اپنا بھائی بتایا ہے تبھی وہ کچھ نہیں کہتی۔۔"

سخت لہجے میں اسکو وارن کیا تھا۔۔

"اچھا زرنگار تو جلدی آنے کی کوشش کریو۔۔ تیرے بغیر دل نہیں لگتا وہاں۔۔ محفلوں کی تیرے بغیر کوئی چس نہیں آتی۔۔"

زرنگار اسکی بات پہ کڑے تیوروں سے بولی۔۔

"میرے ساتھ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ کوئی شوق سے نہیں رہ رہی میں ادھر۔۔ منہ میں چاشنی

گھول گھول کر مجھے لگ رہا ہے میں زیابطیس کا شکار ہو جاؤں گی۔۔"

لڑکا اسکی بات پر ہنسا تھا۔۔

"زیادہ دانت مت نکال اور نکلنے کی کرادھر سے اب۔۔اس لڑکی کے آنے کا وقت بھی ہونے والا ہے۔۔"

بیزاری سے کہتی وہ فون پہ آئی کال کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

******

"آئی جسٹ کانٹ بلیو ڈیڈ۔۔اتنے عرصے سے جن روپوش لوگوں کی ہمیں تلاش تھی۔۔میری بیوی انہی کے ہاتھوں ٹریپ ہونے جارہی تھی۔۔"

غم وغصے کی زیادتی سے اسکی آنکھیں لال انگارہ بنی تھیں۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان سب کو سولی پہ لٹکا دے۔۔

حدید صاحب گہری سوچ میں مبتلا تھے۔۔ارتضیٰ نے انکو اپارٹمنٹ میں بلا کر ساری حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔۔

"افریشم کہاں ہے۔۔؟"

"وہ اندر روم میں ہے۔۔میرال کا فون آیا تھا وہ اسکے لئے پریشان تھی۔۔"

حدید صاحب نے اسکی بات پہ سر ہلا دیا۔۔

Urdu Novels Ghar

"ڈیڈ۔۔ہم ایسے کیوں بیٹھے ہیں۔۔اس لڑکی کو گرفتار کیوں نہیں کر رہے۔۔"

وہ سخت الجھا ہوا لگ رہا تھا۔۔

"ارتضیٰ۔۔یوز یور مائینڈ۔۔اس وقت وہ لڑکی ایک عام شہری کی حیثیت سے ہاسٹل میں رہ رہی ہے۔۔کس بنیاد پہ اسے گرفتار کرو گے۔۔کیا ثبوت ہے۔۔افریشم نے اسے صرف سنا ہے۔۔کہیں دیکورڈ نہیں کیا اسے"

ارتضیٰ کو دیکھتے وہ سخت لہجے میں بولے تھے۔۔

"تو اب ہمیں کیا کرنا ہے۔۔؟"

کوئی بھی جواب دیے بغیر وہ اٹھے اور اپنے قدم کمرے کی جانب بڑھائے۔۔ارتضیٰ نے بھی انکو دیکھتے انکی تقلید کی۔۔

کمرے کے دروازے تک پہنچتے انہوں نے دروازہ ہلکا سا ناک کیا۔۔
افریشم جو بیڈ پہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔ناک کی آواز پہ سر اٹھا کر دیکھا۔۔سامنے دروازے کے فریم میں حدید صاحب مسکراتے اسی کو دیکھ رہے تھے اور انکے پیچھے ارتضیٰ سنجیدہ سا کھڑا تھا۔۔
اسکے پاس آتے انہوں نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

"کیسی ہے میری بیٹی۔۔؟"

انکے پیار سے پوچھنے پر افریشم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

سر جھکائے اس نے سر ہلا دیا۔۔

وہ اسکے سامنے صوفے پر براجمان ہو گئے جبکہ ارتضیٰ اس کے ساتھ بیڈ پہ کچھ فاصلے پہ بیٹھا اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"بچے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔۔"

اسے دیکھتے وہ نرمی سے بولے تھے۔۔

پھر گلا کھنکارتے زرا توقف سے بولے۔۔

"افریشم بچے کیا آپ ہماری مدد کریں گی۔۔"

افریشم نے انکی بات پہ سر اٹھاتے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔

"..No Dad..not at all"

ایک ایک لفظ پہ زور دیتا وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا سختی سے بولا تھا۔۔

وہ انکے دماغ کو پڑھ چکا تھا اور حدید صاحب یہ باخوبی جانتے تھے۔۔

"تم خاموش رہو۔۔ میں اپنی بہو سے بات کر رہا ہوں۔۔"

افریشم نا سمجھی سے باپ بیٹے کی باتیں ملاحظہ کر رہی تھی۔۔

Urdu Novels Ghar

"ڈیڈ آپ ایموشنل بلیک میل نہیں کریں گے۔۔"

انکو دیکھتا وہ سختی سے بولا تھا۔۔

حدید اسکی بات ہوا میں اڑاتے افریشم کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"افریشم بیٹا آپ کو اس زرنگار نامی لڑکی سے ٹریپ ہونا ہوگا۔۔"

اسکی جانب دیکھتے وہ اسکے ہوش اڑا چکے تھے۔۔

بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے وہ حدید صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔

"مم_میں۔۔میں کیسے۔۔؟"

لڑکھڑاتی آواز میں وہ بمشکل بولی تھی۔۔

"ڈیڈ پلیز آپ اس سب میں افریشم کو شامل مت کریں۔۔وہ آلریڈی کافی ڈری ہوئی ہے۔۔"

اب کی بار ارتضیٰ نے لہجے مین تھوڑی نرمی اپنائی تھی۔۔

"نن_نہیں بابا۔۔میں نہیں۔۔میں نہیں جاؤں گی۔۔"

آنسوؤں پہ قابو پانے کی جدوجہد میں وہ رندھی آواز کے ساتھ بولی تھی۔۔

ارتضیٰ نے ایک نظر اسکے روئے روئے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر اپنے باپ کو۔۔

Urdu Novels Ghar

"آپ پہ کوئی زبردستی نہیں ہے بچے۔۔بس میں چاھتا ہوں آپ میری بات تحمل سے سن لیں۔۔آپ جیسی کئی بچیاں ان کی قید میں موجود ہیں۔۔جن کے گھر والے انکو تلاشتے اب ہمت ہار چکے ہیں۔۔شائد اللہ نے آپ کو ان سب کی رہائی کا وسیلہ بنایا ہے تاکہ ہم ان تک پہنچ سکیں۔۔"
حدید صاحب اسکی طرف دیکھتے نرمی سے بولے تھے۔۔

افریشم انکی بات سن کر سُن ہوئی تھی۔۔وہ تو محض اپنے کانوں سے سن کر اس قدر ڈر چکی تھی تو جو وہاں انکی قید میں موجود تھیں۔۔انکی کیا کیفیت ہو گی۔۔

جھکا سر اٹھا کر اس نے ایک نظر ارتضیٰ کو دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔اسکے دیکھنے پر اس نے آنکھیں نکالی تھیں۔۔صاف ظاہر تھا وہ اسے تنبیع کر رہا تھا۔۔اسکی طرف سے نظریں ہٹاتے اس نے حدید صاحب کی جانب دیکھا جو اس کے جواب کے منتظر اسی کو دیکھ رہے تھے۔۔

"مم_میں۔۔کروں گی مدد۔۔"
اسکی بات سنتے حدید صاحب مسکرائے تھے۔۔صوفے سے اٹھتے وہ اسکی جانب بڑھے۔۔

"بی بریو۔۔ڈرنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔۔ہم آپ کے ساتھ ہیں۔۔ہماری پوری فورس آپ کے ساتھ ہو گی۔۔آپ کو اور دوسری بچیوں کو وہاں سے لے آئیں گے۔۔"
اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔

انکے جاتے ہی افریشم نے سہمی نظروں سے ارتضیٰ کی جانب دیکھا تھا جو بے تاثر سا اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔ تھوڑا سا اسکی طرف کھسکتے وہ اسکے قریب ہوئی۔۔

"ارتضیٰ۔۔"

اسکے سہمے ہوئے انداز میں اسکا نام لینے پر ارتضیٰ کو اس پر پیار آیا تھا۔۔ دوسروں کے لیے وہ خود کی پرواہ بھی نہیں کرتی تھی۔۔

درمیانی فاصلہ ختم کرتا وہ اسکے قریب ہوتا اسکا سر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے۔۔ تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو تم انکار کر سکتی ہو۔۔ ڈیڈ سے میں بات کر لوں گا۔۔"

اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے، اسکو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔۔

"ڈر لگ رہا ہے۔۔ لیکن انکار نہیں کرنا۔۔ مجھے ان لڑکیوں کی مدد کرنی ہے۔۔ میں ان کے لئے تکلیف محسوس کر رہی ہوں ارتضیٰ۔۔"

اسکے سینے سے لگی وہ بولی تھی۔۔

ارتضیٰ اسکی ڈبل سٹیٹمنٹ پہ مسکرایا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

"اوکے۔۔پھر بہادر بننا ہے۔۔مجھے پتا ہے میری افریشم بہت بریو ہے۔۔"
افریشم نے سر اسکے سینے سے اٹھاتے اسکی جانب دیکھا۔۔دونوں کی آنکھیں ملی تھیں۔۔

"مجھے کچھ ہو گیا تو۔۔"
سہمے انداز میں اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

"تو میں اللہ پاک سے دعا کروں گا کہ جنت میں حوروں کی بجائے مجھے میری منکوحہ کا ساتھ نصیب فرمائیں۔۔"
آنکھوں میں شرارت لئے بظاہر وہ سنجیدہ انداز میں بولا تھا۔۔

افریشم کا اسکی بات پر منہ وا ہوا تھا۔۔خود کو اسکے حصار سے نکالنے کی کوشش کی، جو وہ پہلے سے تنگ کر چکا تھا۔۔

کچن سمیٹتی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔
افریشم کے اس طرح فون کرنے پر وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔کئی بار ٹرائے کرنے باوجود اس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔۔بلا آخر اس نے ارتضیٰ کو کال ملائی تھی۔۔
ارتضیٰ نے اسے تسلی دیتے افریشم سے بات کروائی تھی۔۔افریشم نے اپنی طرف سے بات بناتے اسے تسلی دے دی تھی جس کے بعد وہ پر سکون ہو چکی تھی۔۔

کمرے میں داخل ہوتے اس نے الماری سیٹ کرنے کا ارادہ باندھا۔۔افریشم کی موجودگی میں یہ سب کام وہی کرتی تھی،اب اسے خود کرنے پڑتے تھے۔۔بقول افشاں کے افریشم نے اچھا فیصلہ کیا ہاسٹل جانے کا کم از کم تم میں کچھ سگھڑاپہ آجائے گا۔۔

الماری سیٹ کرتی وہ دائم کے بارے میں بھی سوچ رہی تھی۔۔کل سے اس نے کال نہیں کی تھی وجہ اسکے فائینلز تھے جو کچھ دنوں میں ہونے والے تھے۔۔اسکا آخری سمیسٹر تھا اور وہ اپنا پچھلا بہترین ریکارڈ قائم رکھنا چاھتا تھا۔۔کبھی کبھی میرال کو حیرانگی ہوتی تھی جتنا وہ شرارتی اور جولی تھا اپنی اسٹڈیز کے معاملے میں اتنا ہی سیریس پایا جاتا۔۔

وہ جانتی تھی وہ مصروف ہے پھر بھی دل خواہش کرتا تھا وہ چاہے تو صرف اپنی آواز سنانے کو فون کر دیا کرے۔۔مگر یہ بات وہ اسے کبھی کہہ نہیں پائی تھی۔۔

دائم کو سوچتی وہ ساتھ ساتھ اپنا کام مکمل کر رہی تھی جب اسکا فون بجا۔۔طے لگاتے کپڑوں کو وہیں بیڈ پر رکھتے وہ بیڈ

سائیڈ کی طرف آئی۔۔

کالر آئی ڈی دیکھ کر اسکا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔کال پِک کرتے اس نے فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

کال پِک ہوتے ہی دائم کی آواز ابھری تھی۔۔

سلام اور حال احوال کے بعد اس نے شکوہ کیا تھا۔۔

"مجھے لگا تم فون کرو گی۔۔"

اسکی بات سنتے میرال کو حیرت ہوئی تھی۔۔آج سے پہلے اس نے کبھی ایسا گلہ نہ کیا تھا۔۔

"تم مصروف تھے،میں نے سوچا کہیں میری وجہ سے ڈسٹرب نہ ہو جاؤ۔۔"

اب بات تو بنانی ہی تھی۔۔

دائم اسکی بات پہ مسکرا دیا۔۔

"تم نے تو مجھے کب کا ڈسٹرب کر رکھا ہے،کچھ کہا میں نے۔۔؟"

میرال کو اسکی بات سنتے چپ لگ چکی تھی۔۔

اسے خاموش دیکھ کر وہ خود بولا۔۔

"میں آج بہت خوش ہوں۔۔اور میں چاہتا تھا تم سے اپنی خوشی شئیر کروں۔۔"

اسکا لہجہ خوشگوار سا دھیما سا تھا وہ واقعی خوش لگ رہا تھا۔۔

میرال اسکے خوشگوار لہجے پر مسکرائی تھی۔۔

"خوشی کی وجہ۔۔؟"

"ویسے تو میری خوشی کی وجہ تم ہو۔۔۔ لیکن ابھی اس لئے خوشی ہے کہ میری یونیورسٹی کی طرف سے مجھے لیکچر شپ کی آفر ہوئی ہے۔۔"

اس نے ایکسائٹڈ سے لہجے میں اسے بتایا۔۔

"ماشاءاللہ۔۔ مبارک ہو بہت زیادہ۔۔ اللہ پاک تمہیں مزید کامیابیاں دے آمین۔۔"

اس نے دل سے اسے مبارک دیتے دعا دی تھی۔۔

"آمین۔۔ تھینک یو سو مچ میرال۔۔"

"تو کیا تم آفر قبول کر رہے ہو۔۔؟"

"ابوئیسلی یس۔۔ اتنی اچھی آفر سے میں انکار نہیں کر سکتا۔۔ اور پھر میری ذہانت کو دیکھتے انہوں نے مجھے اس پوسٹ کا اہل سمجھا ہے۔۔"

آخری جملہ بولتے وہ شوخ ہوا تھا۔۔

میرال اسکی بات پہ ہنس دی۔۔

"تم پروفیسر کے روپ میں کیسے لگو گے دائم۔۔سٹوڈنٹس کے ساتھ ہنسی مذاق کر کے ہی آجایا کرو گے۔۔"

اسکی بات سنتے وہ مسکرا دیا۔۔

"میں اسٹڈیز کے معاملے میں بہت سریس ہوں۔۔"

کچھ لمحے دونوں طرف خاموشی کا وقفہ آیا تھا۔۔جسے دائم کی آواز نے توڑا۔۔

"اب جب کہ میں برسرِ روزگار ہونے جارہا ہوں تو۔۔۔۔کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔؟"

اسکی بات سنتے میرال کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر آیا تھا۔۔کم از کم اس وقت اس بات کی امید تو وہ ہرگز نہیں کر رہی تھی۔۔چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے خود کو کمپوز کیا تھا۔۔

"پرپوز کرنے کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں مسٹر دائم۔۔اتنا سیدھا سادا سا پرپوزل۔۔"

شرارتی لہجہ اپنائے بظاہر وہ سنجیدگی سے بولی۔۔

اسکی بات پہ وہ مسکرایا تھا۔۔

"اب اتنی دور بیٹھے میں کونسے اصول وضوابط پورے کروں یار۔۔"

"انسان ایسے الفاظ چنتا ہے کہ سننے والے کے دل میں اتر جائیں۔۔اور تم جان چھڑانے والا پرپوز کر رہے ہو۔۔"

منہ بنائے وہ بولی تھی۔۔

"میرال۔۔؟"

اسکے گھمبیر لہجے میں لیے نام سے میرال کی دھڑکن بڑھی تھی۔۔

"جی۔۔"

بمشکل آواز نکالی۔۔

"?Three+Six"

اسکا لہجہ سنجیدگی لئے تھا۔۔

"Nine"

میرال نے ناسمجھی سے بھنویں اچکاتے جواب دیا۔۔

?"Will you be mine"

ایک جذب میں ڈوبی اسکی آواز آئی تھی۔۔

جیسے اس نے اسکا نام لیا تھا میرال کو لگا تھا جانے وہ کون سے الفاظ چننے والا ہے۔۔اسکے اتنے حسین پروپوزل پر میرال کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔وہ کبھی سنجیدہ نہیں ہو سکتا تھا۔۔

"ممم۔۔سوچ کے بتاؤں گی۔۔"

وہ اترائی تھی۔۔

"ٹھیک ہے میں دس تک گنتی گنتا ہوں تم سوچ لو۔۔"

اسکی بات پہ میرال کا منہ کھلا تھا۔۔

"اتنا زیادہ وقت۔۔"

"زیادہ ہے؟ چلو پانچ تک گنتا ہوں۔۔"

ایک بار پھر میرال کا قہقہ گونجا تھا۔۔

دائم اسکی ہنسی سنتے مسکرا دیا۔۔

"میں تمھیں کوئی امید نہیں دلاؤں گی دائم۔۔آخری فیصلہ ماما بابا کا ہو گا۔۔"

اب کی بار سنجیدگی اپناتے وہ بولی تھی۔۔

"اور مجھے امید ہے وہ میرے لئے انکار نہیں کریں گے۔۔"

لہجہ شرارتی تھا۔۔میرال پھر سے مسکرادی۔۔دل میں انشاءاللہ بولا تھا۔۔

******

Urdu Novels Ghar

وہ دونوں اس وقت ہاسٹل کے باہر کھڑے تھے۔۔ارتضیٰ اسے چھوڑنے آیا تھا۔۔

اسکا ہاتھ پکڑے اپنے سامنے کھڑا کئے وہ اسے دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے اداس سی دکھ رہی تھی۔۔

"آخری دفعہ سوچ لو افریشم۔۔کسی بھی سٹریس کے بغیر۔۔میں سنبھال لوں گا سب۔۔"

اسکی بات سنتے افریشم نے سر اٹھاتے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"اب ارادہ کر لیا ہے۔۔میں آپ کی اور ان لڑکیوں کی مدد کروں گی۔۔"

اسے دیکھتے لہجے کو ممکنہ حد تک مضبوط بنایا تھا۔۔

"لیکن مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے۔۔"

ارتضیٰ اسکی بات سنتا سر جھکائے مسکرا دیا۔۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔"

اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتا وہ بولا تھا۔۔

اسکا ایک ہاتھ آزاد کرتے اپنی پاکٹ میں سے ایک خوبصورت سا بریسلٹ نکالا تھا۔۔اسکے بائیں ہاتھ میں پہناتے ہاتھ اوپر لاتے لبوں سے لگایا۔۔افریشم اسکی حرکت پہ جھینپی تھی۔۔

گیٹ کے پاس پہنچتے اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسکے دیکھنے پہ مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔۔

ایک مسکراتی نظر اس پہ ڈالتی وہ گیٹ پار کر گئی۔۔

****

اپنے کمرے کی طرف بڑھتے اسے اپنے قدم من من بھاری لگے تھے۔۔دروازے کے پاس پہنچتے اس نے لمبی سانس کھینچی،خود کو پر سکون کرتے وہ دروازہ کھولتی کمرے کے اندر داخل ہوئی۔۔

کمرہ خالی تھا،واش روم سے پانی کی آواز زرنگار کی واش روم میں موجودگی کا پتا دے رہی تھی۔۔

اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتی وہ پلٹی تھی جب زرنگار واش روم سے باہر نکلی۔۔افریشم کو دیکھتی وہ اسکی طرف بڑھی۔۔

"افریشم اتنی دیر تک کہاں تھی تم۔۔میں تمہارے لئے پریشان ہو رہی تھی۔۔"

لہجے میں پریشانی سموئے وہ مصنوئی فکر مندی سے بولی۔۔

افریشم کو اس کے انداز پر افسوس ہوا تھا۔۔

"فائنلز کی تیاری کے سلسلے میں مدد کیلئے دوست کے ہاں چلی گئی تھی۔۔"

اپنا بستر درست کرتی افریشم مصروف سے انداز میں بولی۔۔

"اوہ اچھا۔۔تم انفارم کر دیتی مجھے۔۔تم اس شہر کو زیادہ جانتی نہیں تو مجھے ٹینشن ہو رہی تھی۔۔

افریشم اسکی بات سنتے اسکی جانب مڑی تھی۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو میں واقعی اس شہر کو نہیں جانتی۔۔"

جتاتے ہوئے انداز میں بول کر وہ مسکرائی تھی۔۔

زرنگار بھی اسے دیکھتی مسکرا دی۔۔

اپنا بستر درست کرتی وہ اس پر دراز ہو گئی۔۔تھوڑی دیر گزری تھی جب اسے زرنگار کی آواز سنائی دی۔۔

"افریشم کل میرے گھر میں محفل میلاد ہے۔۔کیا تم میرے ساتھ چلو گی؟

اسکی بات سنتے افریشم کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔

اسکے جھوٹ پہ دل کیا تھا اسکا منہ نوچ لے۔۔عورت ہو کر وہ عورت کے معیار سے اس قدر گری ہوئی تھی۔۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

مختصر سا جواب تھا۔۔

اب جانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا تو کل ہی کیوں نہیں۔۔

Urdu Novels Ghar

زر نگار کو اسکا جواب سنتے حیرت ہوئی تھی۔۔اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی مان جائے گی۔۔شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے وہ موبائل پہ کسی کو میسج کر کے اطلاع کرنے لگی۔۔

****

صبح فجر کی نماز کے بعد اس نے اللہ پاک سے اپنی اور وہاں قید ہوئی لڑکیوں کی سلامتی کے ساتھ ساتھ ارتضیٰ کی کامیابی کی دعامانگی تھی۔۔

قریبا گیارہ بجے وہ زر نگار کے ساتھ جانے کو نکلی۔۔جانے سے پہلے اس نے ارتضیٰ کو میسج کرتے انفارم کیا تھا، جس پہ اس نے اسے حوصلہ دیتے اپنے ساتھ کا یقین دلایا تھا۔۔

ہاسٹل کے باہر سے ہی انہیں ٹیکسی مل گئی تھی۔۔ ٹیکسی پہ سوار ہوتے اس نے اپنے ساتھ بیٹھی زر نگار کو دیکھا جو پر سکون سی اپنے فون کے ساتھ بزی تھی۔۔ سر جھٹکتے وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔
دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔گھر والوں کو اس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنے دی تھی ورنہ بابا اسی وقت اسے واپسی کا عندیا دے دیتے۔۔
سارا راستہ وہ منہ ہی منہ میں آیات کا ورد کرتی آئی تھی۔۔قریبا ایک گھنٹے کے بعد وہ سوسائٹی سے ہٹ کر ایک بنگلے

Urdu Novels Ghar

کے سامنے رکے۔۔زرنگار نے مسکراتے اسکواترنے کا کہا۔۔دل کو مضبوط کرتی وہ اللہ کا نام لیتی اسکی پیروی میں بنگلے کی جانب بڑھ گئی۔۔

******

"جی۔پی۔ایس ٹریکر سوسائٹی سے دور ایک غیر گنجان آباد علاقے کی لوکیشن شو کر رہا ہے سر۔۔"

لیپ ٹاپ کے آگے بیٹھا آدمی گردن موڑے بولا تھا۔۔

اسکے پیچھے کھڑے ارتضیٰ،روہان اور نعیم نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نعیم۔۔ایک آخری میٹنگ بلواؤ اور اسکے بعد انشاءاللہ ہم اپنی منزل کی جانب بڑھیں گے۔۔"

نعیم اسکی بات سنتا سر ہلاتا باہر کی جانب چل دیا۔۔ارتضیٰ اور روہان لیپ ٹاپ کے آگے بیٹھے آدمی کی طرف متوجہ ہو گئے جواب انہیں کچھ بتا رہا تھا۔۔

******

بنگلے میں قدم رکھتے وہ ٹھٹکی تھی۔۔نیلے پیلے لباس میں ملبوس لڑکیاں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھیں۔۔میک سے اٹے چہرے،مصنوئی زیور پہنے،ڈوپٹے جیسی شے سے بے نیاز آزادانہ گھومتے انہیں دیکھ کر افریشم کو جھرجھری آئی تھی۔۔

کن آنکھوں سے ساتھ چلتی زرنگار کو دیکھا جو عجیب سی مسکراہٹ لئے اسکے ساتھ چل رہی تھی۔۔یکایک وہ رکی تھی۔۔اسے دیکھتے زرنگار نے بھی رکتے اسے سوالیہ انداز میں دیکھا۔۔

"تم نے کہا تھا تمہارے گھر میں محفل ہے، پر یہاں تو کسی شادی کا گمان ہو رہا ہے۔۔"

اسکی بات سنتے زرنگار نے بے ہنگم قہقہ لگایا تھا۔۔

"ٹھیک ہی تو کہا تھا، یہاں محفل ہی تو ہے۔۔رقص و موسیقی کی محفل۔۔جسے تم جیسی حسینائیں چار چاند لگاتی ہیں۔۔"

اسکی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتی چڑھانے والی مسکراہٹ کے وہ ساتھ بولی تھی۔۔

افریشم نے اسکا ہاتھ زور سے جھٹکتے اپنے قدم واپس لئے تھے۔۔

اسے پیچھے ہٹتے دیکھ زرنگار نے فوراً اسکا بازو گرفت میں لیا تھا۔۔ گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ افریشم کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔

چیخ کی آواز سنتے سب کی نظر لاؤنج کے داخلی دروازے پر پڑی تھی۔۔جہاں زرنگار ایک خوبصورت سی لڑکی کی کلائی کو گرفت میں لئے اسے اندر کی جانب گھسیٹ رہی تھی۔۔

Urdu Novels Ghar

"میرا ہاتھ چھوڑو گھٹیا لڑکی۔۔ تم، تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔۔ دوستی کی آڑ میں میرے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔۔ میں کہہ رہی ہوں میرا ہاتھ چھوڑو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔"

وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی زور سے چیخی تھی۔۔

"ارے ارے زرنگار۔۔ کیا کرتی ہو؟ گھر آئے مہمانوں کے ساتھ کوئی یوں کرتا ہے بھلا۔۔"

لاؤنج کے وسط میں پہنچتے اسے بھاری گرارے میں موجود ایک عورت دکھائی دی تھی، مصنوئی پیار سے کہتی وہ تخت سے اٹھتی انہی کی طرف آ رہی تھی۔۔

زرنگار بھی رک چکی تھی مگر اسکی کلائی ہنوز اپنی سخت گرفت میں لے رکھی تھی۔۔

افریشم نے نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔

"واہ زرنگار۔۔ کیا مال لے کر آئی ہے۔۔ پچھلے سارے ریکارڈ توڑ دیے تو نے تو۔۔"

افریشم کے گرد چکر لگاتے وہ ستائشی انداز میں بولی تھی۔۔

اسکی بات پہ زرنگار سمیت وہاں موجود لڑکیوں نے قہقہ لگایا تھا۔۔

"میں کوئی مال نہیں ہوں۔۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تم سب کے ساتھ۔۔"

بناڈرے دلنشین بائی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ سختی سے بولی تھی۔۔

اسکی بات پہ دلنشین بائی نے ایک ادا سے قہقہ لگایا تھا۔۔

"تمہیں چھوڑ دیا تو ہمارے ساتھ اچھا نہیں ہو گا۔۔"

منہ بنا کر مصنوئی دکھ سے کہتی وہ اسے زہر لگی تھی۔۔

دلنشین بائی نے اشارہ کرتے ایک لڑکی کو پاس بلایا اور اسکے کان میں کچھ کہا تھا۔۔لڑکی نے زرنگار سے اسکی کلائی لیتے اپنے ہاتھ کی گرفت میں لی اور اسے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگی۔۔

"کہاں لے کر جا رہی ہو مجھے۔۔ہاتھ چھوڑو میرا۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔"

لڑکی اسکی بات پہ ٹس سے مس ہوئے بغیر اسکو گھسیٹتی چلی جا رہی تھی۔۔

ایک کمرے کے آگے لاتے بنا اسکی کلائی چھوڑے اس نے دروزے کی زنگ آلود کنڈی کھولی اور افریشم کو اندر دھکیلتے باہر سے کنڈی لگا دی۔۔

ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر اسے تھاما نہ ہوتا تو یقیناً وہ منہ کے بل زمین پر گرتی۔۔

افریشم نے سر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا جو آنکھوں میں ہمدردی لئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ہاتھوں پہ زور ڈالتی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تو اسے اور بھی لڑکیاں نظر آئیں جن کی تعداد سات تھی اور لگ بھگ وہ سب بھی اسی کی ہم عمر تھیں۔۔آنکھوں میں ناامیدی چھائی تھی۔۔افریشم کو انہیں دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔۔

جس کمرے میں وہ موجود تھی وہ ایک بڑا سا سٹور معلوم ہو رہا تھا۔۔بوسیدہ دیواریں، عجیب سا بدبودار کمرہ تھا۔۔باہر سے بنگلہ جتنا خوبصورت تھا اندر سے اتنا ہی غلیظ اور بدبودار۔۔

Urdu Novels Ghar

******

"بلا خران ناسوروں کے ٹھکانوں کا پتا چل ہی گیا ہے۔۔مجھے یقین ہے کہ آپ سب ہر حالات میں خود کو ثابت کریں گے۔۔اللہ پاک آپ سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔۔"

انسپکٹر جنرل حدید راؤ اپنے سامنے موجود فورس کو دیکھتے پر جوش لہجے میں بولے تھے۔۔

آج رات کو ہی انہیں انکے ٹھکانے پر ریڈ ڈالنا تھا۔۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں محو تھا جب حدید صاحب اسکے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھے تھے۔۔انکے بیٹھنے پہ چونک کر کھڑے ہوتے اس نے سلیوٹ مارا۔۔حدید صاحب مسکرا دیے۔۔

"بیٹھ جاؤ ارتضیٰ فلحال میں تمہارا باپ ہوں۔۔"

انکی بات پہ ہلکے سے مسکراتے اس نے دوبارہ اپنی کرسی سنبھال لی۔۔

"کیا بات ہے، پریشان لگ رہے ہو۔۔"

بغور اسکا چہرہ دیکھتے پوچھا۔۔

"تھنکنگ اباؤٹ افریشم ڈیڈ۔۔پتا نہیں اسکے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہوں گے وہ لوگ۔۔"

فکر اور پریشانی اسکے لہجے سے عیاں تھی۔۔حدید راؤ ہولے سے مسکرا دیے۔۔

Urdu Novels Ghar

"مجھے لگا تھا جب میں اسے مدد کا بولوں گا تو وہ انکار کر دے گی۔۔ لیکن میں غلط تھا۔۔وہ بہت بہادر لڑکی ہے۔۔بظاہر نازک سی دکھنے والی اس بچی نے دوسروں کی خاطر خود کو بھی خطرے میں ڈال دیا۔۔اللہ پہ بھروسہ رکھو۔۔وہ بلکل ٹھیک واپس آئے گی۔۔"

انکی بات پہ ارتضیٰ نے بے ساختہ انشاءاللہ بولا تھا۔۔

******

اسے اس کمرے میں بیٹھے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔۔بیٹھے بیٹھے کمر میں شدید درد اٹھ رہی تھی۔۔

اسکے بعد کسی نے ادھر کا رخ نہیں کیا تھا۔۔دوسری لڑکیاں سوتی جاگتی کیفیت میں تھیں۔۔افریشم نے ابھی تک کسی سے کوئی بات نہ کی تھی اور نہ ہی کسی نے اسے بلانے کی کوشش کی تھی۔۔

اب بس وہ ارتضیٰ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ارتضیٰ کی سوچ آتے ہی اسکی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔

******

وہ اپنے تخت پہ بیٹھی پان کھانے میں مصروف تھی جب نازو بھاگنے سے انداز میں اسکے پاس آئی تھی۔۔

"دلنشین بائی، دلنشین بائی۔۔"

اسکے بلانے پر اس نے بیزاری سے نازو کی طرف دیکھا۔۔

"کون مر گیا ہے نازو۔۔کیوں اتنا چلا رہی ہے۔۔"

"بائی باہر ایک بڑی سی گاڑی آئی ہے۔۔کوئی سیٹھ معلوم ہو رہا ہے۔۔مانی (گارڈ) نے اسے بیٹھک میں بٹھایا ہے اور اب آپ کا انتظار کر رہا ہے۔۔"

دلنشین بائی فوراً سیدھی ہوئی تھی۔۔

"کون سا سیٹھ۔۔؟"

"پہلے کبھی نہیں آیا بائی۔۔"

اسکے بتانے پہ اس نے گہرا سانس کھینچا تھا گویا شکر ادا کیا تھا۔۔اپنا گرارہ سنبھالتی اٹھی اور بیٹھک کی جانب بڑھ گئی۔۔

بیٹھک کے دروازے پر پہنچتے اسے سامنے لگ بھگ پچپن سالہ مرد صوفے پر براجمان اپنے فون کے ساتھ مصروف دکھائی دیا۔۔کلف لگے سفید سوٹ پہ سکن چادر رکھے، آنکھوں پہ گاگلز لگائے، وہ اپنے حلیے سے ہی سیٹھ معلوم ہو رہا تھا۔۔

اندر داخل ہوتی دلنشین بائی نے مصنوئی کھانستے ہوئے اپنی آمد کی خبر دی اور ایک ادا سے اپنا گرارہ جھٹکتی صوفے پر براجمان ہو گئی۔۔

سیٹھ فون بند کرتا اسکی طرف متوجہ ہوا جو گہرائی سے اسکا جائزہ لے رہی تھی۔۔

"پہلے کبھی نہیں دکھے کیا شہر میں نئے آئے ہیں۔۔"

گلے میں پہنی زنجیر کو انگلی میں گماتی وہ اسے سرتاپا دیکھ رہی تھی۔۔

"تمہارے ٹھکانے کا معلوم ہوا تھا کسی سے۔۔"

اسکا سوال نظرانداز کرتا وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

"ارے زہے نصیب ہمارا ٹھکانہ آپ جیسوں کے لئے ہی تو ہے۔۔بتایے کیا مدد کر سکتی ہوں میں آپ کی۔۔"

ادا سے مسکراتے ہوئے وہ بولی۔۔

"پارٹی بزنس نوعیت کی ہے۔۔ تمہارے ٹھکانے سے لڑکی چاہیے۔۔ صرف آج رات کے لئے۔۔"

سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں اس نے مدعا بیان کیا۔۔

"مل جائے گی جناب اور کوئی حکم ہمارے لائق۔۔"

"پیسے تمہاری مرضی کے ہوں گے لیکن۔۔ایک شرط پہ۔۔"

اسکی بات پہ اس نے سوالیہ انداز میں سیٹھ کو دیکھا تھا۔۔

"ان نمونوں سے مختلف ہونی چاہیے۔۔"

آنکھوں سے سامنے لاؤنج میں نظر آتی میک اپ کی دکانوں کو دیکھتا وہ بولا تھا۔۔

دلنشین نے اسکی بات پر برا سا منہ بنایا تھا۔۔

"ارے صاحب یہاں تو سب ایسی ہی ملے گی۔۔ یہ بازار حسن ہے یہاں تو سب ایسا ہی چلتا ہے۔۔"

سیٹھ اسکی بات پر سنجیدگی سے اسے دیکھتا صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"ارے ارے سیٹھ جی کدھر چل دیے۔۔ جیسا آپ چاہتے ہیں ملے گی۔۔ لیکن ایسے پیسے بھی زیادہ لگیں گے۔۔"

"میں نے پہلے ہی کہا تھا۔۔ پیسے تمہاری مرضی کے ہوں گے۔۔"

ہنوز سنجیدگی سے کہتا وہ دوبارہ صوفے پر براجمان ہو گیا۔۔

دلنشین سر ہلا کر گرارہ سنبھالتے اٹھ کھڑی ہوئی،ایک نظر سیٹھ پر ڈالتی جو دوبارہ فون پہ مصروف ہو چکا تھا وہ باہر کی جانب چل دی۔۔

باہر آتی وہ لاؤنج میں پڑے صوفوں کی طرف بڑھی تھی جہاں زرنگار اور نازو بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔۔

"نازو۔۔ جس لڑکی کو زرنگار صبح لے کر آئی تھی اسے پکڑ کے لے آ۔۔"

اسکی بات سنتے نازو سر ہلاتے کمرے کی جانب چل دی جہاں افریشم کو رکھا گیا تھا۔۔ جبکہ زرنگار شدید حیرانگی سے صوفے سے اٹھتی اسکے قریب آئی۔۔

"کیوں بلوایا ہے اسکو۔۔"

بھنویں سکیڑے وہ اسے ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی۔۔

"سیٹھ آیا ہے اندر اسے ایک رات کے لئے درکار ہے۔۔"

لاپرواہ سے انداز میں وہ پاندان کھولتی بولی۔۔

"سٹھیا گئی ہو کیا۔۔وہ سیٹھ اکبر کے لئے لائی تھی میں۔۔تم اسکو کسی اور کے ساتھ روانہ کردو۔۔"

زرنگار غصے اور حیرت کی ملی جلی کیفیت میں دھیمی آواز میں چیخی تھی۔۔

"زیادہ آنکھیں مت دکھا مجھے۔۔بائی میں ہوں تو نہیں۔۔اور ویسے بھی سیٹھ کے آنے میں دو چار روز باقی ہیں ابھی۔۔بھاری رقم دے رہا ہے۔۔موقعہ گنوانا نہیں چاہیے۔۔"

غصے سے اسے ڈپٹتی آخر میں اسکا لہجہ شیطانی ہوا تھا۔۔

"تو میں چلی جاتی ہوں۔۔اسے بھیجنا ضروری ہے کیا۔۔"

"لارڈ صاحب نے شرط رکھی ہے کہ تجھ جیسے نمونے نہیں چاہیے اسے۔۔اور جتنا وہ پیسہ دے رہا ہے ناں۔۔اس لڑکی کے علاوہ کوئی بھی پورا نہیں اتر سکتا اس کی پسند پر۔۔"

اسکی بات سنتی زرنگار کو افریشم سخت زہر لگی تھی۔۔جس زرنگار کی لوگ چاہ کرتے تھے افریشم کی خوبصورتی نے اسکو بھی مات دے دی تھی۔۔سر جھٹکتی وہ صوفے پر بیٹھتی اپنے فون کے ساتھ مصروف ہو گئی۔۔

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے وہ ہلکی غنودگی کی حالت میں تھی جب کنڈی کھلنے کی آواز آئی۔۔آواز پہ اسکی آنکھیں پوری کھلی تھیں۔۔دل میں ارتضیٰ کے آنے کی امید جاگی تھی۔۔باقی لڑکیاں بھی سیدھی ہوتی اب دروازے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

کمرے میں داخل ہوتی نازو اسکی طرف آتی بازو سے پکڑ کر اسے اٹھانے لگی۔۔

"چل اٹھ تیرا بلاوا آیا ہے۔۔"

حقارت سے بولتے اس نے زور سے اسکا بازو جھنجھوڑا تھا۔

اسکی بات پہ افریشم کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔

"کہاں لے کر جا رہی ہو مجھے۔۔"

زمین سے اٹھے بغیر سر اوپر کی جانب اٹھائے وہ اسکی طرف دیکھتی بولی تھی۔۔بازو ہنوز اسکی سخت گرفت میں قید تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

"پتا لگ جائے گا جب وہاں پہنچے گی۔۔"

استہزائیہ لہجے میں کہتے اس نے ایک دفعہ پھر اسکے بازو کو جھٹکا دیتے کھڑا کیا تھا۔۔

"بازو چھوڑو میرا میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔

بازو چھڑواتے وہ چیخی تھی۔۔

لڑکیاں سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں پر اسے بچانے کی ہمت نہ تھی۔۔

اسکے چیخنے پر نازو نے گھما کے تھپڑ اسکے نازک سے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔افریشم کو گویا زمین گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ وہ منہ کے بل زمین پہ گری تھی۔۔ایک دفعہ پھر اسی لڑکی نے آگے ہوتے اسے آرام سے پکڑ کر سیدھا کیا تھا۔۔

ڈانٹ سے بھی گھبرانے والی افریشم کو تھپڑ کھاتے گویا چاند تارے نظر آئے تھے۔۔آنکھوں سے آنسو تیزی سے روانہ ہوئے تھے۔۔گال تھپڑ کی وجہ سے سرخ انار بن چکا تھا۔۔افریشم کی حالت دیکھتے اسے دکھ ہوا تھا۔۔

"مت کروایسے۔۔خدا کا واسطہ ہے اسکی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔"

لڑکی التجائی لہجے میں نازو کی جانب دیکھتی بولی تھی۔۔

نازو اسکو پرے دھکیلتی، افریشم کا ہاتھ گرفت میں لیتی، اسے کھڑا کرتی، گھسیٹنے کے سے انداز میں باہر کی جانب چل

دی۔۔

پیچھے بیٹھی لڑکیوں نے دکھ اور بے بسی سے اسکو جاتے دیکھا تھا۔۔

لاؤنج سے گزرتے زرنگار کی نظران پر پڑی تھی۔۔اشارے سے نازو کو روکتی وہ انکی جانب آئی۔۔

افریشم کے سامنے کھڑے ہوتے اس کا تھپڑ سے لال ہوا گال دیکھتے اس نے مصنوئی دکھ سے منہ بناتے گویا اسکے لیے اظہار افسوس کیا تھا۔۔

افریشم نے نفرت سے اسے دیکھا تھا۔۔

"زندگی میں کبھی آزاد ہو سکی تو ایک ہی مشورہ دوں گی۔۔ کبھی کسی پر اندھا دھند اعتبار مت کرنا۔۔ تم جیسے لوگوں کو تو یہ دنیا بیچ کر پتیسہ کھا لیتی ہے۔۔ لیکن تم تو خوب بھاؤ والی ہو بھئی۔۔"

استہزایہ لہجے میں بولتی وہ افریشم کو زہر لگی تھی۔۔

"جہنم میں جاؤ تم زرنگار۔۔"

نفرت امیز لہجے میں وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

زرنگار قہقہ لگاتی، نازو کو جانے کا اشارہ کرتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔

نازو اسے بازو سے پکڑے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ سیٹھ اپنی گاڑی میں اسکا منتظر تھا۔۔

******

ہر طرف اندھیرا پھیل چکا تھا۔۔ارتضیٰ اور اسکی ٹیم نے نامحسوس انداز میں بنگلے کا محاصرہ کر رکھا تھا۔۔سیکیورٹی زیادہ نہ تھی مگر پولیس کی موجودگی کی خبر سے وہ ان لڑکیوں کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے۔۔

رات میں رقص کی محفل سجنے کی وجہ سے بنگلے کے اگلے حصے میں خاصی گہما گہمی تھی۔۔نواب زادے اور امیر زادے رقص سے لطف اندوز ہونے بنگلے کی جانب آئے تھے۔۔یہ جانے بغیر آج شاید انکے چہروں پہ لگے معززین کا نقاب بھی اترنے والا ہے۔۔

درخت کی اوٹ میں چھپے ارتضیٰ نے اپنے بلکل سامنے دیوار کی اوٹ میں چھپے نعیم کو اشارہ کیا تھا۔۔اسکا اشارہ پاتے ہی دونوں اکٹھے باہر نکلتے گارڈز کی جانب آئے تھے اور انکو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اپنی پسٹل انکے سروں پر مارتے انکو بے ہوش کر چکے تھے۔۔
اور پھر پوری ٹیم نے پچھلے دروازے سے داخل ہوتے بنگلے میں دھاوا بولا تھا۔۔ہر طرف ہڑبڑی مچ چکی تھی۔۔موسیقی کی آوازیں پولیس کو دیکھ کر لڑکیوں کی چیخوں سے دب چکی تھی۔۔
دلنشین بائی اور زر نگار جو بڑے آرام سے تخت پر بیٹھیں موسیقی سے لطف اندوز ہو رہی تھیں اس اچانک افتاد پہ گھبرا کر کھڑی ہوتیں اب معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔
پولیس نے پورے بنگلے کی تلاشی لیتے سب کو لاؤنج میں اکٹھا کیا تھا۔۔کل تک جو دوسروں پر ہاتھ اٹھا رہی تھیں آج پولیس کو دیکھتے اپنے ہاتھ اٹھائے ڈری سہمی کھڑی تھیں۔۔جو معزز مہمان محفلیں دیکھنے اور پھر اپنی راتوں کو رنگین

کرنے آئے تھے اب منہ چھپاتے بنگلے سے بھاگنے کے چکروں میں تھے مگر وائے نصیب اگلے حصے میں کھڑی فورس کی وجہ سے وہ اپنی بچی عزت بھی نہ بچا پا رہے تھے۔۔

جی۔پی۔ایس ٹریکر کی مدد سے نعیم اس کمرے تک پہنچتا قید ہوئی لڑکیوں کو آزاد کروا چکا تھا۔۔

"آخر کار ناسوروں کو انجام تک پہنچانے کا وقت آ ہی گیا۔۔"

دلنشین اور زرنگار کے سامنے کھڑا ہوتا ارتضیٰ استہزایہ لہجے میں بولا تھا۔۔

اسکی بات سنتے ان دونوں کے رنگ فق ہوئے تھے۔۔

"سس۔سر، سر ہم نے کیا۔۔کیا کیا ہے۔۔ہم تو بس اپنا کام کرتے ہیں۔۔"

دلنشین،ارتضیٰ کے غصے سے لال چہرے کو دیکھتی ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔۔

"معصوم لڑکیوں کو اغواہ کرکے انکو بیچ کر تم کہتی ہو ہم نے کیا کیا ہے۔۔"

وہ بولا نہیں غرایا تھا۔۔

تبھی نعیم لڑکیوں کو ساتھ لئے لاؤنج میں داخل ہوا۔۔کل تک جن کی آنکھوں میں ناامیدی چھائی تھی آج ان آنکھوں میں اپنے مسیحاؤں کو دیکھتے چمک جاگی تھی۔۔

ان پہ نظر پڑتے دلنشین اور زرنگار کی گویا زمین انکے پیروں تلے سے نکل چکی تھی۔۔

ارتضیٰ تیزی سے انکی طرف بڑھا تھا۔۔ جبکہ لیڈی کانسٹبلز ان دونوں سمیت انکے ساتھ ملوث ہر ایک کو اب ہتھ کڑی لگا رہی تھیں۔۔

انکے پاس پہنچتے اسکی نظریں بے تابی سے کسی کو تلاش کر رہی تھیں مگر وہ یہاں ہوتی تو اسے دکھتی ناں۔۔

"افریشم کہاں ہے۔۔"

بے تابی سے ان لڑکیوں کو دیکھتے پوچھا۔۔

زرنگار نے اسے حیرت سے اسے دیکھا تھا گویا جاننا چاہ رہی ہو کہ وہ افریشم کو کیسے جانتا ہے۔۔

کوئی بھی جواب دیے بغیر انہوں نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"افریشم۔۔ جسے۔ جسے آج یہ لوگ لائے تھے۔۔"

"اسے تو شام میں ہی یہ لوگ وہاں سے لے گئے تھے۔۔"

افریشم کو سہارا دینے والی لڑکی نے بتایا تھا۔۔ دکھ اسکے لہجے سے عیاں تھا۔۔

ارتضیٰ کی دھڑکن اسکی بات سنتے یکایک بڑھی تھی۔۔ طیش میں وہ زرنگار اور دلنشین کی طرف آیا تھا جنہیں لیڈی کانسٹبلز ہتھکڑی لگائے کھڑی تھیں۔۔

Urdu Novels Ghar

"میری بیوی کہاں ہے۔۔"

ان کو دیکھتا وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔ گردن کی نسیں ابھر کر واضح ہو رہی تھیں جو اسکے طیش کا پتا دے رہی تھیں۔۔

زرنگارا اسکی دھاڑ پر ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

آنکھیں پھاڑے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔افریشم اسکی بیوی تھی مطلب وہ جو سمجھ رہی تھی کہ اس نے افریشم کو پھانسا ہے اصل میں اسے خود چونا لگ چکا تھا اور وہ بھی تاحیات والا۔۔

"مم۔مجھے نہیں پتا یہ۔یہ اس نے بھیجا ہے اسے۔۔"

دلنشین کی طرف اشارہ کرتی وہ ارتضیٰ کے ڈر سے لڑکھڑاتے ہوئے بولی تھی۔۔

"کہاں بھیجا ہے تم نے اسے گھٹیا عورت۔۔"

دلنشین کے سامنے آتے وہ ایک دفعہ پھر سے غرایا تھا۔۔

جی چاہ رہا تھا اپنے ہاتھوں سے سامنے کھڑی مکروہ عورت کا گلہ دبا دے۔۔

"وہ۔وہ جی کک۔کوئی نیا سس۔سیٹھ آیا تھا۔۔"

اسکی بات سنتے ارتضیٰ کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔قدم لڑکھڑائے تھے۔۔نعیم اسکی حالت دیکھتا بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

"کیا ہوا سر۔۔سب ٹھیک ہے۔۔"

وہ جو نا سمجھی سے ارتضیٰ کو کسی لڑکی کے بارے میں پوچھتا دیکھ رہا تھا اسکے بیوی کہنے پر ساکت ہوا تھا۔۔دلنشین کا جواب سنتا اور اپنے سر کی حالت دیکھتا وہ اسکی طرف لپکتا اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

"غلطی ہوگئی نعیم۔۔"

اسے اپنی آواز دور کہیں گہرائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔

نعیم نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔۔

اچانک اس کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔

"ٹریکر کی لوکیشن کہاں شو ہو رہی ہے اس وقت۔۔"

بے تابی سے نعیم کو دیکھتے پوچھا۔۔

نعیم نے فوراً جیب سے اپنا فون نکالتے لوکیشن دیکھی تھی۔۔

"سر لوکیشن تو اسی کمرے کی ہے جہاں سے لڑکیاں برآمد ہوئی ہیں۔۔"

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ اس کمرے کی طرف بھاگا تھا نعیم نے بھی اسکی پیروی کی تھی۔۔

کمرے کے دوازے پر ٹانگ مارتا وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔ساری طرف نظر دوڑانے پر بھی کمرہ ہنوز خالی ہی تھا۔۔

"سر یہاں کوئی نہیں ہے۔۔میں خود اچھے سے چیکنگ کرنے کے بعد یہاں سے نکلا تھا۔۔"

نعیم اسکا سرخ چہرہ دیکھتا بولا جو بے تاب نظروں سے ہر کونے میں نظریں دوڑا رہا تھا شاید ہی وہ کہیں سے نکل آئے مگر وہ تو تب آتی جب وہ یہاں موجود ہوتی۔۔

ارتضیٰ نے اسکی بات پر سر نفی میں ہلایا تھا گویا وہ اسکی بات پر یقین نہ کرنا چاہتا ہو۔۔

دفتاً اسکی نظر دیوار کے ساتھ پڑے بریسلٹ پر پڑی تھی جو آخری ملاقات میں اس نے افریشم کو پہنایا تھا۔۔جس کے ذریعے وہ یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے۔۔

نازو سے ہاتھاپائی کے دوران وہ بریسلٹ افریشم کے ہاتھ سے گرا تھا۔۔

ارتضیٰ نے سانس کھینچنے کی کوشش کی مگر شاید آج ہوا میں آکسیجن کی کمی ہو چکی تھی۔۔

نعیم نے دکھ سے اسے دیکھتے اسکے شانے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔وہ جس نے کبھی شکست کا نام بھی نہ سنا تھا آج ہارا ہوا لگ رہا تھا۔۔

"ڈونٹ وری سر۔۔ہم انکو ڈھونڈ لیں گے۔۔"

ارتضیٰ اسکی بات پہ بے تاثر سا سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

میڈیا بھی جائے وقوعہ پر پہنچ چکی تھی،اوراب رپورٹرز چیخ چیخ کر ایس۔پی ارتضیٰ اور اسکی ٹیم کی کامیابی کو نشر کر رہے تھے۔۔بنگلے میں آئے 'معززین' کو بھی تفتیش کے لئے حراست میں لے لیا گیا تھا۔۔دلنشین بائی،زرنگار اور انکے

ساتھ ساتھ باقی لڑکیوں کو بھی موبائل میں بٹھاتے پولیس اسٹیشن روانہ کر دیا گیا تھا۔۔

رہا ہوئی لڑکیوں کو الگ گاڑی میں نعیم کی سربراہی میں اسٹیشن بھیجا تھا جہاں انکے گھر والے خبر سنتے پولیس اسٹیشن کی طرف اپنی بیٹیوں کو لینے بھاگے تھے۔۔

میڈیا نے ارتضیٰ سے بات کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی مگر وہ بنگلے کے پچھلے حصے سے نکلتا اپنی گاڑی میں بیٹھتا سیٹ کی پشت پر سر گرا چکا تھا۔۔

جن آنسوؤں پر کب کا پہرہ باندھا تھا وہ اب آہستہ سے آنکھوں سے نکلتے کنپٹی کے راستے بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔۔اپنی غلطی کا اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔وہ بار بار کہتی رہی تھی کہ اسے ڈر لگ رہا ہے، مگر اس نے اسے روکا نہیں تھا۔۔وہ انکے مطلب کی نظر ہو چکی تھی۔۔

جب مزید ضبط نہ رہا تو زور سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتے گویا خود پر غصہ نکالنے کی کوشش کی تھی۔۔

اسے کچھ سوچنا تھا'اپنی بیوی کو واپس لانا تھا مگر کیسے سوچنے سمجھنے کی حس تو گویا سلب ہو چکی تھی۔۔

فون کی چنگارتی آواز پر وہ چونکا تھا۔۔ڈیش بورڈ سے فون اٹھاتے اس نے اپنے سامنے کیا جہاں دائم کا نام جگمگا رہا تھا۔۔

وہ کیا جواب دے گا سب کو۔۔افریشم کے گھر والوں کو کیا بتائے گا کہ اس نے اپنی بیوی کو جانتے بوجھتے جہنم میں دھکیل دیا تھا۔۔

آنکھیں رگڑتے اس نے کال یس کرتے فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

"بھائی بھائی بھائی۔۔واٹ اے وکٹری۔۔مینی کانگریجیولیشنز۔۔"
دائم کی چہکتی آواز پر اس نے آنکھیں زور سے میچتے کھولی تھیں۔۔کونسی وکٹری وہ تو ہار گیا تھا۔۔

"دائم۔۔۔افریشم۔۔"
دائم کا نام لیتے اس نے گہری سانس کھینچی تھی اور پھر جب اس ہستی کا نام لیا جو اسکے لئے گویا زندگی کی مانند ہو چکی تھی تو لہجہ ہارا ہوا اور آواز نمی لئے ہوئے تھی۔۔

"جی۔جی بھائی افریشم بھابھی ہمارے ساتھ بیٹھی رپورٹرز سے آپکی بہادری کے قصے ملاحظہ فرما رہی ہیں۔۔ڈیڈ نے انکو ہاسٹل سے پک کیا تھا۔۔"
جوابا دائم کی شرارت سے بھرپور آواز آئی تھی۔۔پاس بیٹھی افریشم کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔ارتضیٰ نہیں چھوڑنے والا آج۔۔

"افریشم گھر پہ ہے۔۔"
اسے لگا تھا اس نے سننے میں غلطی کی ہے۔۔جب بولا تو آواز میں بے یقینی اور حیرانگی واضح تھی۔۔

"جی ہمارے ساتھ گھر پہ ہیں۔۔آپ یہ بتائیں آپ کب تک آئیں گے۔۔ٹریٹ لینی ہے میں نے اور بھابھی نے آپ سے۔۔"

سکون کس کو کہتے ہیں یہ کوئی ارتضیٰ حدید سے آج پوچھتا۔۔ایک گہری اور اطمینان بھری سانس اس نے کھینچی تھی۔۔

"تھوڑی دیر ہو جائے گی مجھے آنے میں۔۔اور تمہاری بھابھی کو تو میں گرینڈ ٹریٹ دوں گا۔۔"

سنجیدہ سے لہجے میں بولتا وہ فون بند کر چکا تھا۔۔

ویل ڈن ڈیڈ بہت اچھا کھیل گئے ہیں میرے ساتھ۔۔

سوچتے اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے پولیس اسٹیشن کے راستے میں ڈال دی۔۔

******

"بھائی کہہ رہے تھے تمہاری بھابھی کو میں گرینڈ ٹریٹ دوں گا۔۔"

افریشم کو دیکھتے اس نے شرارت سے ارتضیٰ کی کہی بات اسے پہنچائی۔۔جس پہ عائشہ اور حدید صاحب مسکرا دیے۔۔

تھوک نگلتے اس نے التجائی نظروں سے حدید راؤ کو دیکھا تھا۔۔اسکے دیکھنے پر انہوں نے آنکھوں سے اسے تسلی دی تھی۔۔

******

وہ سب اس وقت لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی پہ چلتی آج کے واقعے کی خبریں دیکھ رہے تھے۔۔

"ماشاءاللہ۔۔دیکھا کتنا بہادر ہے میرا داماد۔۔"

افشاں نے اتراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"بھئی ہمارا بھی داماد ہی ہے۔۔"

عزیر صاحب نے انکی بات پر مسکرائے تھے۔۔

پاس بیٹھی میرال انکی باتیں سنتی مسکرادی۔۔

اب کون جانے کہ بہادر داماد کے پیچھے انکی بہادر بیٹی بھی تھی۔۔

"افریشم سے بات ہوئی تھی۔۔"

عزیر صاحب نے ان دونوں کو دیکھتے پوچھا جس پہ میرال نے سر ہلادیا۔۔

"ہاں ہوئی تھی حدید بھائی اسکو گھر لے کر گئے ہیں۔۔عائشہ بھابھی یاد کررہی تھیں۔۔"

انکی بات سنتے انہوں نے سر ہلادیا اور اپنی جگہ چھوڑتے اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔۔

******

"آر یو سیریس بھابھی۔۔آپ سچ بول رہی ہیں۔۔؟"

دائم آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے بیٹھی افریشم کو دیکھتے تقریبا چیخا تھا۔۔

"میں جھوٹ کیوں بولوں گی۔۔ بابا مجھے وہاں سے لے آئے تھے جسکا مجھے بھی انکو دیکھ کر پتا چلا تھا۔۔ ارتضیٰ کو بابا نے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔ اب وہ مجھ سے ناراض ہوں گے اور تم میری مدد کرو گے دائم۔۔ کرو گے ناں۔۔؟"

اسکی طرف دیکھتی وہ التجائی لہجے میں بولی تھی۔۔

وہ اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔ عائشہ ڈنر کی تیاری میں ملازمہ کی مدد کر رہی تھیں جبکہ حدید صاحب اسٹڈی میں تھے۔۔۔ جب ارتضیٰ کی ناراضگی کا سوچتے اس نے دائم کو سب بتایا تھا۔۔

"آپ کی جگہ میرال ہوتی تو شاید میں یقین کر بھی لیتا۔۔ مگر آپ۔۔ آئی جسٹ کانٹ بلیو بھابھی۔۔ سریسلی آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ واقعی آپ ایس۔ پی ارتضیٰ کی وائف ہیں۔۔"

دائم اسکو دیکھتا ستائشی انداز میں بولا تھا۔۔

افریشم اسکی بات پہ سر جھکائے مسکرا دی۔۔ پھر کچھ یاد آتے منہ بناتے اسکی طرف دیکھا۔۔

"لیکن وہ سخت ناراض ہوں گے۔۔"

اسکی بات سنتے دائم ہنس دیا۔۔

"آپ سے وہ ناراض نہیں ہو سکتے۔۔ہوئے بھی تو پیار سے منا لیجیئے گاناں۔۔"

اسکو دیکھتا وہ شرارتی لہجے میں بولا تھا۔۔

افریشم اسکی بات سنتے شرمگیں مسکرا دی۔۔

تفتیش کے بعد جو نام سامنے آیا تھا اس پر یقین کرنا ارتضیٰ کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر شخص کے لئے ناممکن تھا۔۔

وہ ایک نامور سوشل ورکر سیٹھ اکبر تھا جو معصوم لڑکیوں کو استعمال کرنے کے بعد ملک سے باہر انکا سودا کرتا تھا۔۔

ریڈ کے بعد وہ فرار ہو چکا تھا۔۔

ملک سے باہر اب وہ جا نہیں سکتا تھا، ظاہر تھا وہ یہاں ہی کہیں چھپا بیٹھا ہے۔۔

اسکو تلاش کرنے کی ذمے داری روہان اور اسکی ٹیم کو سونپی گئی تھی اور ارتضیٰ کو امید تھی وہ اس مشن میں ضرور کامیاب ہو گا۔۔

******

پولیس اسٹیشن سے نکلتے اسے دیر ہو چکی تھی۔۔آج بے حد تھکا دینے والا دن تھا، لیکن مشن میں کامیابی کی خوشی بھی تھی۔۔ایک لمبے عرصے سے وہ اس مشن پر کام کر رہے تھے جو بلاخر اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا۔۔

گھر میں قدم رکھتے، اپنے کمرے میں جانے کی بجائے وہ اسٹڈی کی طرف گیا تھا۔۔اسکی سوچ کے عین مطابق حدید راؤ اسٹڈی میں بیٹھے کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھے۔۔

آہٹ پر انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو نظر دروازے پر کھڑے سنجیدہ سے ارتضیٰ پر پڑی تھی۔۔

ایک بڑی سی مسکراہٹ نے انکے لبوں پر احاطہ کیا تھا۔۔کتاب میز پر رکھتے، نظر کا چشمہ اتار کر کتاب کے اوپر رکھ کر کرسی دکھیلتے وہ اٹھے اور ارتضیٰ کی جانب قدم بڑھائے جو ہنوز پہلی سی پوزیشن میں کھڑا تھا۔۔

اسکے پاس پہنچتے انہوں نے اسکے مضبوط شانوں کو پکڑا تھا اور پھر زور سے گلے لگاتے چھوڑا تھا۔۔

"بہت مبارک ہو تمہیں۔۔ہمیشہ کی طرح کامیاب ہوئے ہو۔۔"

اسکے شانوں پر ہاتھوں سے زور ڈالتے وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔۔

"وائے ڈیڈ۔۔؟"

مختصر سا سوال تھا جو انکی توقع کے عین مطابق تھا جسے سنتے حدید راؤ مسکرا دیے۔۔

"ضروری تھا۔۔اِنکاؤنٹر سے پہلے افریشم کو وہاں سے نکالنا بہت ضروری تھا۔۔اگر کسی کو بھنک بھی پڑ جاتی کہ افریشم ہماری فیملی کا حصہ ہے تو وہ اسے نقصان بھی پہنچا سکتے تھے۔۔اور پھر انکاؤنٹر کے دوران میڈیا کا وہاں موجود ہونا

افریشم کو مزید خطرے میں ڈال سکتا تھا۔۔"

اسے دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔۔

انکی بات سنتا وہ تھوڑا مطمئن نظر آیا تھا۔۔

"لیکن آپکو مجھے انفارم کرنا چاھیئے تھا ڈیڈ۔۔"

اس نے شکوہ کیا تھا۔۔

"میں چاہتا تھا اپنی بیوی کو اپنے دل و دماغ میں رکھتے تم اس مشن کو کامیابی سے سر کرو۔۔"

اپنی کرسی کی طرف مڑتے لہجے میں شرارت کا عنصر لئے وہ گویا ہوئے تھے۔۔

"یو آل ریڈی نو ڈیڈ کہ میں اپنے کام کے معاملے میں بہت سنجیدہ ہوں۔۔"

انکی پشت کو دیکھتا وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"یس آئی نو۔۔ تھک چکے ہو۔۔ جاؤ اب آرام کرو۔۔"

کرسی سنبھال کر، چشمہ لگاتے وہ کتاب کھولتے بولے۔۔

"عزیر انکل سے بات کر لیں۔۔"

اسکی بات سنتے انہوں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔ پھر کچھ یاد آنے پر مسکراتے سر ہلا دیا۔۔

"اوکے۔۔"

ایک لفظی جواب دیتے وہ دوبارہ مطالعے میں مصروف ہو گئے۔۔

ارتضیٰ کچھ دیر کھڑا انکو دیکھتا رہا پھر سر جھٹکتا اسٹڈی سے باہر نکل کر اپنے پیچھے دروازہ بند کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

****

"بھائی اسٹڈی سے نکلتے اپنے کمرے کی طرف جا چکے ہیں۔۔"

دائم نے ٹیرس پہ آتے اسے مطلع کیا، جو رونے والی شکل بنائے کھڑی تھی۔۔

"بھابھی یہ سن سنتالیس کی ہیروئینز کی طرح رونے مت لگ جایئے گا۔۔ٹرسٹ می وہ کچھ نہیں کہتے آپ کو۔۔"

اسکی بات پہ افریشم نے اسے گھوری ڈالی تھی۔۔

"موڈ کیسا تھا انکا۔۔"

ایک اور پریشانی۔۔

"نارمل تھا۔۔اب وہ دیواروں کے ساتھ قہقہے تو لگا نہیں سکتے تھے۔۔"

شرارت سے کہی اسکی بات پر افریشم نے اسکے بازو پر تھپڑ رسید کیا تھا۔۔

"سیدھی بات نہ بتانا۔۔"

"جائیں اس سے پہلے کہ وہ سو جائیں۔۔اپنے پتی پر میشور کو منالیں۔۔"

اسکے شرارت سے بولنے پر وہ مسکرادی۔۔

فون کی آواز پہ دونوں کی نظر ٹیبل پر پڑے دائم کے فون پر پڑی۔۔ جسے فوراسے پہلے وہ اچکتے کال کاٹ چکا تھا۔۔ لیکن اس سے پہلے ہی افریشم کالر آئی ڈی دیکھ چکی تھی۔۔

"یہ میرال اس وقت تمہیں کیوں فون کررہی ہے۔۔"

بھنویں اچکائے وہ اسے جانچتے انداز میں دیکھ رہی تھی۔۔

"کوئی کام ہو گاناں۔۔"

فون پہ تیزی سے ہاتھ چلاتا وہ گڑبڑا کر بولا۔۔

اب میسج کرکے اسے فون کاٹنے کی وجہ بھی تو بتانی تھی۔۔

"میرال کو تم سے اس وقت کیا کام پڑ گیا۔۔۔ادھر میری طرف دیکھو دائم۔۔"

اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔

دائم خجل ہوتے اسے دیکھ کر مسکرادیا۔

"کیا چل رہا ہے تم دونوں کے درمیان۔۔"

"چل کہاں رہا ہے۔۔سب رکا ہوا ہے۔۔آپ مدد کریں گی تو چل بھی پڑے گا۔۔"

بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ دانت نکالتے بولا۔۔

دائم کی بات سمجھتے افریشم کا منہ کھلا تھا۔۔

"تم دونوں نے مجھے ہوا تک نہیں لگنے دی۔۔اور میرال! اسے تو میں ٹھیک کروں گی۔۔"

"نو،نو۔۔بھابھی یہ سب میری طرف سے ہے۔۔میرال اس میں شامل نہیں ہے۔۔وہ مجھے بول چکی ہے کہ اسکا فیصلہ اسکے ماما بابا ہی کریں گے۔۔"

اس نے جلدی سے میرال کو ڈیفینڈ کیا تھا۔۔

افریشم اسکی بات سنتی مسکرا دی۔۔

"خوش رہو۔۔"

اسکے بال الجھاتے وہ پیار سے بولی تھی۔۔

"تھینک یو بھابھی ماں۔۔"

افریشم کی دعا پہ وہ دل سے مسکرایا تھا۔۔

******

ارتضیٰ کے کمرے کے دروازے کے آگے رکتے اس نے پیچھے کھڑے دائم کو ایک نظر دیکھا تھا۔۔صاف ظاہر تھا جیسے کہہ رہی ہو، بھئی میرے سے نہ ہو پائے گا۔۔

اسکے دیکھنے پر دائم نے تھمبز اپ کا اشارہ کرتے اسکی ہمت بڑھائی تھی۔۔چہرہ موڑتے اس نے ایک لمبی سانس کھینچ کر باہر کرتے کمرے میں داخل ہوتے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا تھا۔۔اسکے اندر جاتے ہی دائم سر نفی میں ہلاتے ہنس دیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

ارتضی کمرے میں موجود نہیں تھا واش روم میں گرتا پانی اسکی وہاں موجودگی کا پتا دے رہا تھا۔۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ بیڈ کی طرف آتے، بیڈ کے ایک طرف ٹک گئی۔۔ نظریں چاروں طرف دوڑاتے وہ اب کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔پورا کمرہ لائٹ سکن کلر سے سجا تھا۔۔ سکن ہی فرنیچر، پینٹ، پردے حتیٰ کہ چھت کی سیلنگ بھی سکن ہی تھی۔۔ہر طرف سکن کلر دیکھتے اسے اپنے نکاح کا دن یاد آیا تھا جب اس نے آف وائٹ سکن ڈریس میں اسکی تعریف کی تھی، مطلب اسے سکن کلر پسند تھا۔۔یہ سوچ آتے ہی ہلکی سی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ مسکراہٹ فوراً غائب ہوئی تھی، گردن موڑتے اس نے واش روم کے دروازے کی جانب دیکھا۔۔

واش روم سے نکلتا ارتضیٰ اسے بیڈ پہ بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھکا تھا، ایک سیکنڈ کے لئے دونوں کی نظر ملی تھی اور پھر وہ اسے

نظرانداز کرتاڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا۔۔بلیک ٹریک ڈریس میں ملبوس،گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتاوہ افریشم کی دھڑکنیں بڑھاچکا تھا۔۔عام سے حلیے میں بھی وہ بے حد چارمنگ لگ رہا تھا۔۔دل ہی دل میں ماشاءاللہ بولتی وہ بیڈ سے اٹھ کراسکی جانب آئی۔۔اسکے پیچھے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوتے وہ رک گئی۔۔ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھائے،انکو مروڑتے وہ سخت نروس لگ رہی تھی۔۔

وہ بچپن سے ایسی ہی تھی،کسی کی ناراضگی اس سے برداشت نہ ہوتی تھی اور یہاں تو بات اپنے شوہر نامدار کی تھی۔۔ ارتضیٰ کن آنکھیوں سے اس کے عکس کو دیکھتا اسکی ہر حرکت کو ملاحظہ کررہا تھا جو سر جھکائے جانے کون سے مراقبے کررہی تھی۔۔

"اللہ اتنی شرمیلی اور ڈرپوک بیوی بھی کسی کو نہ دے،جانے وہ کون سے مرد ہیں جو بیویوں سے ڈرتے اور انکی دہشت کے قصے سناتے ہیں،ادھر تو معاملہ سراسرالٹ ہے۔۔"اسکے جھکے سر کو دیکھتے سر نفی میں ہلاتے اس نے سوچا تھا۔۔کچھ بولتا نہ دیکھ کر اس نے تولیہ صوفے پہ پھینکا اور اسکے پاس سے گزرتا وہ بیڈ کی جانب بڑھ گیا،ٹانگیں کراس کی صورت میں دراز کرتا،ٹیک لگاتے وہ بیڈ پہ بیٹھ چکا تھا۔۔ایک نظر اسکو دیکھا جو ابھی بھی رُخ موڑے کھڑی تھی۔۔

کھڑی رہو ساری رات ایسے ہی۔۔سر جھٹکتے بیڈ سائیڈ سے موبائل اٹھاتا وہ موبائل پہ مصروف ہوچکا تھا۔۔

گیلا تولیہ صوفے پہ دیکھ کر نفاست پسند طبیعت کی مالک افریشم کے کمزور سے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔اب اسکو اٹھا کر واش روم میں لٹکانے کی ہمت کون لاتا بھئی۔۔فارغ کراؤ تولیے کو ابھی جو تولیے کا مالک منہ پہ قفل چڑھائے بیٹھا ہے

اسے تو دیکھ لو۔۔

آنکھیں زور سے بند کر کے کھولتے اس نے ایک مرتبہ پھر سے ارتضیٰ کی جانب رُخ موڑا جسکی ساری توجہ موبائل پر مرکوز تھی۔۔

"ارتضیٰ۔۔"

واللہ کیا بے بسی رچی تھی آواز میں۔۔

ارتضیٰ نے دانت دانتوں پر جماتے مسکراہٹ روکی تھی۔۔ نظریں اب بھی فون پر مرکوز تھیں۔۔

"ارتضیٰ آئی۔۔آئی ایم رئیلی سوری۔۔"

ارتضیٰ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسی کی جانب التجائی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔فون بیڈ پر رکھتا وہ اٹھا اور اسکی جانب آتا عین اسکے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔

"سوری فار واٹ۔۔؟"

سنجیدگی سے بھرپور لہجہ تھا۔۔

افریشم کی نظریں اسکے سامنے آنے پر جھکتے اسکے سینے پر پہنچ چکی تھیں۔۔

"ارتضیٰ۔۔۔"

بے بس سی نظروں سے اسکی جانب دیکھتی وہ بھرائی آواز میں بولی تھی۔۔

"تمہیں کچھ اندازہ ہے کہ تمہیں وہاں نہ پاکر کیا حالت ہوئی تھی میری۔۔مجھے لگا تھا میں نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے جہنم میں دھکیل دیا ہے۔۔یوں محسوس ہورہا تھا جیسے کسی نے میری روح کو کانٹوں پہ گھسیٹا ہو۔۔اور تم کہہ رہی ہو آئی ایم سوری۔۔پاگل سمجھ رکھا ہے کیا؟۔۔"

اسکے شانوں کو سختی سے دبوچ کر اسے ایک انچ زمین سے اوپر لاتا وہ ہلکی آواز میں قریبا غرایا تھا۔۔

ارتضیٰ کا یہ روپ دیکھ کر وہ سہمی تھی۔۔آنسو بھل بھل بہنے لگے تھے۔۔وہ جو کڑے تیوروں سے اس پر نظریں گاڑے ہوئے تھا اسکے آنسو دیکھتا ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔۔

وہی عورتوں کا ہتھیار۔۔

"بابا نے مم۔منع کیا تھا۔۔"

نظریں ملائے بغیر آنسوؤں کے درمیان وہ بولی تھی۔۔

"میرا احساس نہیں تھا تمہیں۔۔ایک منٹ کے لئے بھی نہیں سوچا کہ تمہیں وہاں سے غائب دیکھ کر کیا کیفیت ہوگی میری۔۔"

آواز اور پکڑ اب کی بار تھوڑی سی نرم تھی۔۔

"سوری۔۔"

آنسوؤں سے بھری اپنی شہد رنگ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتی وہ ہلکی سی آواز میں بولی تھی۔۔

گہری سانس بھرتا وہ اسکے شانوں سے ہاتھ ہٹاتا دو قدم پیچھے ہوا۔۔ نظریں ہنوز اسکے آنسوؤں سے بھرے چہرے پر تھیں۔۔

"تیاری کر لو، کل تم ہزارہ جا رہی ہو۔۔"

بے تاثر سا لہجہ تھا۔۔

افریشم نے حیران سی نظروں سے ارتضیٰ کی جانب دیکھا تھا۔۔ آنکھوں میں نا سمجھی، بے یقینی واضح تھی۔۔

"مگر۔۔۔"

"ناؤ گو افریشم۔۔"

اسکی بات کاٹتا وہ بیڈ کی طرف مڑتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

حیرانگی سے وہ اسکی پشت دیکھ رہی تھی جو اسکو آرڈر کرنے کے بعد سونے کی تیاریوں میں تھا۔۔

ہزارہ جانے کا عندیہ دینے کا کیا مقصد اس سب میں، افریشم کھڑی سوچ رہی تھی جب ارتضیٰ کی سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔۔

"لائٹ آف کرتی جانا۔۔"

صاف ظاہر تھا کہ اب تم جا سکتی ہو۔۔

آنسو پونچھتی وہ ایک نظر اسے دیکھتی مڑی۔۔ گیلے تولیے نے پھر سے توجہ مبذول کی تھی۔۔

بھاڑ میں جاؤ بھئی تم جب تمہارے مالک کے ہی مزاج نہیں مل رہے۔۔تو لیے پہ دو حرف بھیجتے اس نے سوئچ بورڈ کے پاس پہنچتے لائٹ آف کی اور زور سے دروازہ بند کرتی یہ جاوہ جا۔۔

پیچھے لیٹے ارتضیٰ کی کب کی رکی مسکراہٹ لبوں پر آئی تھی۔۔

اگلے دن ہاسٹل سے اپنا سامان لیتی حدید راؤ اور عائشہ کے ہمراہ وہ ہزارہ روانہ ہو چکی تھی۔۔

دائم کو وہ ساری بات سے آگاہ کر چکی تھی جس پر اس نے اظہارِ افسوس کیا تھا۔۔ارتضیٰ کو تو اس نے رات کے بعد دیکھا ہی نہیں تھا۔۔

خیر لاعلمی میں ہی وہ ہزارہ پہنچ چکی تھی۔۔

اور یہاں پہنچ کر جو خبر اسے ملی تھی کم از کم آج کی تاریخ تو کیا وہ آنے والی کئی تاریخوں میں اس کی توقع بھی نہیں کر رہی تھی۔۔

دو ہفتے بعد اسکی رخصتی تھی۔۔جو ارتضیٰ کے کہے کے مطابق اسکے مشن پورا ہونے کے بعد ہونی تھی۔۔صدمے میں گئی افریشم کو میرال نے جھنجھوڑتے ہوئے ہوش دلایا تھا۔۔

"آپی اتنا کم وقت اور اتنی تیاریاں۔۔"

میرال ایکسائٹمنٹ اور خوشی سے لبریز لہجے میں بولی تھی۔۔

"تمہارے ارتضیٰ بھائی نے میرے ساتھ گیم کھیلی ہے میرال۔۔"

اسے دیکھتی وہ دکھی لہجے میں بولی تھی۔۔

"کون سی گیم آپی۔۔"

میرال نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"کہاں کی ڈگری، انہوں نے تو صرف اپنے مشن کے پورا ہونے تک کا وقت مانگا تھا سب سے۔۔"

اسکی بات سنتے میرال کو گیم کی سمجھ آئی تھی۔۔

"کیا فرق پڑتا ہے آپی۔۔ شادی کے بعد ڈگری مکمل کرتی رہناناں۔۔"

اسکی بات پہ وہ خاموش رہی تھی۔۔ پھر کچھ یاد آتے کڑے تیوروں سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

"کردو مجھے دفعان۔۔ تم اور دائم یہی تو چاہتے ہوناں۔۔"

"واللہ آپی۔۔ یہ عشق معشوقی آپ کے دیور کو چڑھی تھی۔۔"

افریشم کو دیکھتی وہ شرارت سے بولی تھی۔۔

Urdu Novels Ghar

"اور تم اسکا ساتھ دے رہی تھی۔۔ہیں ناں؟"

"سوچا نہیں تھا آپی۔۔پتا نہیں بس اچھا لگنے لگا ہے۔۔"
پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ سر جھکائے بولی تھی۔۔افریشم اسکی بات سنتی مسکرا دی۔۔

"وہ ہے ہی بہت اچھا۔۔سب کے ساتھ مخلص رہنے والا۔۔"
اس نے دل سے تعریف کی تھی۔۔

"اچھا چھوڑیں یہ باتیں، چلیں مارکیٹ چلتے ہیں۔۔بہت سی تیاریاں کرنی ہیں۔۔"
"چلو" اسکی بات پہ مسکراتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

رخصتی پہ اعتراض وہ کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔ہاسٹل کا تجربہ جس قدر خوفناک گیا تھا وہ خود کیا ارتضیٰ اسکو دوبارہ وہاں جانے کی کبھی اجازت نہ دیتا۔۔

******

حدید راؤ اور عائشہ رخصتی کے معاملات طے کرنے کے بعد اسلام آباد واپس آ چکے تھے۔۔دائم کے فائنلز بھی آخری مراحل میں تھے، اسی کا سوچتے دو ہفتوں کا وقت رکھا تھا۔۔

امل کو بقول دائم کے شارٹ نوٹ پہ بلایا گیا تھا۔۔آج شام کی فلائٹ سے وہ اسلام آباد لینڈ کرنے والی تھی۔۔شہریار آؤٹ آف ٹاؤن ہونے کی وجہ سے نہیں آ سکا تھا۔۔

وہ دونوں ویٹنگ ایریا میں کھڑے تھے جب اینٹرینس سے لانگ پرنٹڈ فراک میں ملبوس، سکارف گلے میں لپیٹے امل نکلتی دکھائی دی۔۔بالوں کی ٹیل پونی بنا رکھی تھی۔۔ایک ہاتھ میں ٹرالی اور دوسرے ہاتھ میں ہادی کا ننھا سا ہاتھ پکڑے ہوئے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔دفعتاً نظر ان دونوں پر پڑتے رکی تھی۔۔چہرے پہ خوبصورت سی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔ہاتھ ہلاتے وہ ان کی طرف بڑھ گئی۔۔
ارتضیٰ اور دائم بھی اسے دیکھتے مسکرائے تھے۔۔وہ ان دونوں کی لاڈلی بہن اور دوست تھی۔۔شہریار انکا اچھا کزن، دوست اور بھائی جیسا تھا جسکا پروپوزل آنے پر وہ کچھ نہ بولے تھے ورنہ امل کو وہ خود سے اتنی دور کبھی نہ جانے دیتے۔۔

دائم کو دیکھتا ہادی اسکی طرف بھاگا تھا بقول امل کے ایک شیطان اور ایک اسکا چیلا۔۔ہادی کو ہوا میں اچھالتے دائم نے اسکے لال انار جیسے گال چومے تھے۔۔بدلے میں اس نے بھی اسکو کاپی کرتے اسکے گال چومے۔۔
ارتضیٰ نے امل کو سینے سے لگا کر اسکا ماتھا چوما اور اسکے ہاتھ سے ٹرالی لیتا، اسکا حال احوال پوچھتا، اپنے ساتھ لئے گاڑی کی طرف چل دیا۔۔دائم بھی ہادی کو اٹھائے انکے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔

"ہر کام ڈیسائیڈ کر کے پھر بتاتے ہو تم لوگ۔۔"

فرنٹ سیٹ پر ارتضیٰ کے ساتھ بیٹھی امل اسکی طرف مڑتے منہ بنا کر بولی تھی۔۔

"ابھی دو ہفتے باقی ہیں بجو۔۔ فسادا گنندوں کی طرح رونا دھونا نہیں ڈالنا۔۔"

بیک سیٹ پر براجمان ہادی کو چاکلیٹ کا پیکٹ کھول کر دیتے دائم نے شرارت سے کہا تھا۔۔

اسکی بات پر امل نے اسے گھورا تھا جبکہ ڈرائیو کرتا ارتضیٰ مسکرا دیا۔۔

"شہریار کب تک آئے گا۔۔"

ارتضیٰ نے سامنے دیکھتے امل سے پوچھا۔۔

"ابھی تو پتا نہیں۔۔ کہہ رہے تھے جیسے ہی فری ہوا آجاؤں گا۔۔"

ارتضیٰ نے اسکی بات پر سر ہلا دیا جبکہ امل اب دائم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو چکی تھی۔۔

******

ہلکے مرورک سے مزین زرد رنگ کے شلوار سوٹ میں ملبوس وہ خود بھی سرسوں کا پھول معلوم ہو رہی تھی۔۔ میک اپ سے مبرا چہرہ، بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا بنائے پیچھے کو ڈال رکھی تھی۔۔

مہندی کے فنکشن کی بجائے ارتضیٰ نے ڈائریکٹ رخصتی کو ترجیح دی تھی۔۔

مگر میرال کی ضد کی وجہ سے وہ اس وقت سرسوں کا پھول بنی بیٹھی تھی۔۔بقول میرال کے رسم نہ سہی، کپڑے پہن کر پکچرز تو بنا ہی سکتے ہیں ناں۔۔

افشاں آنکھوں میں آنسو لئے اسے گلے لگائے ہوئے تھیں جو انکے گلے سے لگی زار و قطار رو رہی تھی۔۔

"کل کی بات ہے جب تم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی پورے گھر میں قلقاریاں مارتی پھرتی تھی۔۔کل انہی قدموں سے رخصت ہو جاؤ گی۔۔"

دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ لئے وہ بھرائی آواز میں اسے اسکا بچپن یاد دلا رہی تھیں۔۔انکی بات سنتی وہ اور زیادہ رو دی تھی۔۔کمرے میں داخل ہوتی میرال نے انکو دیکھتے سر پہ ہاتھ مارا تھا۔۔

"ماما آپی کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو۔۔ماما پلیز حوصلہ رکھیں ورنہ وہ کل تک چپ نہیں کریں گی۔۔"
ان دونوں کو الگ کرتی وہ انہیں چپ کروا رہی تھی۔۔

"آپی میں آپکی پکچرز لینے آئی تھی اور آپ یہاں مدھوبالہ بنی بیٹھی ہیں۔۔"
منہ بنا کر کہتی وہ ان دونوں کو ہنسنے پر مجبور کر چکی تھی۔۔افشاں اپنی دونوں بیٹیوں کے ماتھے چومتیں کمرے سے باہر چل دیں۔۔
"چلیں ٹیرس پہ چل کر پکچرز بناتے ہیں زیادہ اچھی آئیں گی۔۔"

افریشم کا ہاتھ پکڑے وہ اسے ٹیرس پہ لے آئی۔۔ مختلف پوز مرواتے وہ اسکی تصویریں لیتے اسے آدھ موا کر چکی تھی۔۔

"بس میرال۔۔میں تھک چکی ہوں۔۔"

بیزار سی شکل بناتی وہ ٹیرس پر ہی پڑے جھولے پہ بیٹھ گئی۔۔میرال اسکی حالت پہ ہنستی اسی کے ساتھ جھولے پر ٹک کر اپنی بنائی تصاویر دیکھنے لگی۔۔

افریشم نے اپنا فون پکڑا، واٹس ایپ اوپن کرتے ارتضٰی کی چیٹ کھولی تھی، آن لائن کا اسٹیٹس دیکھ کر دل زور سے دھڑکا تھا۔۔اس دن کے بعد اس سے بات نہ ہوئی تھی، افریشم نے کال کرنے کی کوشش کی تھی مگر اسکا فون بند جا رہا تھا۔۔آن لائن دیکھ کر میسج کرنے کو دل چاہا تھا۔۔وہ دشمنِ جاں اب بھی ناراض تھا اور سزا کے طور پر رخصتی رکھ چھوڑی تھی۔۔ میسج ٹائپ کرنے کے بعد اس نے دوبارہ مٹا دیا وجہ اسکا آف لائن ہو جانا تھا۔۔بے دلی سے موبائل بند کرتے ایک نظر میرال کو دیکھا جو اپنے فون کے ساتھ مصروف تھی۔۔

"میں ایک بات نوٹ کر رہی ہوں میرال۔۔"

اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھتی وہ بولی تھی۔۔ارتضٰی کو تصویریں بھیجنے کے بعد اسکے جواب پہ مسکراتی میرال نے افریشم کی بات پہ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

"کیا بات۔۔"

"کل میری رخصتی ہے اور تم ایک مرتبہ بھی سیڈ نہیں ہوئی۔۔میرے ہاسٹل جانے پر تو اتنے موٹے موٹے آنسو

Urdu Novels Ghar

بہائے تھے۔۔"

اسکی بات سنتے وہ مسکرائی تھی۔۔

"سیڈ کیوں بھئی کچھ عرصے تک میں بھی آجاؤں گی آپ کے پاس۔۔"

آنکھ دباتے وہ شرارت سے بولی تھی۔۔

افریشم نے اسکی بات پہ اسے مصنوئی گھوری نکالتے دل ہی دل میں انشاءاللہ بولا تھا۔۔

****

سرسبز ہزارہ میں سورج غروب ہونے سے ہر طرف شام کے دھندلکے چھا چکے تھے۔۔ماحول میں عجب سکوت سا چھایا تھا۔۔ٹھنڈی یخ ہوائیں چل رہی تھیں جو انسانی جسم سے ٹکراتیں تو ایک مرتبہ کپکپانے پر مجبور کر دیتیں۔۔ایسے میں دور دھند میں چھپے سرسبز پہاڑوں کے درمیان میں بنے راؤ ہاؤس کے خوبصورت سے لان میں بیٹھا وہ چائے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔خاکی شلوار سوٹ کے اوپر سکن گرم شال اوڑھے، پاؤں میں پشاوری چپل پہنے وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت اور شاندار لگ رہا تھا۔۔وہ ایسا ہی تھا،اپنے اخلاق اور گفتار سے سب کا دل موہ لینے والا۔۔سنجیدہ اور بارعب۔۔جسکا دل ایک ریشم سی لڑکی نے الجھایا تھا۔۔

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے، چائے کا کپ تھامے اسکی سوچ کا مرکز صرف اور صرف اسکی منکوحہ تھی، جو اس سے محض ایک دن کی دوری پر تھی۔۔ جو کچھ اس نے کچھ دیر اسکی جدائی کا سوچتے سہا تھا اب ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ رخصتی میں مزید تاخیر کرتا۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھا جب موبائل کی بپ سنائی دی۔۔ کپ میز پر رکھتے اس نے موبائل اٹھایا، میرال کا میسج تھا۔۔ چیٹ اوپن کرتے ہی ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں پر احاطہ کیا تھا۔۔ ایک سکون سا تھا جو اندر تک سرایت کر گیا تھا۔۔
اسکی آنکھوں کے سامنے سرسوں کے پھول کی مانند اسکی منکوحہ کی مسکراتی تصویر تھی۔۔ روئی روئی لال آنکھیں اسے مزید حسین بنا رہی تھیں۔۔

"شکریہ۔۔ اسی کی ضرورت تھی۔۔"
میسج ٹائپ کرتے اس نے میرال کو سینڈ کیا، اور ایک مرتبہ پھر تصاویر کھولتا اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہا تھا۔۔ چائے اب اپنی ستم ظریفی پر رونے والی تھی۔۔

ارتضیٰ اور دائم دو دن پہلے ہی ہزارہ پہنچے تھے، وجہ دائم کے پیپرز تھے جو اللہ کے فضل سے ختم ہو چکے تھے۔۔ باقی گھر والے ایک ہفتہ پہلے ہی اپنے آبائی گھر آ چکے تھے۔۔ سب تیاریاں مکمل تھیں، بس اب رخصتی کے مقررہ دن کا انتظار تھا جو ایک دن بعد کا تھا۔۔

******

رات کا پہلا پہر گزر چکا تھا۔۔گھر میں مکمل خاموشی چھائی تھی جو سب کے سونے کا پتا دے رہی تھی۔۔
اچھی طرح اپنے گرد شال لپیٹتے ایک نظر سوئے ہوئے ہادی کو دیکھا اور اسکا فیڈر بنانے کی غرض سے کمرے سے نکلتی وہ کچن کی طرف چل دی۔۔
ہادی رات میں ایک مرتبہ فیڈر ضرور لیتا تھا، کبھی امل کی آنکھ نہ کھل سکے تو شہریار یہ ڈیوٹی سنبھال لیتا تھا۔۔
کچن میں داخل ہوتے اس نے فیڈر دھویا، فریج سے دودھ نکالتے گلاس میں انڈھیلا اور اوون میں رکھتے ٹائمر سیٹ کرتے اب وہ سکرین پر چلتے نمبروں کو دیکھ رہی تھی، جب کسی نے نرمی سے اسکے گرد حصار باندھا تھا۔۔وہ بری طرح چونک کر مڑی تھی۔۔ نظریں اٹھانے پر دلکش سی مسکراہٹ لئے شہریار کو خود کے گرد حصار باندھے کھڑا پایا۔۔آنکھوں میں بے یقینی لئے وہ اسے دیکھ رہی تھی جو اسکی حیران پریشان سی شکل دیکھ کر ہنس دیا۔۔ابھی دن میں ہی تو وہ کہہ رہا تھا، وہ نہیں آسکے گا۔۔اب اسکے سامنے کھڑا ہنس رہا تھا۔۔

"پیچھے ہٹ جائیں۔۔"

اسکے سینے پر ہاتھ مارتی وہ ناراضگی سے بولی۔۔
شہریار کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔

"ایسے کیسے بھئی، اتنے دن بعد یہ خوبصورت ساچہرہ دیکھ رہا ہوں۔۔"
نظریں اسکے چہرے پر ٹکائے وہ دلکشی سے بولا تھا۔۔

"آپ نے کہا تھا، آپ نہیں آرہے۔۔"

"سرپرائز بھی کسی کی تخلیق کردہ چیز کا نام ہے میری جان۔۔"
اسکے ماتھے کو چوم کر اپنے سینے سے لگا یا تھا۔۔

"ہادی آپکو مس کر رہا تھا۔۔"
اسکے سینے سے لگی وہ آنکھیں موندے بولی تھی۔۔

"اور ہادی کی ماما۔۔"
"وہ ہادی سے بھی زیادہ۔۔"
اسکی بات سنتے شہریار کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

کچن میں داخل ہوتے دائم نے یہ جذباتی نظارہ دیکھتے بیچارگی سے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

"انسان کسی دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھ لیتا ہے۔۔ابھی ایک کنوارہ باقی ہے اس گھر میں۔۔"

فریج میں منہ دیے وہ بولا تھا۔۔

اسکی بات سنتے امل نے فورا سر اسکے سینے سے اٹھایا، مگر شہریار کا حصار جوں کا توں ہی تھا۔۔

"کنواروں کو چاہیے منہ سر لپیٹ کر ایک کمرے میں پڑے رہیں۔۔"

اگر وہ دائم راؤ تھا تو شہریار بھی اسی کے خاندان کا تھا۔۔

امل نے خود کو چھڑواتے اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔ شہریار نے مسکراتے اپنا حصار کھول دیا۔۔فریج بند کرتا اب دائم انکے سامنے کھڑا آنکھیں چھوٹی کئے شہریار کو دیکھ رہا تھا۔۔اوون سے فیڈر نکالتی امل کو اسے دیکھ کر ہنسی آئی تھی۔۔

"زخموں پر مرچ مصالحہ مت چھڑکا کریں شہریار بھائی۔۔"

بھائی پر زور دیتے وہ بولا تھا۔۔

"تمہیں پتا تھا شہریار آرہے ہیں۔۔"

امل نے دائم کی جانب دیکھتے اس سے پوچھا۔۔

"آپکے شوہر نامدار کو مابدولت ہی ائیرپورٹ سے لائے ہیں۔۔"

سینے پہ ہاتھ رکھتا وہ ادب سے گویا ہوا۔۔

شہریار اور امل اسکی بات سنتے مسکرادیے۔۔

"چلو اب آرام کرو صبح بہت کام ہیں کرنے کو۔۔"

اسکے پاس جاتے پیار سے اسکے بال بکھیرے تھے۔۔

ان دونوں کی جانب مسکراہٹ اچھالتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

"آپ بھی چلیں یا کچن میں کھڑے مراقبے کرتے رہیں گے۔۔"

گردن موڑے وہ شہریار کو دیکھتی بولی جو شیلف سے ٹیک لگائے پیار بھری نظروں سے شال میں لپٹی، ہاتھ میں فیڈر پکڑے، اپنی پیاری سی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔ اسکی بات پہ مسکراتا وہ اسکی جانب آیا، بازو اسکے کندھے پر پھیلاتا، اپنے ساتھ لئے کمرے کی جانب چل دیا۔

****

ڈیپ ریڈ لہنگے اور زیورات میں ملبوس، نفاست سے کئے میک اپ میں وہ بلاشبہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔ بھاری کامدار ڈوپٹہ سر پر ٹکائے پیچھے کی جانب گرار کھا تھا۔۔ خوبصورت تو وہ تھی ہی آج دلہن بنے مومی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔ دلہناپے کا کیا روپ آیا تھا۔۔

افشاں اور عزیر صاحب کے ہمراہ سہج سہج کر چلتی وہ اسٹیج پر براجمان اپنے محرم کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی جیسے جیسے وہ اسکے نزدیک آرہی تھی، ارتضیٰ کے دل پہ پھوار سی پڑ رہی تھی۔۔ دلہن بنی افریشم کو دیکھتے اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

اسٹیج کے قریب پہنچنے پر وہ کھڑا ہوتا آگے کی طرف آیا۔۔ایک ہاتھ آگے کو لاتے اسے اوپر آنے میں مدد دی۔۔
اسکا بڑھا ہاتھ دیکھتے افریشم کی دھڑکنیں بڑھ چکی تھیں،لال چہرہ مزید لال انار ہو چکا تھا۔۔گہری مہندی سے سجا مومی ہاتھ آگے بڑھاتے ارتضیٰ کے مضبوط ہاتھ میں رکھ دیا۔۔
اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ اسے لئے اوپر آتے صوفے پر براجمان ہو چکا تھا۔۔کزنز اور دوستوں کا ایک شور وغل تھا جو افریشم کو سر جھکائے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔
افریشم نے ایک نظر اپنے بلکل قریب بیٹھے ارتضیٰ کو دیکھا۔۔ گھنی مونچھوں تلے عنابی ہونٹوں سے آج مسکراہٹ تھامے نہ تھمتی تھی۔۔بلیک شیروانی پر اسکے لہنگے کا ہم رنگ کلّا پہنے وہ شہزادوں سا ارتضیٰ آج سے صرف اور صرف افریشم ارتضیٰ کا تھا۔۔
نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے اس نے گردن موڑتے اپنی دلہن کو دیکھا جو نظروں سے اسی کی نظر اتار رہی تھی۔۔اسکے دیکھنے پر وہ سر جھکائے شرمگیں مسکرا دی۔۔

نکاح پہلے سے ہوا تھا اسی لئے کھانے کا دور چل رہا تھا۔۔سب اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔ہادی کو تو تباہی مچانے کا آج اللہ نے موقع دیا تھا،امل بیچاری اسکے پیچھے دوڑتے شہریار کو گھوری سے بھی نواز رہی تھی جو بیوی بچے سے غافل فنکشن کو خوب چہکتے ہوئے انجوائے کر رہا تھا۔۔
مہرون کامدار شرٹ اور سٹریٹ کیپری پہنے میرال کی تو آج جھب ہی نرالی تھی،بالوں کا سائیڈ جوڑا بنا رکھا تھا،ڈوپٹہ لاپرواہی سے کندھے پر پڑا بار بار زمین کو سلامی دے چکا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

"یااللہ ماما نے بھی ڈوپٹے کی بجائے پورا ترپال بنوادیا ہے میرے لئے۔۔"

بڑے سے ڈوپٹے سے الجھتی وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی سٹیج کی جانب جارہی تھی جب کسی سے ٹکراتے بچی تھی۔۔

نظریں سامنے اٹھاتے بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس ہینڈ سم سادائم نظر آیا، جو سامنے کھڑا اکڑے تیوروں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔میرال نے نا سمجھی سے بھنوئیں اچکائیں گویا کہنا چارہی ہو۔۔"ہاں بھئی یہ ہلا کو خان بنے کیوں کھڑے ہو۔۔"

دو قدم بڑھاتے وہ مز یداسکے نزدیک ہوا تھا۔۔

"اسکو سہی سے سنبھالو سب کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی ہو۔۔"

ہلکے غصے میں اسکے ڈوپٹے کی جانب اشارہ کرتا وہ میرال کی آنکھیں کھول چکا تھا۔۔ایک بھی نظر ادھر اُدھر دیکھے بغیر وہ واش روم کی جانب بھاگی۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد جب نکلی تو ڈوپٹہ ایک کندھے پر پھیلائے پیچھے سے لاتے دوسرے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔۔اسے دیکھتے دلکش سی مسکراہٹ دائم کے چہرے پر آئی تھی۔۔

میرال نے نظروں سے اسے اشارہ کیا تھا جیسے سب ٹھیک ہونے کی تصدیق چاہ رہی ہو۔۔

اس کے اشارے پر دائم آنکھیں میچ کر کھولتا مسکرا دیا۔۔اسکے مسکرانے پر وہ مسکراتی سٹیج کی جانب بڑھ گئی۔۔

امل کی خوبصورت آنکھوں نے بے حد خوشگوار حیرت سے یہ نظارہ دیکھا تھا۔۔

"تم گھر چلو بیٹا تمہیں تو میں مسٹر پوزیزیو بناتی ہوں۔۔"سوچتے وہ دوبارہ دائم کے چیلے کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

اور اب وقت آیا تھا میرال کا مطلب دودھ پلائی کی رسم کا جو کہ میرال کی پسندیدہ رسم پائی گئی تھی۔۔ارتضیٰ کے سامنے زمین پر بیٹھے وہ دودھ اسکے سامنے کئے تھی جسے دائم ارتضیٰ کو پکڑنے سے روک رہا تھا۔۔

Search on google For More(Urdu Novels Ghar) urdunovelsghar.pk

"ارتضیٰ بھائی یہ رسم سالی اور بہنوئی کی ہوتی ہے، یہ دوسرا تیسرا کیوں مداخلت کر رہا ہے۔۔"

منہ بناتے میرال نے دائم پر نشانہ پھینکا تھا۔۔

"جب تم میرے بھائی کو لوٹنے کا منصوبہ بنائے بیٹھی ہو تو میں انکی حمایت میں مداخلت تو کروں گا ناں۔۔"

اسکے من موہنے چہرے کو دیکھتا وہ شرارتی لہجے میں بولا۔۔

"ایک منٹ دائم۔۔ میرال تم بتاؤ کتنے چاہیے۔۔"

پوچھنے والا ارتضیٰ تھا۔۔

"دیکھیں بھائی زیادہ نہیں صرف پچاس ہزار۔۔"

آنکھیں مٹکاتے وہ یوں بولی جیسے پچاس ہزار نہیں پچاس روپے ہوں۔۔

"لاحول ولا قوتہ۔۔ ایک سو بیس روپے کا کلو دودھ مل جاتا ہے میرال۔۔ اور تم محض ایک گلاس کا پچاس ہزار مانگ رہی ہو۔۔"

آنکھیں کھولے شہریار نے شرارت سے کہا۔۔

افریشم سر جھکائے انکی نوک جھونک سے محفوظ ہو رہی تھی۔۔ جبکہ باقی سب سٹیج پر بیٹھے کوئی میرال اور کوئی دائم کی حمایت میں بول رہا تھا۔۔

"اتنے امیر کبیر بزنس مین کو اتنی کنجوسی کی بات زیب نہیں دیتی شہریار بھائی۔۔"

بھائی پر زور دیتی وہ مسکرائی تھی۔۔

امل کی ہنسی بے ساختہ تھی، شہریار نے اسے مصنوئی گھوری سے نوازا تھا۔۔

"تم اسے پاس ہی رکھو۔۔ارتضٰی بھائی اتنا مہنگا دودھ نہیں پینا چاہتے۔۔"

"ٹھیک ہے پھر ہم اپنی لڑکی بھی نہیں دیں گے۔۔"

اسکی بات پہ افریشم نے حیرانگی سے سر اٹھائے اسے دیکھا تھا۔۔

"ٹھیک ہے بھئی۔۔لاؤ دو۔۔"

کہیں لڑکی ہی نہ رکھ لیں۔۔

ارتضٰی کے کہنے پر میرال نے دودھ کا گلاس اسکے آگے کیا تھا جس میں سے ایک گھونٹ بھرتے اس نے گلاس دوبارہ اسے تھما دیا۔۔والٹ سے پانچ پانچ ہزار کے دس نوٹ نکالتا وہ پلیٹ میں رکھ چکا تھا۔۔

پیسے پلیٹ سے اٹھا کر ان سے ہوا جھلاتی وہ دائم کو چڑھا رہی تھی۔۔

"اس رسم کا نام دودھ پلائی کی بجائے جیب لٹائی ہونا چاہیے تھا۔۔"

دائم کے منہ بنا کر کہنے پر سب کا قہقہ گونجا تھا۔۔

****

تمام رسموں اور ہنگاموں کے بعد رخصتی کا شور اٹھا تھا۔۔رخصتی کا سنتے افریشم کی آنکھیں پل میں بھیگی تھیں۔۔ افریشم کا بچپن، لڑکپن ایک فلم کی صورت میں افشاں کو اپنے سامنے چلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔انکی پہلی اور لاڈلی اولاد آج پرائی ہونے جا رہی تھی۔۔ضبط کے باوجود وہ اسے گلے سے لگائے رو دی تھیں۔۔عزیر صاحب انکے پاس کھڑے انہیں تسلی دے رہے تھے البتہ آنکھیں اپنی بھی بیٹی کی جدائی پر بھیگ چکی تھیں۔۔
ارتضیٰ اسکے ساتھ کھڑا اسے دیکھتے کمال ضبط کا مظاہرہ کر رہا تھا، جواب میرال کے گلے لگی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔دل چاہ رہا تھا اسکے سارے آنسو اپنی پوروں پر چنتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لے پر آس پاس کا مجمع اسے یہ کام کرنے سے روک رہا تھا۔۔

"مم_ماما، بابا کا خیال رکھنا ہے۔۔"
میرال کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لئے وہ آنسوؤں کے درمیان بولی تھی۔۔

"میں آپ کو مس کروں گی آپی۔۔"
آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے ساتھ وہ افریشم کو دیکھ رہی تھی۔۔

"بس۔۔رونا نہیں۔۔میں اپنی میرو سے ملنے آیا کروں گی۔۔"
افریشم کی بات سنتی وہ ارتضیٰ کی جانب مڑی۔۔

"وعدہ کریں، میری آپی کا بہت خیال رکھیں گے۔۔"

منہ بسورتے وہ ارتضیٰ سے وعدہ لیتی دائم کو بلکل بچی لگی تھی۔۔ سر جھکائے وہ اسکی ادا پر مسکرا دیا۔۔

ارتضیٰ، میرال کی بات سنتے مسکرایا تھا، ہاتھ اسکے سر پہ رکھتا وہ پیار سے گویا ہوا۔۔

"وعدہ کرتا ہوں۔۔ تمہاری آپی کا بہت خیال رکھوں گا۔

اسکی بات پر وہاں موجود سب کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

بلاخر والدین کی دعاؤں کے زیر سایہ وہ پیا گھر کو روانہ ہو چکی تھی۔۔

****

لاؤنج کے داخلی دروازے پر کھڑی امل اور کزنز نے افریشم اور ارتضیٰ کا پرتپاک استقبال کیا تھا۔۔امل اور شہریار نئی دلہن کے استقبال کے واسطے رخصتی سے پہلے ہی گھر کے لئے نکل آئے تھے۔۔

لاؤنج میں پڑے صوفوں پر اب سب محفل لگائے بیٹھے تھے۔۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لئے دلہن بنی افریشم عائشہ کی باتوں کا جواب دے رہی تھی جبکہ ارتضیٰ کچھ دور کھڑا ان سب کی طرف پشت کئے کال پر مصروف تھا' شیر وانی وہ گھر میں داخل ہوتے ہی اتار چکا تھا۔۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین۔۔اب وقت ہوا چاہتا ہے دیور کی دیہاڑی کا مطلب بھابھی کا گھٹنا پکڑنے کی رسم کا۔۔"

لاؤنج میں داخل ہوتے دائم نے اعلان کے سٹائل میں سب کو مخاطب کیا تھا۔۔کوٹ بازو پر ڈالے، آستین کہنیوں

تک چڑھا رکھے تھے، سلکی چاکلیٹی بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے، تھکے تھکے سے حلیے میں بھی وہ پیارا لگ رہا تھا۔۔اسکی بات سنتے افریشم سمیت سب مسکرا دیے۔۔

ارتضیٰ فون بند کرتا ان سب کی جانب آتا اب افریشم کے دائیں طرف براجمان ہو چکا تھا، بازو صوفے پر پھیلاتا نا محسوس انداز میں افریشم کو اپنے حصار میں لیتا اب مکمل توجہ سے دائم کو دیکھ رہا تھا۔۔اسکے اس انداز پہ افریشم خود میں سمٹ سی گئی۔۔

دائم افریشم کے سامنے زمین پر آلتی پالتی مارے 'افریشم کا دایاں گھٹنہ پکڑے بیٹھ چکا تھا۔۔

"یار میرال کو یہاں موجود ہونا چاہیے تھا۔۔"

امل نے مصنوئی منہ بناتے دائم کی طرف نشانہ پھینکا تھا۔۔

"کاش۔۔"دائم منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے مسکرا دیا۔۔

"اپنی ویز بھابھی گھٹنہ پکڑ لیا ہے اب زرا یہ خوبصورت سا کلچ خالی کریں جیسے آپکی بہن نے میرے بھائی کا والٹ ویران کیا تھا۔۔"

اسکی بات سنتے سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی جبکہ عائشہ نے دائم کو گھوری ڈالی تھی جسکی پرواہ کرنا کم از کم دائم کے بس کی بات تو ہر گز نہ تھی۔۔

"تم شائدا ابھی اس رسم کے اصول سے ناواقف ہو۔۔"

ہلکی مسکراتی آواز میں اسکے بکھرے بال مزید بکھراتے وہ بولی تھی۔۔

اسکے بولنے پر ارتضیٰ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا گویا یہ کہنا چاہ رہا ہو"تم بولتی بھی ہو"۔۔

ارتضیٰ کو اپنی جانب دیکھتے افریشم نے مسکراتی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا، نظروں کا مفہوم سمجھتے اس نے بھنویں اچکائیں تھیں"گونگا سمجھ رکھا ہے کیا۔۔"

"یہ نظروں کے تبادلے بعد میں کیجئے گا زرا ادھر توجہ دیں اور اصول بتائیں۔۔"

شرارتی لہجے میں بولتا وہ ان دونوں کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔دائم کی بات پہ سب کی دبی دبی ہنسی نکلی تھی۔۔

"پہلے زرا تم اپنا والٹ ویران کرو پھر افریشم اس سے دوگنی رقم سے تمہاری ہتھیلی گرم کرے گی۔۔"

بتانے والا شہریار تھا۔۔

"ناٹ اے بگ ڈیل۔۔"پینٹ کی جیب سے والٹ نکالتا وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔۔

افریشم جو اس سے چند ہزار کی امید لگائے بیٹھی تھی اپنے ہاتھ میں پچاس ہزار دیکھ کر گھبرائی تھی۔۔اسکے پاس تو اتنی رقم موجود نہ تھی کہ وہ اسے واپس موڑتی۔۔مدد طلب نگاہوں سے ارتضیٰ کی جانب دیکھا۔۔نظروں کا مفہوم سمجھتا ارتضیٰ ہولے سے مسکرادیا۔۔والٹ سے کریڈٹ کارڈ نکالتے اس نے دائم کے بڑھے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔

"اٹس فاؤل برو۔۔یہ رسم بھابھی نے پوری کرنی تھی۔۔"

دائم ارتضیٰ کی جانب دیکھتا منہ بنا کر بولا۔۔

"رسم افریشم پوری کرے یا میں۔۔کیا فرق پڑتا ہے۔۔بات تو ایک ہی ہے ناں۔۔"

ارتضیٰ کی بات سنتے سب داد دیتے ہنس دیے۔۔

******

ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ خود کو دلہن کے روپ میں دیکھ رہی تھی۔۔ہمیشہ سادہ رہنے والی افریشم آج دیکھنے والوں کی آنکھیں خیراں کر رہی تھی۔۔

سجے سجائے لال گلاب سے آراستہ کمرے میں کھڑی وہ خود بھی لال گلاب ہی لگ رہی تھی۔۔

کمرے میں داخل ہوتا ارتضیٰ مسکراتے اسکی جانب بڑھا تھا۔۔

شیشے میں اپنے پیچھے اسکا عکس دیکھتی وہ چونکی تھی،عارض پہ سرخی پھیلی تھی،ہلکا سا مسکراتی وہ نظریں جھکا گئی۔۔

ارتضیٰ نے شانوں سے پکڑتے اسکا رخ اپنی جانب کیا،شرمائی شرمائی سی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں ہمیشہ کی طرح اسکے سینے پر ٹکائے وہ سیدھی اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"مجھے لگا تھا تم پر میرا پسندیدہ رنگ ہی جچتا ہے،مگر اب واضح ہوا کہ لال رنگ تو گویا تم سے خاص انسیت رکھتا ہے۔۔"

گھمبیر لہجے میں بولتا وہ اسکی دھڑکنیں بڑھا چکا تھا۔۔ نظریں اٹھائے اسکی گہری کالی آنکھوں میں دیکھا جن میں اس وقت اسکا عکس واضح تھا۔۔

"آپ ناراض تو نہیں ہیں ناں۔۔"

منہ بنا کر پوچھتی وہ اسے چھوٹی سی دلہن لگی تھی۔۔ بازو اسکی کمر کے گرد باندھتے اسے مزید نزدیک کیا تھا۔۔ افریشم نے اپنے ہاتھ اسکے سینے پر ٹکا دیے۔۔

"میں کیوں ناراض ہوں گا تم سے ؟۔۔"

"آپ نے اس دن میری بات نہیں سنی تھی۔۔"

اسکی بات سنتے وہ مسکرا دیا۔۔

"میں ڈر گیا تھا افریشم۔۔ مجھے لگا تھا میں نے تمہیں جانتے بوجھتے کھو دیا ہے۔۔"

آنکھوں میں اسکی فکر لیئے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔

افریشم نے ہاتھ اسکے سینے سے ہٹاتے اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

"مجھے کچھ بھی نہیں ہوا تھا ارتضیٰ، مجھے کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ آپ میرے ساتھ تھے۔۔"

آنکھوں میں ہلکی سے نمی لیئے وہ ارتضیٰ کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

افریشم کی بات سنتے وہ ہلکا سا سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔چہرہ تھوڑا سا آگے کو لاتے اسکے ماتھے کو چوما تھا۔۔افریشم نے بازو اسکی گردن کے گرد حائل کرتے، سکون سے آنکھیں موندے اپنا سر اسکے سینے پر ٹکا دیا۔۔

******

"بجو۔۔۔۔پلیز یار کان چھوڑ دیں۔۔"

اپنے کان پر ہاتھ رکھے دائم چیخا تھا جو کہ امل کے ہاتھ کی گرفت میں تھا۔۔

وہ تینوں اس وقت لاؤنج میں موجود تھے، باقی سب اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے۔۔

"میں ناں کہتی تھی۔۔ہر کام فائنل کر کے مجھے بتاتے ہو تم لوگ۔۔اب بھی میں نہ دیکھتی تو شائد شادی کا کارڈ ہی رسیو ہوتا۔۔"

دائم کے کان کو پکڑے وہ چبا کر بولی تھی۔۔

"شہر یار بھائی ہیلپ کریں یار۔۔"

دائم نے مدد طلب نظروں سے شہر یار کو دیکھتے کہا جو مزے سے صوفے پر براجمان اسکی درگت بنتے دیکھ رہا تھا۔۔

"سہی کہہ رہی ہے میری بیوی۔۔تم لوگوں نے تو اسے کنارے پر ہی لگا دیا ہے۔۔"

شہر یار کی بات سنتے دائم نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

"آپ عالیہ بجو سے ڈسکس کر کے میری بجو پہ دل ہارے تھے۔۔"

اسکی بات سنتے امل نے اپنا قہقہ بمشکل دبایا تھا جبکہ شہریار دائم کو آنکھیں نکالتا سیدھا ہوا تھا۔۔

"اوئے پرسنل اٹیک سے گریز کرو۔۔"

دائم کو دیکھتا شہریار مصنوئی سنجیدگی سے بولا۔۔

امل اسکا کان چھوڑتی اب صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔۔

"بجو۔۔آپ تو میری جان ہیں یار۔۔آپ سے کیوں میں کچھ چھپاؤں گا۔۔"

امل کے ساتھ بیٹھتا، اسکا ہاتھ پکڑتا وہ پیار سے بولا تھا۔۔

شہریار اسکی بات سنتے زور سے ہنس دیا جس پہ دائم اور امل نے اسے آنکھیں نکالی تھیں۔۔

"میں بس کچھ بھی فائنل ہونے سے پہلے کسی کو کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔میرال کی عزت کا بھی مجھے خیال رکھنا ہے۔۔"

ہنوز امل کا ہاتھ پکڑے وہ گویا ہوا تھا۔۔

اسکی بات سنتی امل مسکرا دی۔۔

"سب اچھا ہو گا میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔"

اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتی وہ پیار سے بولی۔۔

امل کی بات سنتے دائم اور شہریار دونوں مسکرادیے۔۔

******

ولیمہ بخیر و عافیت انجام پا چکا تھا۔۔حدید راؤ ولیمے سے اگلے دن ہی مصروفیت کی وجہ سے اسلام آباد واپس جا چکے تھے۔۔تین دن کے بعد افریشم اپنے گھر والوں سے ملتی ایک مرتبہ پھر سے رخصت ہوئی تھی،وجہ اسکے ایک ہفتہ بعد کے فائنلز تھے جس کی تیاری شادی کے چکروں میں ہوا ہو چکی تھی،دوسری وجہ ارتضیٰ کے کیس کی سماعت تھی۔۔

اسلام آباد پہنچتے افریشم کتابوں میں جُٹ چکی تھی۔۔ارتضیٰ کے آگے وہ تیاری کا رونا رونا نہیں بھولتی تھی،اور کرواؤ رخصتیاں۔۔

آج اسکا پہلا پیپر تھا،سر پہ ڈوپٹہ لئے وہ کمرے میں چکر لگاتی مسلسل منہ ہی منہ میں آیات کا ورد کرتی جارہی تھی۔۔ڈریسنگ روم سے نکلتے یونیفارم میں ملبوس ارتضیٰ نے اسے دیکھتے اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔

"ڈونٹ بی سٹریسڈ افریشم۔۔اچھا ہوگا پیپر۔۔"

کلائی پر گھڑی باندھتا وہ بولا تھا۔۔

"دعا کیجئے گا ارتضیٰ۔۔پہلے ہی سمیسٹر میں میں گندا رزلٹ نہیں دینا چاہتی۔۔"

منہ بناتے اس نے ارتضیٰ کی پشت کو دیکھا تھا۔۔

اسکی بات سنتا وہ مسکرا دیا، اسکی طرف مڑتے، اسے اپنے حصار میں لیتے اسکا ماتھا چوما تھا۔۔

"سب اچھا ہو گا۔۔"

ارتضیٰ کے اتنے پیار سے کہنے پر وہ کافی حد تک پر سکون ہو چکی تھی۔۔

"چلیں؟ دیر نہ ہو جائے۔۔"

"چلو۔۔واپسی پہ تمہیں دائم پک کرے گا۔۔میں لیٹ ہو جاؤں گا۔۔"

اپنا حصار کھولتا وہ کیپ سر پر سیٹ کرتا بولا۔۔

افریشم اپنا بیگ سنبھالتی اسکے پیچھے ہو لی۔۔

******

بلیو اور وائٹ چیک شرٹ، ڈارک بلیو پینٹ کے ساتھ بلیک ڈریس شوز پہنے وہ فارمل حلیے میں ایک مکمل پروفیسر کی لوک دے رہا تھا۔۔

آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کئے، بالوں کو جیل سے سیٹ کرر کھا تھا۔۔

آج بطور لیکچرار یونیورسٹی میں اسکا پہلا دن تھا۔۔لیپ ٹاپ بیگ میں رکھتا اب وہ اپنے فون کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

"سر دائم حدید راؤ سپیکنگ۔۔"

فون کان سے لگائے وہ شرارتی لہجے میں اتراتا ہوا بولا تھا۔۔

دوسری جانب اسکی آواز سنتی میرال کی خوبصورت ہنسی سپیکر میں گونجی تھی۔۔

"تو۔۔ سر دائم حدید راؤ کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ۔۔"

میرال نے مسکراہٹ دباتے مہذب انداز اپنایا تھا۔۔

"کافی میچور ٹائپ فیلنگز آ رہی ہیں۔۔"

دائم نے مسکراتے اپنے احساسات بتائے تھے۔۔

"میں تمہارے لئے خوش ہوں دائم۔۔ یہ سب تم ڈیزرو کرتے ہو۔۔"

اسکی بات پہ وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔

"میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ خوش رہو۔۔"

وہ پیار سے بولا تھا۔۔

"اب تمہیں جانا چاہیے، ویری بیسٹ آف لک۔۔"

Urdu Novels Ghar

"تھینک یو جی تھینک یو۔۔"

مسکراتے ہوئے بولتا وہ باہر کی جانب چل دیا۔۔

****

ناشتے کے ٹیبل پر وہ سب براجمان ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔

نیند سے جاگا گپلو ساہادی اپنی ماں کی گود میں بیٹھا سب کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا۔۔

"دائم،افریشم بیٹا آپ دونوں کو گڈلک۔۔ گو یور بیسٹ۔۔"

حدید راؤ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ان دونوں کو دیکھتے مسکرا کر بولے تھے۔۔ جس کے جواب میں وہ دونوں مسکرائے تھے۔۔اپنی کیپ سنبھالتے وہ سب کو خداحافظ کرتے باہر کی جانب بڑھ گئے،عائشہ نے بھی انکی تقلید کی تھی۔۔

"کوئی بے حد سنجیدہ بننے کی تگ ودو میں مصروف ہے۔۔"

ٹی پاٹ سے چائے کپ میں انڈیلتا شہریار شرارتی لہجہ اپنائے بولا تھا۔۔اسکی بات کا مطلب سب جان چکے تھے جسکا اشارہ خاموشی سے ناشتہ کرتے دائم کی جانب تھا۔۔

"پروفیسر کو کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔"

فارک منہ میں رکھتا وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"اوئے چل ایڈا تو Sergio Marquina۔۔"

شہریار کی بات سنتے دائم سمیت سب ہنس دیے۔۔دائم اور سنجیدہ؟ناممکن۔۔

"افریشم ایسے ہی منہ لٹکا کر رکھنا کیا پتا انویجیلیٹر کو تم پر ترس آ ہی جائے۔۔"

شہریار کی رگِ ظرافت افریشم کا اترا منہ دیکھ کر پھر سے پھڑکی تھی۔۔اسکی بات پر افریشم سمیت سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"میری بیوی کو تنگ مت کرو یار، ورنہ اس نے گنگا جمنا بہا دینی ہے یہاں۔۔"

مصنوئی سنجیدگی سے کہتا وہ آخر میں شرارتی ہوا تھا۔۔افریشم نے منہ بناتے اسکی جانب دیکھا جو اسے دیکھتا خوبصورتی سے مسکرایا تھا۔۔

"جانی ٹینشن فری ہو کر پیپر دو، ہم نے کون سا تمہیں ارتضیٰ کے ماتحت بھرتی کرانا ہے۔۔"

امل، ہادی کو بریڈ کا پیس کھلاتے شرارتی لہجے میں بولی تھی۔۔اسکی بات سنتے سب ہنس دیے۔۔ناشتہ مکمل کرتے وہ تینوں آگے پیچھے اٹھتے اپنی منزل کی جانب چل پڑے۔۔

وقت اپنی سی رفتار کے ساتھ گزر رہا تھا۔۔افریشم کے پیپرز اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکے تھے، گزشتہ پیپرز کو لے کر وہ جتنا پریشان ہوئی تھی وہ سب اس کی سوچ سے بھی زیادہ اچھے ہو گئے تھے۔۔ارتضیٰ پھر سے نت نئے کیسیز میں مصروف تھا۔۔افریشم کو ڈراپ کرنے کی ذمے داری اس نے لے رکھی تھی جبکہ واپسی پہ ڈائم اسکو پک کرتا تھا۔۔

عائشہ اور امل کے ساتھ افریشم کا وقت خوبصورتی سے گزر رہا تھا۔۔اس بار امل لمبی چھٹی پر آئی تھی اور شہریار اسکے اور ہادی کے بغیر جائے یہ ممکن ہی نہ تھا۔۔اپنا سارا بزنس کچھ دیر کیلیئے وہ اپنے لیپ ٹاپ میں لے آیا تھا۔۔

کل اسکا آخری پیپر تھا اور اسکے بعد وہ آزاد تھی پورے ایک ماہ کیلیئے، ہزارہ جانے کا نوٹس وہ پہلے سے ہی جاری کر چکی تھی۔۔جس پر ارتضیٰ کی ابھی نیم رضامندی بھی شامل نہ ہوئی تھی۔۔ بھئی اب بیوی کے بغیر کہاں جی لگتا تھا۔۔

تھکا تھکا سا وہ رات گئے اپنے کمرے میں داخل ہوا جو خالی پڑا اسکا منہ چڑھا رہا تھا۔۔توقع کے عین مطابق افریشم کمرے سے ملحقہ اسٹڈی میں کتابوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔

ایک نظر کھلے دروازے سے اسکو دیکھتا وہ فریش ہونے کی غرض سے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔

ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ اسٹڈی میں داخل ہوا۔۔افریشم نے اسکے آنے کا بھی نوٹس نہ لیا تھا۔۔

اسکے بلکل قریب پہنچنے پر افریشم نے چونک کر سر اٹھایا، سامنے وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہلکی سی مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

ارتضیٰ کو دیکھتے افریشم کا چہرہ پل میں کھلا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا، جسے دیکھتے افریشم نے نا سمجھی سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے دیا۔۔آہستہ سے اسے کرسی سے کھڑا کرتا وہ خود کرسی پر براجمان ہوتے اسے اپنی گود میں بٹھاتا اسکے گرد حصار باندھ چکا تھا۔۔افریشم کے گال سیکنڈ میں گلال ہوئے تھے۔۔شرمگیں مسکراہٹ لئے وہ سر جھکا گئی۔۔

"صبح لاہور روانہ ہونا ہے۔۔"

اسکی جانب دیکھتا وہ آہستہ آواز میں بولا تھا۔۔

لاہور کے نام پر افریشم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔

"خیریت۔۔"

"کیس کی سماعت ہائی کورٹ لاہور میں ہو گی۔۔"

اسکی بات سنتی افریشم مطمئن نظر آئی تھی۔۔

"کتنے دن لگیں گے۔۔"

"کل اور پرسوں۔۔"

Urdu Novels Ghar

"انشاءاللہ سب اچھا ہو گا۔۔"

ارتضیٰ کے چہرے پر ہاتھ رکھتی وہ مسکرا کر بولی تھی۔۔

اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ارتضیٰ نے لبوں سے لگایا تھا۔۔افریشم اسکی حرکت پر جھینپ سی گئی۔۔

"ارتضیٰ۔۔کل آخری پیپر ہے۔۔ابھی بہت کام باقی۔۔"

منہ بناتے اس نے پھر سے اپنا رونا رویا تھا۔۔ارتضیٰ اسکی بات سنتے مسکرا دیا۔۔

"ویسے شادی سے پہلے تعلیم پوری کرنے کا آئیڈیا بہتر تھا۔۔"

مصنوئی ناراضگی سے وہ بولا۔۔

"آپ کو ہی جلدی تھی۔۔"

وہ کیوں بھول جاتا تھا کہ اس میں بھی اسی کا قصور تھا۔۔بیویوں سے بھی کوئی آگے نکلا ہے بھلا۔۔

"کتنا وقت ہے اور۔۔"

اسے دیکھتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔۔

"ممم۔۔صرف آدھا گھنٹہ اور۔۔"

ہلکہ سا سر اسکے سر سے ٹکراتی،اسکا حصار کھول کر کھڑی ہوتی،وہ مسکرا کر بولی۔۔

ارتضیٰ کرسی سے اٹھتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

Urdu Novels Ghar

قریباپونے گھنٹے کے بعد وہ کتابیں سمیٹتی،اسٹڈی سے نکلتی کمرے میں داخل ہوئی۔۔

بیڈ کے قریب پہنچتے ارتضیٰ کو دیکھا جسکی گہری سانسیں اسکی گہری نیند کا پتادے رہی تھیں۔۔افریشم کو بیک وقت خود پر غصہ اوراس پر پیار آیا تھا۔۔ صبح کا گیا وہ رات گئے تک آیا تھا،اس پر بھی وہ اپنی مصروفیات لے کر بیٹھی رہی۔۔

اسکے ساتھ خالی جگہ پر لیٹتے افریشم نے نرمی سے اسکے سلکی بکھرے بال ماتھے سے ہٹائے تھے،چہرہ آگے کرتے اسکی بے داغ پیشانی پر بوسہ دیا اور اسکے گرد بازو باندھتی،سر اسکے کشادہ سینے پر رکھتی وہ آنکھیں موند گئی۔۔

****

"مجھے یوں محسوس ہورہا ہے ماما،جیسے جانے کتنا بوجھ سر ہو چکا ہو۔۔"

چائے کا کپ تھامتی وہ بڑی سی پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔۔

عائشہ اور امل اسکی بات سنتے مسکرادیں۔۔

وہ تینوں اس وقت لان میں پڑی کرسیوں پر براجمان،خوشگوار موسم اور چائے سے لطف اندوز ہورہی تھیں۔۔

ارتضیٰ اور حدید راؤ صبح ہی لاہور جاچکے تھے جبکہ شہریار اور دائم اپنے چیلے کو لئے مارکیٹ تک گئے تھے۔۔

"ہزارہ کب تک جاؤ گی۔۔"

امل نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"ارتضیٰ واپس آجائیں تو کچھ ڈیسائیڈ ہوگا۔۔"

اسکی بات سنتے عائشہ اپنا کپ میز پر رکھتیں آگے کو ہو کر بیٹھی تھیں۔۔

"افریشم میرے بچے۔۔ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔"

انکی بات پر افریشم نے بھی اپنا کپ میز پر رکھتے آگے ہوتے انکا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"ماما۔۔آپ کو اجازت کی ضرورت نہیں۔۔پلیز بتائیں کیا بات ہے۔۔"

انکا ہاتھ دباتی وہ پیار سے بولی تھی۔۔

امل خوشگوار سی مسکراہٹ لئے ساس بہو کا پیار ملاحظہ کررہی تھی۔۔بات کی نوعیت غالبا وہ پہلے سے جانتی تھی۔۔

"میں اور آپ کے بابا چاہتے ہیں کہ ہزارہ جاکر آپ دائم کے حوالے سے میرال کے لئے افشاں اور عزیر بھائی سے بات کریں، مثبت ریسپونس پر ہم باقاعدہ سب رشتہ لے کر جائیں گے۔۔"

اپنی بات پوری کرتیں اب وہ سوالیہ نظروں سے افریشم کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

جس کے چہرے پر پہلے حیرانگی اور پھر گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔

"میرے لئے یہ بے حد خوشی کی بات ہے کہ آپ نے دائم جیسے خوبصورت دل کے مالک کے لئے میری بہن کو نظروں میں رکھا ہے۔۔"

انکا ہاتھ دباتی وہ فرط جذبات سے بولی تھی۔۔

"ہم سے پہلے دائم نے خود میرال کو نظروں میں رکھا ہے۔۔"

امل شرارتی لہجہ اپنائے بولی تھی۔۔

"اوہ۔۔تو اس نے آپ کو بتا دیا۔۔؟"

آنکھیں واہ کئے افریشم نے پہلے امل اور پھر عائشہ کو دیکھا تھا۔۔

جس پہ انہوں نے مسکراتے سر ہلا دیا۔۔

******

حدید صاحب کے سامنے ایک گھٹنہ زمین پر ٹکائے، ہاتھ انکے گھٹنوں پر رکھے وہ بیٹھا تھا جبکہ عائشہ انکے ساتھ بیڈ پر بیٹھی اپنے لاڈلے کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھیں۔۔

آخر اس نے بولنا شروع کیا۔۔

"ڈیڈ۔۔میری اتنی اچھی جاب ہو گئی ہے۔۔"

آنکھوں میں التجا لئے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔

"میں جانتا ہوں دائم۔۔تمہاری جاب کو کافی دن گزر چکے ہیں۔۔"

نا سمجھی سے اسے دیکھتے وہ سنجیدہ لہجے میں بولے تھے۔۔عائشہ ہنوز اسکے چہرے پہ کچھ تلاشنے کی کوشش کر رہی تھیں،۔۔یہ اسکی بچپن کی عادت تھی،ایسا وہ تبھی کرتا تھا جب اسے اپنی کوئی من پسند چیز چاہیے ہوتی تھی۔۔

Urdu Novels Ghar

"ڈیڈ۔۔میں اپنے سیشن کا واحد سٹوڈنٹ تھا جسکو فائنلز سے پہلے لیکچر شپ کی آفر ہوئی تھی۔۔"

ایک مرتبہ پھر سے وہی انداز اپنایا تھا۔۔

"میں یہ بھی جانتا ہوں دائم۔۔تم سیدھی بات پر آجاؤ تو ہم دونوں کا وقت بچ سکتا ہے۔۔"

ہنوز سنجیدہ لہجہ۔۔دائم تھوک نگلتا تھوڑا اور آگے سرکا تھا۔۔

"..You did'nt gift me anything"

"اچھا بولو کیا چاہیے۔۔"

اب کی بار تھوڑی نرمی اپناتے وہ بولے تھے۔۔

"میرال۔۔۔۔"

ایک لفظی جواب برجستہ آیا تھا۔۔

اسکی خواہش سنتے عائشہ اور حدید صاحب دونوں کی آنکھیں کھلی تھیں۔۔

"میرال عزیر۔۔؟"

حدید صاحب نے وضاحت چاہی تھی۔۔

انکی بات پر دائم نے سر ہلا دیا۔۔

"ایک بیٹی دے چکے ہیں وہ۔۔"

"دوسری بھی دے دیں گے ڈیڈ وہ آپ کے بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔"

انکی بات کاٹتا وہ فورا بولا تھا۔۔

التجائی نظریں اب کی بار عائشہ کی جانب کی تھیں۔۔

اسکے دیکھنے پر وہ بے ساختہ مسکراتیں سر اثبات میں ہلا گئیں۔۔دائم کا چہرہ پل میں کھلا تھا۔۔

"کوشش کریں گے ہم، باقی ان کی مرضی۔۔"

عائشہ اسکے بال بکھراتیں بولیں۔۔۔

"ڈیڈ۔۔؟"

انکی جانب دیکھتا وہ سوالیہ انداز میں بولا تھا۔۔

"Will try our best"

اسکو جواب دیتے وہ ہلکا سا مسکرائے تھے۔۔

چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ لئے کھڑے ہوتے، اس نے دونوں بازو وا کئے، ان دونوں کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

****

Urdu Novels Ghar

"ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ دوماہ پہلے اسلام آباد سے گرفتار ہونے والے گروہ کا آج لاہور ہائی کورٹ میں فیصلہ سنادیا گیا ہے۔۔یہ وہی گروہ تھا جو معصوم بچیوں کو ورغلا کر انہیں اغواہ کرتے اور انکا سودا کر کے ملک سے باہر سمگل کرتے تھے۔۔اس مشن کو ایس۔پی ارتضیٰ لیڈ کر رہے تھے۔۔ایس۔پی ارتضیٰ اور انکی ٹیم بہت ہوشیاری اور بہادری سے ان معاشرے کے چھپے ناسوروں کو منظرِ عام پر لائے تھے۔۔لاہور ہائی کورٹ کے مطابق اس گروہ کے لیڈر سیٹھ اکبر اور دلنشین اور انکے ساتھ ملوث تمام ملزمان کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔۔ناظرین تھوڑی دیر میں ملزمان کو عدالت سے سینٹرل جیل کی طرف لایا جائے گا،مزید اپ ڈیٹس کے لئے ہمارے ساتھ رہیے۔۔"

لاؤنج میں بیٹھے وہ سب سکرین پر نظریں جمائے غور سے رپورٹر کو سن رہے تھے،کورٹ کا فیصلہ سنتے انکے چہروں پر اطمینان بھری مسکراہٹ آئی تھی۔۔اب جا کر ارتضیٰ اور روہان کامیاب ہو چکے تھے۔۔

سیٹھ اکبر کے کالے دھندے کا سنتے اسکی بیوی نے خود روہان سے رابطہ کرتے اسکی لوکیشن بتائی تھی جو شہر سے دور بنے سیٹھ اکبر کے دوست کے فارم ہاؤس کی تھی۔۔

آج محض وہ کامیاب نہیں ہوئے تھے،آج افریشم بھی کامیاب ہوئی تھی۔۔جو خطرہ اس نے مول لیا تھا،وہ رائیگاں نہیں گیا تھا۔۔

ایک سکون کا سانس کھینچتی وہ ارتضیٰ کی خوشی کا سوچتے مسکرا دی۔۔

******

بیڈ پر ٹانگیں دراز کئے وہ کب سے فون تھامے بیٹھا تھا۔۔آج تیسرا دن تھا, میرال اسکا فون اٹھا رہی تھی اور نہ اسکے میسجز کا جواب دے رہی تھی۔۔

ایسا پہلے کبھی نہ ہوا تھا، مصروفیت کے باوجود وہ اسے مطلع کر دیا کرتی تھی۔۔آج تیسرا دن تھا اور دائم کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر چیز روٹھ گئی ہو۔۔بے سکونی سی بے سکونی تھی۔۔

افریشم سے باتوں باتوں میں وہ اسکے بارے میں پوچھ چکا تھا مگر اسکے جواب سے اسے تشویش کے ساتھ ساتھ تھوڑا غصہ بھی آیا تھا، افریشم سے میرال کی روز بات ہوتی تھی۔۔پھر اس سے گریز کی کیا وجہ تھی۔۔؟

ایک آخری کوشش کرنے پر بھی ہنوز کوئی جواب نہ ملا تھا۔۔سر جھٹکتا وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھتا کل کے لئے لیکچر تیار کرنے میں مصروف ہو گیا۔۔

****

گاڑی پارک کرتا وہ لاؤنج سے ہوتا سیڑھیوں کی جانب بڑھا، کمرے میں داخل ہوتے اسے اپنے سامنے زمین پر بچھی جائے نماز پر بیٹھی اپنی متاعِ جان نظر آئی تھی۔۔اسکی پشت کی جانب کھڑا وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔دبے پاؤں چلتا وہ اسکی جانب بڑھا۔۔

ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھائے وہ پورے انہماک سے اپنے رب سے گفتگو میں محو تھی۔۔بنا آواز پیدا کئے وہ سامنے دائیں جانب اسکے بلکل قریب بیٹھ گیا۔۔سفید ڈوپٹہ اپنے چہرے کے گرد لپیٹے وہ اسے بے حد پیاری لگی تھی۔۔

وہ خوبصورت تھی، ریشم سی نازک۔۔ مگر وہ خوبصورتی پر مر مٹنے والا نہیں تھا۔۔وہ مضبوط کردار اور عصاب کا مالک تھا۔۔ مگر یہاں وہ شکست کھا گیا تھا۔۔ ٹھیک کہتے ہیں نکاح کا بندھن اس قدر پاکیزہ اور مضبوط ہوتا ہے کہ دو انجان لوگوں کو یکجان کر دیتا ہے۔۔

اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی افریشم اسے دیکھ کر مسکرائی تھی جو یک ٹک اسکے چہرے کو اپنی نظروں میں رکھے ہوئے تھا۔۔ چہرہ تھوڑا سا آگے کو کرتی اس نے ارتضیٰ کے وجیہہ چہرے پر ہلکی سی پھونک ماری جس سے اسکا ارتکاز ٹوٹا تھا۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔؟"
اسکی جانب دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔

"تم خدا کی طرف سے میرے لئے ایک خوبصورت نعمت ہو افریشم۔۔ جو کہتے ہیں ناں مرد کی کامیابی کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے، بلکل ٹھیک کہتے ہیں۔۔ مگر تم میری کامیابی کے پیچھے نہیں بلکہ میری کامیابی ہی تم ہو۔۔
فرطِ جذبات سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا تھا۔

"ارتضیٰ۔۔؟"
افریشم نے ہلکی سی نم آواز میں اسے پکارا تھا۔۔

"شکریہ افریشم۔۔"

اسکے دونوں ہاتھوں کو ارتضیٰ نے اپنے لبوں سے لگایا تھا۔۔

"تم ایک مضبوط اور بہادر لڑکی ہو۔۔مجھے تم پر فخر ہے۔۔مجھے خود پر فخر ہے کہ تم میری بیوی ہو۔۔"

افریشم کے دونوں ہاتھوں کو تھامے وہ پیار سے گویا ہوا۔۔

افریشم کی آنکھیں جگمگائی تھیں۔۔

"میں ہمیشہ آپکے ساتھ ہوں ارتضیٰ۔۔"

ایک ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکالتے اسکے چہرے پر رکھتی وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔

ارتضیٰ نے مسکرا کر سر ہلاتے وہیں بیٹھے بیٹھے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔

عورت کو کبھی فار گرانٹڈ نہ لیجئے گا۔۔بظاہر کمزور دکھنے والی وہ اندر سے چٹان کی مانند ہوتی ہے۔۔بات اپنے وقار اور خود سے جڑے رشتوں پر آجائے تو وہ فولاد کو بھی مات دے دیتی ہے۔۔کہتے ہیں ناں صنفِ نازک تو صرف تخلص ہے اصل میں ریشم میں لپٹا فولاد ہے عورت۔۔

****

"کیا جانا ضروری ہے۔۔"

گیلے بال تولیے سے رگڑتا، شیشے میں اسکا عکس دیکھتا وہ بولا تھا۔۔

"ڈیڑھ ماہ ہوگئے ہیں ارتضیٰ میں شادی کے بعد ایک مرتبہ بھی ہزارہ نہیں گئی۔۔"

کمفرٹر کو طے لگاتے اس نے منہ بنایا تھا۔۔

"میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ ابھی میں فری نہیں ہوں۔۔ آئی ہیو میٹنگز اینڈ مینی تھنگز ٹو ڈو۔۔"

افریشم اسکی بات سنتی اداس ہوئی تھی۔۔

"اداس مت ہو۔۔ امل اور شہریار تمہیں چھوڑنے جائیں گے۔۔ فری ہوتے ہی میں تمہیں لینے آؤں گا۔۔ ڈن۔۔؟"

"ڈن۔۔۔"

چہرہ پل میں کھلا تھا۔۔ اب ارتضیٰ کیا جانے میکے جانے کی خوشی۔۔

حسب عادت تولیہ صوفے پر پھینکتا وہ چینج کی غرض سے ڈریسنگ کی طرف بڑھا۔۔

"ارتضیٰ۔۔ یہ گندی عادت کب جائے گی۔۔"

تولیہ صوفے سے اٹھاتی وہ نرم سی سنجیدہ آواز میں بولی تھی۔۔

ڈریسنگ کی طرف بڑھتے ارتضیٰ نے رک کر اسکی جانب دیکھا۔۔

Urdu Novels Ghar

"اتنے پیار سے کہو گی تو شائد کبھی نہیں۔۔"

شوخ لہجہ تھا۔۔

"اب آپکی پسٹل کنپٹی پر رکھ کر بولوں گی۔۔"

اسکی بات پر ارتضیٰ کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

"تم کچھ بھی کر سکتی ہو۔۔"

پیاری سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتا وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا۔۔

ارتضیٰ کی گھڑی اور والٹ ڈریسنگ پر رکھتی افریشم اسکی بات پہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔

"میرال۔۔ جانی کیا بات ہے۔؟ ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔ مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔۔"

افریشم اپنے گلے لگی زارو قطار روتی میرال کا سر تھپتھپاتے پریشانی سے بولی۔۔

وہ آج ہی امل اور شہریار کے ساتھ ہزارہ پہنچی تھی۔۔افریشم کو چھوڑنے کے کچھ دیر بعد وہ واپسی کے لئے نکل گئے تھے۔۔

"میرو۔۔میری پیاری جان۔۔آپی کو بتاؤ کیا بات ہے کیوں رو رہی ہو۔۔؟"

"کک۔۔کچھ نہیں۔۔بس آپ کی بہت یاد آرہی تھی۔۔"
افریشم سے الگ ہوتے وہ آنسو پونچھتی بولی۔۔

"پکا۔۔بس یہی بات ہے ناں۔۔"
اسکے چہرے کو تکتی وہ کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔
افریشم کی بات پر میرال نے سر ہلا دیا۔۔

****

فون کان سے لگائے، گرم شال اپنے گرد لپیٹے وہ لان میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل رہی تھی۔۔
چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو غالباً دوسری جانب موجود انسان کی وجہ سے تھی۔۔

"ماما، بابا سے بات کی۔۔"
دوسری طرف موجود ارتضیٰ نے پوچھا۔۔

"آج ہی تو آئی ہوں ارتضیٰ۔۔کل تک کروں گی۔۔"

"ہاں بھئی جلدی کرو۔۔یہ دائم پچاسویں دفعہ مجھ سے پوچھ چکا ہے۔۔"

"دائم سے کہیں صبر رکھے۔۔"

ارتضیٰ کی بات پر افریشم ہنستے ہوئے بولی۔۔

"افریشم۔۔؟"

گھمبیر لہجے میں آواز آئی تھی۔۔

"افریشم کی کائنات۔۔؟"

"Come soon.."

گہری سانس لیتا وہ بولا تھا۔۔

"جلدی آجاؤں گی۔۔"

"بہلا رہی ہو۔۔"

"اونہہ۔۔سچ کہہ رہی ہوں۔۔"

Urdu Novels Ghar

"تو مطلب۔۔ تمہیں میری یاد آ رہی ہے۔۔"

"ہاں۔۔مجھے آپکی یاد آ رہی ہے۔۔"

جو سچ تھا اسکا اعتراف کرنے میں کیسی مشکل۔۔

وہ جانتی تھی اسکی بات پہ ارتضیٰ کے لبوں پر ایک گہری اور خوبصورت مسکراہٹ آئی ہو گی۔۔اور وہ ٹھیک تھی۔۔

"میں جاؤں۔۔؟"

"اگر کہوں نہیں۔۔"

"تو نہیں جاؤں گی۔۔جب تک بولیں گے ہزارہ کی اس ٹھنڈ میں آپکی خاطر کھڑی رہوں گی۔۔"

"پاگل لڑکی تم۔۔تم اس وقت سے باہر لان میں ہو۔۔اتنی ٹھنڈ میں۔۔میں فون رکھ رہا ہوں تم اندر جاؤ فوراً۔۔"

آواز سے پریشانی اور بے چینی عیاں تھیں۔۔

افریشم اسکی فکر پر مسکرا دی۔۔

"میں ٹھیک ہوں ارتضیٰ۔۔"

"ابھی ٹھیک ہو مگر صبح تک تمہاری ٹشو کے ڈبوں سے خاصی دوستی ہو جائے گی۔۔"

اسکی جلدی ٹھنڈ پکڑ لینے والی عادت پر چوٹ کی تھی۔۔

"اب اس میں میرا کیا قصور۔۔"

مسکراتے ہوئے افریشم نے مصنوئی منہ بنایا تھا۔۔

"خیال بھی ضروری ہے۔۔میں نہیں چاہتا تم بیمار پڑو۔۔اب جبکہ میں تمہارے پاس بھی نہیں ہوں۔۔"

"شائد اسی بہانے آپ آجائیں۔۔"

"تمہاری خاطر میں اسی وقت آسکتا ہوں۔۔ضروری نہیں تمہاری بیماری پر ہی آؤں۔۔"

اب کہ لہجہ تھوڑا خفگی لئے تھا۔۔

وہ آنکھیں موندے خوبصورتی سے مسکرادی۔۔

"..I love you Irtaza..I love you beyond anything"

اتنے واضح الفاظ اس نے پہلی دفعہ استعمال کئے تھے۔۔

"بہت سوچ سمجھ کر فون پر ایسی بات بول رہی ہو۔۔"

ارتضیٰ کی بات سمجھتے اسکا دھیما سا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

"چلیں نیکسٹ ٹائم، آمنے سامنے بولوں گی۔۔"

"پرامس۔۔؟"

"پکاپرامس۔۔"

"ہمم۔۔اب تم اندر جاؤ۔۔میں نہیں چاہتاہزارہ کی ٹھنڈ میری نازک سی بیوی کواپنی لپیٹ میں لے لے۔۔"
شوخ لہجے میں بولتاوہ افریشم کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

"خداحافظ ارتضیٰ۔۔"

اپناخیال رکھنا۔۔خداحافظ۔۔"
فون کان سے الگ کرتی وہ اندر کی جانب چل دی۔۔

دوسری جانب اسکے اظہار کے بارے میں سوچتاوہ مسکراتاسیدھاہواہی تھاجب ایک مرتبہ پھر سے دائم آدھمکا۔۔

"دائم۔۔تم آج میرے کمرے میں ہی سو جاؤ۔۔بار بار چکر لگانے سے ٹانگیں شل ہوسکتی ہیں۔۔"
سنجیدہ لہجے میں بولتے ارتضیٰ نے اسے شرمندہ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ناکام کوشش۔۔

"یار بھائی۔۔نیند نہیں آنی۔۔آپ بتائیں بھابھی کیا کہہ رہی تھیں۔۔"
اسکے پاس بیٹھتاوہ بے چینی سے بولا۔۔

"اس کا کہناہے کہ وہ آج ہی آئی ہے۔۔کل بات کرے گی۔۔"

"مطلب۔۔کل تک کا انتظار اب۔۔"

ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔

"اتنے اتاولے مت ہو دائم۔۔جاؤ جا کر سکون سے سو جاؤ۔۔ صبح تمہاری یونیورسٹی بھی ہے۔۔"

اسکی بات پر دائم سر ہلاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔جبکہ ارتضیٰ اسکی حالت پر سر نفی میں ہلاتا مسکرا دیا۔۔

****

کمرے میں داخل ہوتے اندھیرے نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔ حیرت سے وہ آنکھیں پھاڑے اندھیرے میں میرال کی موجودگی کو یقینی بنا رہی تھی۔۔ موبائل کی فلیش لائٹ سے سوئچ بورڈ تک پہنچتے اس نے کمرے کی لائٹ آن کی۔۔ بیڈ پر کمفرٹر میں میرال دبکی پڑی سو رہی تھی۔۔افریشم کو حیرت ہوئی تھی۔۔ کہاں وہ روز آنے کے لئے اسکا سر کھاتی تھی اور اب اسکا انتظار کئے بنا ہی سو گئی تھی۔۔

وہ جب سے آئی تھی ایک بات محسوس کر رہی تھی۔۔میرال چپ چپ سی تھی،اپنی عادت کے قطعی برعکس۔۔کوئی تو بات تھی جو وہ نہیں جانتی تھی۔۔

پرسوچ نظروں سے وہ اسے کچھ دیر بے سود پڑا دیکھتی رہی، پھر سر جھٹکتی،لائٹ دوبارہ سے بجھاتی وہ بیڈ پہ اسکے ساتھ خالی جگہ پر دراز ہو گئی۔۔

****

ہر طرف شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔۔قدرے سنسان سڑک پر دائیں جانب کھڑی بند گاڑی میں وہ موبائل کان سے لگائے ساکت بیٹھا تھا۔۔
ضبط کی شدت سے لال انگارہ آنکھوں میں نمی واضح تھی۔۔یوں معلوم ہو رہا تھا، کسی بھی وقت آنسو چھلک کر اس کے رخساروں پر بہہ نکلیں گے۔۔ایک ہاتھ سے موبائل پکڑ رکھا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ گود میں یوں پڑا تھا جیسے کوئی بے جان عضو ہو۔۔

اسپیکر سے کسی کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں جو اسے مزید تکلیف میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔آنکھیں زور سے میچ کر کھولی تھیں، جس سے آنکھوں کی نمی مزید پلکوں کی باڑ تک پہنچی تھی۔۔

"میرال۔۔"
گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکنے کے باعث آواز رندھی سی تھی۔۔

"مم۔مجھے۔۔مجھے معاف کر دو دائم۔۔"
شدت سے روتے وہ آنسوؤں کے درمیان بولی۔۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔"
بے تاثر آواز میں وہ بولا تھا۔۔

"مجھے ڈر لگتا تھا۔۔ مم۔۔ میں تمہارا سامنا کیسے کرتی۔۔"

ہنوز روتے ہوئے وہ بولی تھی۔۔

لمبی سانس کھینچتے اس نے خود کو اس ٹرانس سے باہر نکالنے کی کوشش کی تھی۔۔

"رومت۔۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔۔"

"مم۔۔ میں کچھ نہیں کر سکی دائم۔۔ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکی۔۔ میں اپنے لئے کچھ نہیں کر سکی۔۔"

اب کہ وہ مزید زور سے روئی تھی۔۔ دائم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ وہ رو کر خود کو تکلیف دے رہی تھی۔۔ وہ خود کو بلاوجہ کوس رہی تھی۔۔

"میں تم سے کہتا تھا میرال کہ میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ میں اب بھی یہی چاہتا ہوں تم بس خوش رہو۔۔ جہاں بھی۔۔ جس کے ساتھ بھی۔۔"

نم زدہ آواز میں بولتا وہ آخر میں مدھم پڑا تھا۔۔ اپنی بات مکمل کرتے اس نے میرال کے کچھ کہنے سے پہلے فون کاٹ دیا۔۔

کال بند کرتا وہ ضبط ہار گیا تھا۔۔ فون پہ سر ٹکائے وہ ہچکیوں سے رو دیا تھا۔۔ وہ جو روتے ہوئے کا ہنستا تھا آج خود زار و قطار رو رہا تھا۔۔ آنسو بھل بھل بہتے فون کی سکرین کو گیلا کر رہے تھے۔۔ خوبصورت سا چہرہ رونے کی شدت سے سرخ پڑا تھا۔۔ چاکلیٹی بال ماتھے پر بکھرے گویا اسکے ساتھ ماتم کناں تھے۔۔

محبت اس قدر تکلیف دہ امر ہے، یہ دائم حدید نہ جانتا تھا۔۔وہ تو خوش تھا۔۔ من موجی سا۔۔اسکو بھلا کیا معلوم کہ حالات اس قدر ظالم بھی ہوں گے۔۔

فون ڈیش بورڈ پر پھنکتا وہ سیدھا ہوا۔۔آنسوؤں سے بھرا ستا،لال چہرہ دیکھتے کوئی بھی اسکی بے بسی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔ہاتھ آنکھوں پہ رکھتے اس نے مزید آنسوؤں کو نکلنے سے روکنے کی کوشش کی۔۔پھر انہی ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے آنسوؤں سے گیلا چہرہ صاف کیا تھا۔۔دل درد سے پھٹ رہا تھا۔۔مگر مزید آنسوؤں پہ وہ زبردستی بند باندھ چکا تھا۔۔

****

"عم۔عمیر بھائی؟؟۔۔بابا عمیر بھائی تو۔۔وہ تو میرال سے بڑے ہیں بابا۔۔"

بے حد حیرانگی کے باعث اسکا لہجہ لڑکھڑایا تھا۔۔

اسکی بات پہ عزیز صاحب نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"عمروں کے تضاد سے فرق نہیں پڑتا۔۔اور میں تمہاری پھپھو سفینہ کو زبان دے چکا ہوں۔۔"

انکی بات پر افریشم نے آنکھیں پھیلائے حیرت سے اپنی ماں کی جانب دیکھا جو بے تاثر سی اسی کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

وہ تو دائم کی وکیل بن کر آئی تھی مگر اب اس پر نئے انکشاف ہو رہے تھے جو خوش آئندہ تو بلکل نہیں تھے۔۔

"بابا۔۔دائم بہت اچھا لڑکا ہے۔۔میرال کے ساتھ بلکل مناسب میچ بناتا ہے بابا۔۔آپ ایک مرتبہ میری بات پر غور تو کریں۔۔"

انکا بازو پکڑے وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔

"بلاشبہ دائم بہت اچھا لڑکا ہے۔۔مگر عمیر میں بھی کوئی کمی نہیں ہے۔۔تمہاری پھپھو تمہیں سوچ بیٹھی تھی مگر خدا کو کچھ اور منظور تھا۔۔تمہاری شادی پر نہ آنے کی وجہ بھی یہی تھی۔۔اب انہوں نے میرال کے واسطے پوچھا، تو میں انکار نہیں کر سکا۔۔میری ایک ہی بہن ہے میں اس سے ناراضگی مول نہیں لے سکتا۔۔"

سنجیدہ لہجے میں بولتے وہ افریشم کو مزید حیران کر چکے تھے۔۔

"مگر بابا۔۔میرال خوش نہیں ہے۔۔"

ایک آخری کوشش۔۔

"وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گی۔۔عمیر ایک میچور اور ذمہ دار لڑکا ہے۔۔میرال خوش رہے گی اسکے ساتھ۔۔"

سنجیدگی سے اپنا فیصلہ سناتے وہ کسی کی جانب بھی دیکھے بغیر کمرے سے باہر نکل گئے۔۔

انکے جاتے ہی افریشم نے افشاں کی جانب دیکھا۔۔

"ماما۔۔کیاہے یہ سب۔۔باباکیوں کررہیں ہیں ایسا۔۔عمیر بھائی تو ہمارے بھائی تھے،اب یہ رشتہ کہاں سے آ گیا۔۔"

حیرت کی زیادتی سے وہ افشاں کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

"تمہارے باباکافیصلہ ہے یہ افریشم۔۔وہ اپنی بہن کوناراض کرکے ان سے تعلق نہیں توڑناچاہتے۔۔ایک بہن کے علاوہ انکاہے ہی کون۔۔اوراس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے عمیر اچھالڑکاہے۔۔"

"لیکن میرال کی مرضی کے تو بغیر ہیں ناں ماما۔۔"

اب کے اسکی آواز تھوڑی اونچی ہوئی تھی۔۔

Urdu Novels Ghar

"میرال کا فیصلہ تو ہم نے ہی کرنا تھاناں۔۔"

"کبھی کبھی والدین کے غیر منصفانہ فیصلے اولاد سے انکی خوشیاں چھین لیتے ہیں ماما۔۔"
بے بسی سے انکو ایک نظر دیکھتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اپنے کمرے میں داخل ہوتے اسے شاپنگ بیگز میں سر گھسائے میرال نظر آئی۔۔افریشم کو دیکھتے وہ اسکی جانب آئی تھی۔۔اسکا ہاتھ پکڑے میرال اسے بیڈ کی جانب لائی جہاں بیگز پڑے تھے۔۔
ایک بیگ سے پرنٹڈ لائٹ ییلو فراک نکالتی وہ بڑی سی مسکراہٹ لئے اسکی جانب مڑی۔۔

"آپ کے آنے سے پہلے میں مارکیٹ گئی تھی۔۔آپ کے لئے اچھا لگا تو لے آئی۔۔بتائیں اچھا ہے ناں۔۔"
فراک کو الٹتی پلٹتی وہ اسکی جانب دیکھنے سے اجتناب کر رہی تھی،جو یک ٹک اسکی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہی تھی۔۔
افریشم کو اسکی مسکراہٹ مصنوئی لگی تھی۔۔جیسے وہ اپنا دھیان مکمل طور پر کہیں اور مبذول کروانا چاہتی ہو۔۔
فراک اسکے ہاتھ سے لیتے بیڈ پر رکھتے افریشم نے اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اسکا دھیان مکمل طور پر خود کی جانب مبذول کیا۔۔

"کیوں نہیں بولی کچھ۔۔"
اسکے چہرے پہ ہاتھوں سے دباؤ ڈالتی وہ بولی تھی۔۔
وضاحت کے بغیر میرال اسکی بات اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔

"بابا۔۔باباخوش تھے۔۔"

آنکھیں پل میں نم ہوئی تھیں۔۔

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔دائم کی خوشی کا کیا جو صرف تمہارے ساتھ جڑی ہے میرال۔۔"

وہ جو ضبط کئے کھڑی تھی دائم کے نام پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

افریشم کو اسکی حالت پر دکھ ہوا تھا۔۔وہ یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔

"وہ بب۔بہت معصوم ہے آپی۔۔وہ ٹوٹ جائے گا۔۔"

آنسوؤں کے درمیان وہ بولی تھی۔۔

"ششش۔۔چپ۔۔میں ہوں ناں۔۔میں بات کروں گی بابا سے۔۔بس اب رونا نہیں۔۔"

اسے گلے سے لگائے وہ اسکی پشت سہلاتے تسلی دے رہی تھی۔۔

ایک مرتبہ بابا سے وہ اپنی بہن،اپنے بھائی کے لئے ضرور بات کرے گی۔۔دل میں مضبوط تہیہ کیا تھا۔۔

Urdu Novels Ghar

چہرہ آسمان کی جانب اٹھائے، آنکھیں موندے، ٹیرس کی ریلنگ پر ہاتھ رکھے وہ ساکت کھڑا تھا۔۔ماضی کی خوبصورت یادیں ذہن میں فلم کی مانند چل رہی تھیں۔۔

اسکی باتوں پر میرال کا میٹھا سا قہقہ گویا اسکے دن بھر کی اُجرت ہوا کرتی تھی۔۔اسکی دن بھر کی روداد وہ یوں سنتی، جیسے کسی چھوٹے بچے کی بات مکمل توجہ سے سن رہی ہو۔۔اس نے کبھی اعتراف نہیں کیا تھا مگر وہ جانتا تھا۔۔وہ سب جانتا تھا کہ وہ اسے بے پناہ چاہتی ہے۔۔

آنکھوں کے کونے ہلکے سے بھیگے تھے۔۔آنکھیں زور سے میچتے اس نے نمی کو گویا جذب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

اپنے خیالوں میں غلطاں اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔چہرے کے تاثرات درست کرتے اس نے گردن موڑے پیچھے دیکھا، جہاں وہ تینوں ٹیرس کے دروازے پر کھڑے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

یونیورسٹی سے لیٹ واپس آتے ہی وہ اپنے کمرے میں بند ہو چکا تھا۔۔ڈائننگ پر انتظار کے باوجود وہ نہیں آیا تھا۔۔افریشم کے ذریعے انہیں وہاں کے حالات کا پتا چل چکا تھا۔۔حدید صاحب اور عائشہ اپنے احباب کے ہاں گئے تھے، تبھی صورتحال سے بے خبر تھے۔۔

"اوئے مجنو! ابھی سے کمرہ نشین ہو گئے۔۔ابھی تو عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔۔"

شہریار اسکے کندھوں پر بازو پھیلاتا خوشگوار لہجے میں بولا تھا۔۔مقصد صرف اسکا موڈ بحال کرنا تھا۔۔دائم اسکی بات پر

Urdu Novels Ghar

مبہم سا مسکرا دیا۔۔

نظر اٹھائے اس نے امل اور ارتضیٰ کی جانب دیکھا جو سنجیدگی سے اسی کو دیکھ رہے تھے۔۔

"میں ٹھیک ہوں گائز۔۔ پلیز پریشان نہ ہوں آپ لوگ۔۔"

ہلکا سا مسکراتے وہ ان کی جانب دیکھتا انکو اپنے حوالے سے تسلی دے رہا تھا۔۔

"دائم۔۔ مایوس نہیں ہونا۔۔ انشاءاللہ سب اچھا ہوگا۔۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔"

ارتضیٰ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا پیار سے بولا تھا۔۔

دائم اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔

"اور پھر ہم نے اپنی سُپر لیڈی بھی تو بھیجی ہے وہاں۔۔"

امل ارتضیٰ کو آنکھ دباتے شرارتی لہجے میں بولی۔۔

ارتضیٰ نے ایک لمبی آہ بھری تھی۔۔ کس کی یاد دلا دی ظالم۔۔

"بلکل بھئی۔۔ ٹینشن نہیں لینی۔۔ کہو تو لڑکی بھگا لائیں گے۔۔"

شہریار اور اسکے نادر خیالات۔۔

اسکی بات پر امل نے شہریار کو مصنوئی گھوری ڈالی تھی۔۔ دائم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔ اسکو مسکراتا دیکھ وہ تینوں مسکرا دیے۔۔ بلاخر وہ اسے ریلیکس کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔

****

دبے پاؤں چلتی وہ اسٹڈی کے دروازے کے سامنے آتی رک گئی تھی۔۔منہ پہ ہاتھ پھیرتے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ہلکی سی دستک دیتی وہ اسٹڈی میں داخل ہو گئی۔۔

عزیر صاحب کرسی پر براجمان، نظر کا چشمہ لگائے کسی کتاب کی نظر گردانی میں مصروف تھے۔۔دستک پر سر اٹھائے افریشم کو دیکھتے نظریں دوبارہ کتاب کی جانب پھیر دیں۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر انکے نزدیک پہنچتی، عین انکے سامنے زمین پر بیٹھتی وہ ہاتھ انکے گھٹنوں پر رکھ چکی تھی۔۔خاموشی سے انکی جانب دیکھتے اس نے نرمی سے کتاب ان کے ہاتھ سے پکڑتے پاس پڑے میز پر رکھ دی۔۔عزیر صاحب اب سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔جو انکو دیکھتی ہولے سے مسکرا دی۔۔

"بابا۔۔بچپن سے مجھے یہی لگتا تھا کہ میرال آپ سے زیادہ اٹیچڈ ہے۔۔وہ ہر بات دھڑلے سے کہہ دیا کرتی تھی جبکہ مجھے اپنی کوئی بھی بات منوانے میں سخت گھبراہٹ محسوس ہوتی تھی۔۔تب مجھے میرال بہت لکی لگتی تھی کہ کیسے وہ اپنی ہر بات آرام سے کہہ جاتی ہے۔۔"

وہ رکی تھی۔۔

"بابا۔۔آج مجھے شدت سے محسوس ہوا کہ میرال اب پہلے والی میرال نہیں رہی، وہ بڑی ہو گئی ہے۔۔ایسی بیٹی جو خود سے پہلے اپنے والدین کی خوشی کو ترجیح دیتی ہے۔۔"

عزیز صاحب سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھتے اسے سن رہے تھے۔۔

"سفینہ پھپھو ہمیں بھی بہت عزیز ہیں بابا۔۔اور عمیر بھائی تو ہمارے سگے بھائیوں کی مانند ہیں۔۔ہم بلکل نہیں چاہیں گے کہ وہ ہم سے دور ہوں۔۔ مگر بابا وقتی ناراضگیوں کے ڈر سے کسی کی ساری زندگی کی خوشیوں کو داؤ پر نہیں لگایا کرتے۔۔مجھے عمیر بھائی سے کوئی بیر نہیں ہے، وہ میرے بھائی ہیں لیکن بابا میرال خوش نہیں ہے۔۔اس سے بڑی وجہ اور کیا ہو سکتی ہے بابا کہ آپکی بیٹی ہی خوش نہیں ہے۔۔وہ آپکی خوشی کی خاطر خاموش ہے۔۔ مگر وہ خوش نہیں ہے۔۔میری بات پر غور کیجئے گا بابا۔۔"

اپنی بات مکمل کرتی وہ اٹھی تھی۔۔انکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر انکے ماتھے پر بوسہ دیتی، ایک مسکراتی نظر انکے پر سوچ چہرے پر ڈالتی، باہر کی جانب چل دی۔۔

******

ٹیرس پر پڑے جھولے پر بیٹھی، پر سوچ نگاہیں آسمان پر ٹکائے وہ ہلکا ہلکا جھولا جھول رہی تھی۔۔

جس چہرے پر ہما وقت مسکراہٹ رقصاں کرتی تھی، جن آنکھوں میں ہما وقت شرارت ناچا کرتی تھی اب وہ چہرہ اور آنکھیں اکثر اداس رہتی تھیں۔۔

کچھ دن پہلے بابا نے اپنے پاس بلا کر جو خبر اسے سنائی تھی وہ اسکے لئے کسی طوفان سے کم نہ تھی۔۔خاموش طوفان۔۔جو بس اسی کے اندر اٹھا تھا اور اس کے اندر ہی دم توڑ گیا تھا۔۔

بابا کے خوشی سے دھمکتے چہرے کو دیکھتے اس نے بمشکل ہونٹوں کو کھینچتے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

دائم سے اس دن کے بعد میرال نے رابطہ منطقع کر دیا تھا۔۔وہ اسکی آواز بھی سننے کی ہمت نہ کر پاتی تھی۔۔سکرین پر اسکے میسجز اور کالز دیکھ وہ کر گھٹ گھٹ کر رو دیتی تھی۔۔لیکن آخر کب تک۔۔سچ تو اسے پتا چلنا ہی تھا پھر وہ خود ہی کیوں نہ اسے بتاتی۔۔

وہ جانتی تھی وہ بکھر جائے گا۔۔وہ بچوں سا دل رکھنے والا معصوم لڑکا اپنی محبت سے دستبرداری کی خبر سنتے ٹوٹ جائے گا۔۔وہ خود سے زیادہ دائم کی تکلیف کا سوچتی اذیت میں مبتلا تھی۔۔مگر وہ بے بس تھی۔۔

وہ پیاری سی لڑکی اپنے باپ کے خوشی سے دھمکتے چہرے کی خاطر اپنی محبت سے دستبردار ہونے کو تیار تھی۔۔

بہت سے لوگ دنیا میں فقط ماں باپ کی خاطر
کہانی موڑ لیتے ہیں۔۔محبت چھوڑ دیتے ہیں۔۔

شائد اسی کو زندگی کہا جاتا ہے جہاں خواہش حسرت بن کر رہ جاتی ہے۔۔

رات قطرہ قطرہ بہہ رہی تھی،اس کے آنسوؤں کی مانند،جو چپکے سے آنکھوں سے نکلتے،کنپٹی سے ہوتے اسکے بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔۔

****

راؤ فیملی ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھی مکمل خاموشی کے ساتھ ناشتے کی طرف متوجہ تھی۔۔سربراہی کرسی پر حدید راؤ سنجیدگی سے چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے نظر سامنے کھلی اخبار پر ٹکائے ہوئے تھے۔۔

دائم اپنے خیالوں میں کھویا چائے کے کپ کے کناروں پر انگلی پھیر رہا تھا۔۔ہادی کو گود میں اٹھائے امل نے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے ارتضیٰ کو آنکھ کا اشارہ کیا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسکا اشارہ سمجھتے بولنے کی خاطر گلا کھنکارہ۔۔

"اممم۔۔ڈیڈ کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔۔"

ارتضیٰ کی آواز پہ حدید راؤ سمیت سب اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"بولو ارتضیٰ۔۔"

ارتضیٰ کی جانب دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولے۔۔

"وہ۔۔ڈیڈ افریشم نے عزیر انکل سے بات کی تھی۔۔"

ارتضیٰ کی بات سنتے دائم نے ہاتھوں کو مٹھی کی صورت میں دباتے خود پر ضبط کرتے سر جھکا دیا۔۔

Urdu Novels Ghar

..Ohh..i totally forgot about that"

تو۔۔کیاجواب دیاعزیر نے۔۔"

چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے وہ مکمل اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"جی ڈیڈ میں یہی کہنے والا تھا کہ ایک مرتبہ آپ عزیز انکل سے بات کر لیں پلیز۔۔"

"ضرور کروں گا۔۔ مگر اس نے افریشم کو کیا جواب دیا۔۔"

انکی بات پر عائشہ نے بھی سوالیہ نظروں سے ارتضیٰ کی جانب دیکھا۔۔

ارتضیٰ نے ایک نظر دائم کو دیکھا جو سر جھکائے اپنا دھیان مکمل طور پر ناشتے کی جانب لگائے بیٹھا تھا۔۔

"ڈیڈ۔۔انہوں نے میرال کا۔۔"

"آ۔۔ایک منٹ۔۔"

فون کی آواز پر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے ارتضیٰ کی بات کو روکا جس پر اس نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔۔

"بہت لمبی زندگی ہے بھئی۔۔ابھی تمہارا ہی ذکر چل رہا تھا۔۔"

فون کان سے لگائے وہ خوشگوار لہجے میں بولے تھے۔۔

انکی بات پر ارتضیٰ،امل اور شہریار نے نا سمجھی سے نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔۔البتہ دائم ہنوز پہلی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔۔

دوسری جانب جانے کیا کہا گیا تھا، جس پر حدید راؤ کی آنکھوں میں سب نے واضح خوشی کی چمک دیکھی تھی۔۔

"یار۔۔میں ایک مرتبہ پھر سے تمہارا شکر گزار ہوں۔۔"
لہجے میں شکر گزاری کا عنصر سموئے وہ دل سے بولے تھے۔۔عائشہ شائذ انکی بات سمجھ گئی تھیں۔۔گہری سی مسکراہٹ لئے وہ حدید راؤ کو دیکھ رہی تھیں۔۔
وہ تینوں ہنوز نا سمجھی سے کبھی ایک دوسرے کو تو کبھی اپنے باپ کو دیکھ رہے تھے۔۔
سلام دعا کے بعد انہوں نے فون بند کرتے میز پر رکھا اور سب کی جانب ایک مسکراتی نظر ڈالتے، نظریں دائم پر ٹکائیں جو سب سے الگ تھلگ سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

"..Daim..you once asked for a gift"
دائم نے انکی بات پر سر اٹھائے نا سمجھی سے انکو دیکھا تھا۔۔حدید راؤ پیار سے اسکو دیکھتے مسکرائے تھے۔۔

"عزیر نے میرال کیلئے ہاں کر دی ہے۔۔"
خوشگوار لہجے میں بولتے وہ سب کو حیرت کے سمندر میں ڈال چکے تھے۔۔
سب سے پہلے امل ہوش میں آتی خوشی اور بے یقینی سے زور سے چیخی تھی۔۔ہادی ماں کو چیختا دیکھ یک دم خوف زدہ ہوتا باپ کی طرف لپکا تھا۔۔شہریار نے نفی میں سر ہلاتے ہادی کو تھاما اور ایک مسکراتی نظر خوشی سے لال ہوتی اپنی بیوی پر ڈالی جو اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ارتضیٰ کے بازو کو جھکڑے ہوئے تھی۔۔ارتضیٰ نے بے حد خوشی سے حدید راؤ کی

جانب دیکھا جس پر انہوں نے مسکراتے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔ گویا اسکے خیالات کی تصدیق کی تھی۔۔

اور دائم۔۔ دائم نے ایک گہری سانس بھر کر رب کا شکر ادا کرتے، سر اپنے ہاتھوں میں گرایا تھا۔۔

ارتضیٰ اپنی جگہ سے اٹھتا اسکی جانب آیا۔۔ اسکے کندھوں پر ہاتھوں سے زور ڈالتے اسے ہولے سے ہلایا تھا۔۔

دائم یکایک اسکا بازو تھامتا اسکے سینے سے لگ گیا۔۔ ارتضیٰ نے مسکراتے اسکے گرد بازو باندھتے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔ باقی سب مسکراتی نظروں سے اسکی کیفیت ملاحظہ کر رہے تھے۔۔

خود سے الگ کرتے ارتضیٰ نے شانوں سے تھامتے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔ آنسوؤں سے لبریز آنکھیں، خوشی اور کچھ بے یقینی سے سرخ چہرہ لئے وہ مسکرا رہا تھا۔۔ سچی مسکراہٹ۔۔ جو اسکی طبیعت کا خاصا تھی۔۔

"میں بے یقین ہوں بھائی۔۔"

اسکی بات سنتے سب مسکرائے دیے۔۔

"تمہیں میرال بہت مبارک ہو۔۔"

ارتضیٰ کے ہلکے سے کہنے پر دائم کی نم مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔

حدید راؤ اور عائشہ اٹھتے اسکے قریب آئے تھے۔۔ اسے گلے سے لگائے نیک خواہشات دیتے، آفس جانے کی غرض سے باہر کی جانب چل دیے۔۔ عائشہ بھی انکو گیٹ تک چھوڑنے انکے پیچھے چل دیں۔۔

"یار میں تو جون ایلیاء کے شعروں کا مجموعہ اکٹھا کئے تمہیں سینڈ کرنے والا تھا۔۔"

شہریار ہادی کو اٹھائے مصنوئی دکھ سے بولا تھا۔۔اسکی بات پر سب کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

"اپنے پاس ہی رکھیں۔۔بجو سے ناراضگی کے دنوں میں کام آئیں گے۔۔"

اپنی پرانی جون میں واپس آتے دائم کو سیکنڈ بھی نہیں لگا تھا۔۔

ارتضیٰ انکی باتوں پر مسکراتا،افریشم سے بات کرنے کی غرض سے انکو نوک جوک کرتا چھوڑ باہر کی جانب چل دیا۔۔

******

اب اگر ہزارہ کی طرف نظر ڈالی جائے تو عزیر صاحب کے کمرے میں کھڑی افریشم بے یقینی سے منہ پر ہاتھ رکھے اپنے سامنے کھڑے بابا کو دیکھ رہی تھی جو فون پر حدید راؤ کو ہاں میں جواب دیتے اب مسکرا کر آنکھیں کھولے انکی جانب بے یقینی سے دیکھتی اپنی بڑی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔۔پاس پڑے صوفے پر بیٹھیں افشاں مزے سے دونوں باپ بیٹی کے ایکسپریشنز ملاحظہ کر رہی تھیں۔۔

ٹرانس سے باہر نکلتے وہ تیزی سے انکے سینے سے چمٹی تھی۔۔

"یااللہ۔۔بابا بابا۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔آپ نے کیا کہا ابھی بابا۔۔ایک دفعہ پھر سے کہیں۔۔"

سر انکے سینے سے اٹھائے انکی آنکھوں میں دیکھتی وہ خوشی اور بے یقینی کی ملی جلی کیفیت میں گری تھی۔۔

"اپنے سسرال والوں سے کہو ہزارہ آنے کی تیاری کرلیں۔۔"

"بابا۔۔تھینک یو۔۔تھینک یو سو مچ۔۔"

انکے سینے سے لگی وہ نم آواز میں بولی۔۔

"میرے بچوں کی خوشیاں مجھے ہر ایک چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔۔"

اسکا سر تھپتھپاتے وہ پیار سے بولے تھے۔۔

افشاں انکو دیکھتیں مسکرادیں۔۔

"میرال تم بھی ہمیں جوائن کرسکتی ہو۔۔"

دیوار کی اوٹ میں لہراتا ڈوپٹہ دیکھ کر وہ انہوں نے مسکراہٹ دبائی تھی۔۔

باہر کھڑی میرال نے زبان دانتوں تلے دبائے آنکھیں زور سے میچی تھیں۔۔

افریشم اور افشاں نے ہنستے ہوئے دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ خجل سی مسکراہٹ لئے کھڑی تھی۔۔

بابا نے ایک بازو پھیلاتے اسے اپنی جانب بلایا۔۔

انکا پھیلا ہوا بازو دیکھ کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی انکی جانب آئی اور شرمیلی مسکان کے ساتھ انکے بائیں کندھے کے ساتھ لگ گئی۔۔افریشم نے اسکا ہاتھ زور سے دباتے منہ ہی منہ میں اسے مبارک دی تھی۔۔

******

ہزارہ کی ٹھنڈی شام میں شال کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹے وہ لان میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی، سرخ عارض اور اٹھتی گرتی پلکوں کی اوٹ سے فون کی سکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔ جہاں اسکی عزیز از جان ہستی بنا کوئی بات کئے بس اپنی گہری آنکھوں سے اسکو نہار رہا تھا۔۔

اسکے لال انار جیسے گال دیکھ کر وہ سر جھکائے مسکرا دیا۔۔۔

"تمہارے یہی انداز مجھے مزید تمہارا اسیر کرتے ہیں۔۔"

گھمبیر لہجہ تھا، جو افریشم کو مزید شرمانے پر مجبور کر گیا۔۔

"آپکی ان گہری آنکھوں کی گہرائی میں، میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کرتی ہوں ارتضیٰ۔۔"

سکرین کی جانب دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔

"میرا بس چلے تو تمہیں اپنے سامنے بٹھائے اپنی نظروں کے ارتکاز سے ان روئی جیسے گالوں پر پھیلتی سرخی، ان ہونٹوں پر ابھرتی شرمگیں مسکان اور ان شہد رنگ آنکھوں پر پڑی گھنی پلکوں کی چادر کا گرنا پڑنا دیکھتا رہوں۔۔"

اپنی بات کہے اس نے گہری سانس بھری تھی۔۔

"مگر تم اتنی دور جا بیٹھی ہو۔۔"

افریشم اسکی بات پر سر جھکائے مسکرا دی۔۔

"جلد آ جاؤں گی ارتضیٰ۔۔"

"تمہیں جلد از جلد آنا ہو گا مسسز ارتضیٰ۔۔"

کیا مان تھا لہجے میں۔۔

"اور کوئی حکم میرے شہزادے۔۔"

آنکھیں بند کرتی وہ مہذب لہجہ لئے پیار سے بولی تھی۔۔ارتضیٰ سر نفی میں ہلاتا مسکرا دیا۔۔

"جب سے تم زندگی میں آئی ہو زندگی گویا خوبصورت ڈگر پر چل پڑی ہے۔۔اب یہ لفظ تمہارے احسانات سے قدرے چھوٹا لگتا ہے۔۔ مگر پھر بھی۔۔ بہت بہت شکریہ افریشم۔۔"

لہجہ اور آنکھیں فرطِ جذبات سے لبریز تھیں۔۔

"ہم دونوں ایک ہیں ارتضیٰ۔۔ شکریہ جیسا لفظ ہمارے درمیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔اور میں نے کوئی احسان نہیں کیا۔۔یہ میرے بہن بھائی کی خوشی کا معاملہ ہے،بس ایک کوشش کی تھی۔۔اللہ نے قریب ہو کر سن لی۔۔الحمدللہ۔۔"

"شکر اللہ۔۔"

سکرین پہ ایک دوسرے کی جانب دیکھتے وہ محبت سے مسکرا دیے۔۔

Urdu Novels Ghar

لاؤنج میں بیٹھے وہ سب آپس میں آنے والے وقت کی پلیننگ میں مصروف تھے۔۔

عائشہ اور امل سر جوڑے ایک اہم معمہ حل کرنے میں لگی تھیں۔۔اور وہ معمہ تھا شاپنگ کا۔۔خواتین کا پسندیدہ مشغلہ۔۔

سینٹرل ٹیبل کے ساتھ کھڑا ہادی کو کیز کا آپریشن کر کے اسکے اجزاء کا جائزہ لینے کے بعد انہیں کھانے میں مصروف تھا۔۔احتیاط بھی تو ضروری ہے بھئی۔۔

دوسرے صوفے پر شہریار اور دائم اپنے قصے کھولے بیٹھے تھے۔۔جبکہ فون بند کرتا ارتضیٰ انکی جانب آتا، سنگل صوفے پر براجمان ہو چکا تھا۔۔

"سو گائز۔۔ہزارہ جانے کا کیا پلین ہے آپ سب کا۔۔"

ٹانگ پر ٹانگ جماتا ارتضیٰ ان سب کو دیکھتا بولا تھا۔۔

"تم اور ڈیڈ ڈیسائیڈ کرو۔۔ہماری طرف سے تو اپنی ٹائم۔۔ہم فری ہی ہیں۔۔"

جواب امل کی جانب سے آیا تھا۔۔

"میرے خیال میں کمنگ ویک اینڈ ٹھیک رہے گا۔۔"

"کمنگ ویک اینڈ مطلب دو دن بعد۔۔"

عائشہ کی بات پر ارتضیٰ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

"دو دن بعد کیوں ارتضیٰ رات کو ہی روانہ ہو جاتے ہیں۔۔"

شہریار کے آنکھ دبا کر شرارت سے بولنے پر ارتضیٰ سمیت سب مسکرا دیے۔۔

"ہالڈ آن گائز۔۔ہزارہ کیوں جانا ہے۔۔"

دائم کی بات سنتے سب نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرا مطلب جسٹ فار بات پکی۔۔"

اس سے پہلے کہ کوئی اسکی دماغی حالت پر شک کرتا، فوراً سے وضاحت دی تھی۔۔

"نہیں تو کیا تمہاری بارات لے کر جائیں۔۔"

شہریار نے اسکے کندھے پر ایک زوردار تھپڑ جھڑا تھا۔۔

"فار گاڈ سیک۔۔ہم ہزارہ صرف ایک بات پکی کے لئے جائیں گے۔۔جب کہ ہمیں پتا ہے بات پہلے سے پکی ہے۔۔"

بھنویں اکٹھی کرتا وہ چڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

"تو۔۔کیا چاہتے ہو تم۔۔"

ارتضٰی نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

"یہ الٹی سیدھی رسموں کی بجائے سیدھا سیدھا نکاح کیوں نہیں رکھ لیتے۔۔"

دائم کی دلی خواہش زبان پر آئی تھی۔۔

سب نے منہ کھولے اسے دیکھا تھا۔۔

"برخودار تم آجکل ہر بات سیدھی سیدھی نہیں بول رہے۔۔"

لاؤنج میں داخل ہوتے حدید راؤ اسکی سیدھا سیدھا نکاح والی بات سنتے بولے تھے۔۔

دائم نے انکی آواز پر زور سے آنکھیں میچی۔۔جبکہ باقی سب کا قہقہ نمودار ہوا تھا۔۔

"ڈیڈ میں تو آپ سب کی آسانی کے لئے بول رہا ہوں۔۔ایک ہی مرتبہ کام ختم کریں۔۔کہاں روز روز ہزارہ کے چکر لگاتے پھریں گے۔۔"

کیا کانفیڈینس تھا۔۔

"تم ہماری فکر مت کرو۔۔ہمیں روز روز ہزارہ جانا اچھا لگتا ہے۔۔"

شہریار ہوا ور بولے نہ۔۔ناممکن۔۔

"شہریار بھائی۔۔آپ ہزارہ کی بجائے اب کراچی کی فلائٹ پکڑیں گے وہ بھی اکیلے۔۔"

دائم اسکے نزدیک ہوتا چباتے ہوئے بولا تھا۔۔شہریار اسکی بات ہوا میں اڑاتا ارتضیٰ کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"ڈیڈ میرے خیال میں یہ آئیڈیا ٹھیک رہے گا۔۔اب جبکہ ہمیں انکے جواب کا پتا ہی ہے تو کیوں نہ نکاح کی رسم ہی ادا کرلی جائے۔۔"

ارتضیٰ کی بات پر حدید راؤ نے ایگری کرتے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

"آل رائٹ۔۔عزیر سے بات کر کے میں باقی کے مراحل طے کرلوں گا۔۔آپ لوگ نکاح کی تیاری شروع کریں۔۔"

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے، وہ نشست چھوڑتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔

دائم کا 'یاہو' انکے جاتے ہی بلند ہوا تھا۔۔ہادی نے چونکتے اپنے ماموں کی جانب دیکھا۔۔

"اوئے تم بہن بھائیوں نے میرے بیٹے کا ترا نکال دینا ہے کسی دن۔۔"

ہادی کو اپنی گود میں لیتا وہ دائم کو آنکھیں دکھاتا بولا۔۔باقی سب اسکی بات سنتے ہنس دیے تھے۔۔

امل اور عائشہ ایک دفعہ پھر سے اپنا پسندیدہ مشغلہ شروع کرچکی تھیں۔۔

****

سر سجدے سے اٹھاتااب وہ تشہد کی حالت میں بیٹھا تھا۔۔شہادت کی انگلی اٹھائے اس نے اللہ کے واحد ولا شریک اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اللہ کے رسول ہونے کی گواہی دی تھی۔۔درود دعا کے بعد اس نے پہلے دائیں طرف کو سر گھمایا، پھر بائیں جانب کو سلام پھیرا تھا۔۔

دعا کیلیئے ہاتھ اٹھاتے اسکی گہری سیاہ آنکھیں ہلکی سی نمی لئے تھیں۔۔وہ اپنے اللہ کا شکر گزار تھا، جس نے اسکی سوچ سے پرے اسکو نواز دیا تھا۔۔جب وہ ناامید ہو چکا تھا، تب اوپر والی پاک ذات نے اسے مایوسیوں کے کنویں سے باہر دھکیلا تھا۔۔

وہ ذات پاک کبھی کسی کو مایوس نہیں کرتی۔۔وہ ربِ عظیم انسان کی سوچ سے بالاتر ہو کر نوازتا ہے۔۔بس اس پر کامل یقین ہونا چاہیے، وہ مایوس نہیں کرے گا۔۔اس کے 'کن' پر یقین رکھنا چاہیے، وہ ایسے 'فیکون' فرمائے گا کہ تم حیران رہ جاؤ گے۔۔

دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرتے دائم نے ہاتھ بڑھا کر بیڈ سائیڈ پر پڑا موبائل پکڑا۔۔
میرال کی چیٹ اوپن کرتے اس نے میسج ٹائپ کرتے سینڈ کے آپشن کو دبایا تھا۔۔

"..I am blessed"

"..Me too"

چند ثانیے بعد ہی جواب موصول ہوا تھا جسے دیکھتا وہ دل سے مسکرا دیا۔۔

****

ہادی کو سلا کر کندھے سے الگ کرتی، اسے بیڈ کے وسط میں رکھتی وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔ نظریں سامنے کاؤچ پر بیٹھے اپنے شوہر پر گئی تھیں جو لیپ ٹاپ گود میں رکھے پورے انہماک سے اپنا کام کر رہا تھا۔۔
ہلکی سی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی تھی۔۔ وہ صرف اسکے اور ہادی کی وجہ سے یہاں موجود تھا اور اپنا سارا کام آن لائن مینج کر رہا تھا۔۔
وہ شادی کے پہلے دن سے ایسا ہی تھا بے حد خیال رکھنے والا، امل کی چھوٹی چھوٹی بات کا دھیان رکھنے والا۔۔ اپنی فیملی سے دور جانے کے باوجود شہریار نے اسے کبھی انکی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔۔ اور پھر ہادی کی پیدائش پر تو گویا وہ خوشی سے پاگل ہی ہو گیا تھا۔۔ کئی دن وہ آفس نہیں گیا تھا، سائے کی مانند امل اور ہادی کے ساتھ چپکا رہا تھا۔۔ ہادی کی پیدائش کے بعد وہ مزید امل کا گرویدہ ہو چکا تھا۔۔ اسکی جان گویا امل میں بستی تھی۔۔ ہوش سنبھالتے ہی امل کو اپنے دل میں بسا لیا تھا اس نے۔۔ وہ ایک آئیڈیل شوہر تھا۔۔ اور امل کو اپنے شوہر سے عشق تھا۔۔
ماضی کے پلوں کو یاد کرتی وہ مسکراتی اسکی جانب بڑھی، کاؤچ میں اسکے ساتھ بیٹھتے سر اسکے کندھے پر ٹکا دیا۔۔
کی- بورڈ پر چلتی شہریار کی انگلیاں ایک لمحے کو رکی تھیں، دلکش سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں پر احاطہ کیا تھا اور وہ پھر

سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔

بنا کوئی بات کیئے وہ ہنوز اسکے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔ میل سینڈ کرتے شہریار نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا، آہستہ سے اپنا رخ موڑتے اس نے امل کا چہرہ تھام کر اوپر کی جانب کرتے اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں پیوست کی تھیں۔۔

ایک کی آنکھوں میں اگر محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا تو دوسرے کی آنکھوں میں اسکے لئے بے انتہا عشق تھا۔۔

"ہر آنے والا دن مجھے اپنی بیوی کی محبت میں مزید گرفتار کر رہا ہے۔۔"

"ہر آنے والا دن مجھے اپنے شوہر کا مزید اسیر بنا رہا ہے۔۔"

ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے وہ محبت سے بولے تھے۔۔

"صرف میری امل۔۔"

اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکائے وہ مسکرایا تھا۔۔

امل اسکی بات پر لال گلاب ہوتی اسی کے سینے سے لگ گئی۔۔

****

دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامے وہ عقیدت سے اسکی بے داغ پیشانی پر لب رکھے ہوئے تھا۔۔ شرمگیں سی مسکراہٹ لئے اسکی دلہن نظریں جھکائے پیشانی پر اسکا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔ بلاخر وہ دونوں ایک دوسرے

کے نصیب میں لکھے جا چکے تھے۔۔ نکاح کے مضبوط بندھن نے انکو ایک دوسرے کے ساتھ منسوب کر چھوڑا تھا۔۔ وہ خوش تھے، بے انتہا خوش تھے۔۔

ایک دوسرے کو نکاح میں قبول کرتے انکار واں رواں خدا کا شکر گزار تھا۔۔

بوسہ دیتے وہ پیچھا ہوتا اب مسکراتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔ اسکی نظروں کی تاب نہ لاتی وہ سر جھکا گئی۔۔

سفید انارکلی فراک میں ملبوس حوروں کی مانند میرال اب میرال دائم بن چکی تھی۔۔ اسکے نام کا ساتھ ہی اتنا خوشگوار کن تھا۔۔

سفید شلوار سوٹ میں شہزادوں سا دکھنے والا دائم اپنی حور کو اپنے نام کر چکا تھا۔۔ ہمیشہ کیلیئے۔۔ کبھی نہ بچھڑنے کے لئے۔۔

اسکے موہنے روپ سے نظریں چراتا اب وہ اسکے ساتھ نشست سنبھال چکا تھا۔۔ گھر والوں کے چہرے اپنے بچوں کی خوشیوں کو دیکھ، جگمگا رہے تھے۔۔

ہزارہ کی سہانی شام آج صرف اور صرف میرال اور دائم کے نام تھی۔۔

****

مٹھائی کی ٹرے کو اچھے سے سجائے، سب کا منہ میٹھا کروانے کی غرض سے ٹرے تھامے وہ مڑی ہی تھی جب نظر کچن کے دروازے میں کھڑے ارتضیٰ پر پڑی تھی۔۔

شفید شلوار سوٹ پر سکن شال کی بُکل مارے، بازو سینے پر باندھے، ایک کندھا کچن کے دروازے سے ٹکائے وہ فرصت سے اپنی بیوی کا جائزہ لے رہا تھا۔۔

نارنجی ساڑھی پر بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے، لائٹ سے میک اپ کے ساتھ اسکا حسین مکھڑا اور بھی دھمک رہا تھا۔۔ بلش ان کی ضرورت ہی نہ تھی، اسکے دیکھنے سے ہی وہ سرخ انار ہو چکی تھی۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ افریشم کی جانب بڑھا جو ٹرے تھامے، سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

اسکے قریب پہنچتے ارتضیٰ نے ٹرے اسکے ہاتھ سے لیتے شیلف پر رکھ دی۔۔ دونوں شانوں سے تھامتے خود سے نزدیک کرتا، وہ افریشم کو سینے سے لگا چکا تھا۔۔ اسے اس وقت کسی چیز کی تمنا نہ تھی سوائے اپنی افریشم کو محسوس کرنے کے۔۔ پکڑ مزید سخت ہوئی تھی، افریشم اسکے سینے سے لگی کسمسائی تھی۔۔

خود سے الگ کرتا اب وہ اسکے چہرے کو تھامے اپنی آنکھوں کو اسکے موہنے روپ سے نہار رہا تھا۔۔ افریشم کی نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں۔۔

"میری طرف دیکھو افریشم۔۔"

پیار بھرا حکم دیا تھا۔۔

آہستہ سے پلکیں اٹھاتے افریشم نے اسکی آنکھوں میں دیکھا، لبوں پر مسکراہٹ برقرار تھی۔۔

"تم مجھے مار ڈالو گی کسی دن۔۔"
گھمبیر لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔۔

"ارتضیٰ۔۔۔"
اسکی بات پر بے ساختہ اپنا ہاتھ اسکے سینے پر رکھتی وہ گھبرائے لہجے میں بولی تھی۔۔ارتضیٰ ہلکے سے مسکرا دیا۔۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔۔"

"ایسی باتیں مت کریں ارتضیٰ میرے دل کو کچھ ہوتا ہے۔۔"

"اچھی بات ہے۔۔اگلی مرتبہ تم مجھے چھوڑ کر تو نہ جاؤ۔۔"

"نہیں جاؤں گی مگر اگلی مرتبہ آپ ایسی بات بھی نہیں کریں گے۔۔"
بھرائی آواز میں کہی اسکی بات پر ارتضیٰ مسکرا دیا۔۔

"تمہیں میری نظر لگ جائے گی افریشم۔۔اتنا مت سجا کرو۔۔"

"آپ کے لئے ہی تو سجی ہوں۔۔"
اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔۔
ہاتھ اسکے شانوں پر رکھتی،ایڑھیاں زمین سے اٹھائے اس نے ارتضیٰ کی روشن پیشانی پر پیار بھرا لمس چھوڑا تھا۔۔

مزید خود سے قریب کرتا وہ اس پر جھکا ہی تھا جب افشاں کی آواز نے دونوں کو بوکھلانے پر مجبور کر دیا۔۔ وہ لاؤنج سے افریشم کو آواز لگا رہی تھیں۔۔

"آ۔آئی ماما۔۔"

تیزی سے اسکا حصار توڑتی وہ ہڑبڑا کر بولی تھی۔۔ٹرے تھامتی وہ کچن سے باہر نکلتی دروازے پر رک کر مڑی تھی۔۔ ارتضیٰ ہنوز اسی جگہ پر کھڑا مسکراتی نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"..I love you ...beyond anything"

گردن موڑے وہ شرارتی لہجہ لئے بولی تھی۔۔

"آمنے سامنے کا وعدہ ہوا تھا۔۔"

آنکھیں چھوٹی کرتے اسے یاد دلایا۔۔

"ہم آمنے سامنے ہی ہیں ارتضیٰ۔۔"

"ایسے نہیں۔۔"

اسکی جانب قدم بڑھاتے وہ بولا تھا۔۔

افریشم اسکے بڑھتے قدم دیکھ کر ٹرے تھامے کھلکھلاتی ہوئی تیزی سے کچن سے نکل گئی۔۔

ارتضیٰ بالوں میں ہاتھ پھیرتا گہری مسکراہٹ لئے اسکے پیچھے چل دیا۔۔

Urdu Novels Ghar

****

"ہم کہیں مر ہی نہ جائیں، خدا خدا کرتے۔۔

چشمِ بدور، اتنا پیارا نہیں لگا کرتے۔۔"

ایک دلکش سی آواز پر میرال نے حیرت سے گردن موڑے اسے دیکھا تھا جو آنکھوں میں چاہتوں کا جہان اور لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ لئے براہِ راست اسی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

کچھ پل اسے دیکھنے کے بعد وہ دھیما سا ہنس دی۔۔

"اپنی بھابھی کا شکریہ ادا کرو۔۔ورنہ سستے مرزا غالب نہ بنے بیٹھتے یہاں۔۔"

ڈوپٹے کا ایک پلو ہاتھ سے پکڑے وہ اترائی تھی۔۔

دائم اسکی ادا پہ سر جھکائے مسکرا دیا۔۔

"تم بولو تو بندہ ان کے چرنوں میں سلامی پیش کرنے کو حاضر ہے۔۔"

سینے پہ ہاتھ رکھتا وہ ادب سے گویا ہوا۔۔

میرال کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

دائم نے پیار بھری نظروں سے اسکے خوشی سے جگمگاتے چہرے کو آنکھوں میں اتارا تھا۔۔

"بھئ آجکل کے زمانے میں تو حیا باقی نہ رہی۔۔ کیسے منہ کھولے دونوں قہقہے لگا رہے ہیں۔۔"

انکی طرف آتے شہریار نے بڑے بزرگوں کی طرح تبصرہ کیا تھا۔۔

امل نے زور سے تھپڑ شہریار کے کندھے پر رسید کیا۔۔ جبکہ افریشم اور ارتضیٰ سمیت میرال اور دائم کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔

"محلے کی ایک عدد باجی رشیداں کا کردار باخوبی سرانجام دے رہے ہیں آپ شہریار بھائی۔۔"

شہریار کیوں بھول جاتا تھا کہ مقابل بھی اسی کا خون دائم حدید راؤ تھا۔۔

"میرے بھائی زمین پر ہی رہ۔۔ پہلے ہی سسک سسک کر لڑکی ملی ہے۔۔"

شہریار نے ایک مرتبہ پھر نشانہ باندھا تھا۔۔

سب کے چہروں پر پھر سے مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

ان سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر ارتضیٰ افریشم کے نزدیک کھسکا تھا۔۔

"تم تیار ہو ناں۔۔"

اسکے پوچھنے پر افریشم نے ناسمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"تمہیں اسلام آباد واپس جانا ہے آج۔۔"

حکمانہ لہجہ تھا۔۔ افریشم کی آنکھیں واہوئی تھیں۔۔

"لیکن آج ہی تو نکاح ہوا ہے۔۔"

"ہاں تو بس کام ختم۔۔اب تم میرے ساتھ واپس چلو گی۔۔ بھولو نہیں تو تم جلد واپسی کا یقین دلا چکی ہو۔۔"

اسکے ٹیڑھے میڑھے زاویے بناتے چہرے کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔۔

"چلو گی ناں۔۔"

اب کی بار پیار بھرا سوالیہ انداز تھا۔۔

افریشم نے اسکی جانب دیکھتے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

****

اپنے آفس میں بیٹھا وہ کسی کیس کی فائل کو دیکھنے میں مصروف تھا،جب اسکا فون بجا۔۔ نظریں فائل پر جمائے اس نے کال یس کرتے فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

"ایس-پی ارتضیٰ حدید راؤ سپیکنگ۔۔"

مصروف اور بارعب سا لہجہ تھا جو ایک مرتبہ سننے والے کو اسکی کشش میں مبتلا کرتا تھا۔۔ نظریں ہنوز فائل کو کھوج رہی تھیں۔۔

"مسسز ایس-پی ارتضیٰ حدید راؤ ہیئر۔۔"

اسپیکر سے اسکی نرم سی آواز گونجی تھی۔۔ارتضیٰ کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔۔

"جی فرمائیں محترمہ۔۔"

"آپ سے جلد آنے کو بولا تھا۔۔"

اب کی بار آواز میں خفگی موجود تھی۔۔

"مم۔۔ خیریت؟۔۔"

"ارتضیٰ کل امل آپی اور شہریار بھائی کی اینیورسری ہے۔۔اور ہمیں انکے لئے گفٹ خریدنے جانا تھا۔۔"

افریشم نے اسے تفصیلی یاد دلایا تھا۔۔

ارتضیٰ ہونٹوں کو او کی شکل میں کرتا فائل بند کرتا، کرسی چھوڑتا دروازے کی طرف بڑھا۔۔

"..Will be there in twenty minutes..get ready"

کہتے ہی اس نے فون بند کرتے جیب میں اڑسا اور گاڑی میں بیٹھتا، گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دی۔۔

****

"ارتضیٰ۔۔بس اب میں اور نہیں چل سکتی۔۔ہم صرف امل آپی اور بھائی کا گفٹ لینے آئے تھے۔۔آپ نے میری شاپنگ بھی سٹارٹ کردی۔۔"

اسکی بات سنتے ارتضیٰ نے اسکی جانب دیکھا جو منہ بنائے اسکے ہمقدم تھی۔۔

ایک ہاتھ میں بیگز پکڑے دوسرے ہاتھ میں اپنی بیوی کا ہاتھ تھامے وہ قریباآدھے سے زیادہ مال اسے گھما چکا تھا۔۔

ارتضیٰ کی پسند اس قدر مشکل ہے، یہ انکشاف آج افریشم پر ہوا تھا۔۔دس بار ریجیکٹ کرنے کے بعد اسے کچھ پسند آتا تھا۔۔

"میں ایک بزی بندہ ہوں روز روز یہ شاپنگ کیلئے فراغت مجھے نہیں حاصل ہوپاتی۔۔آج موقع ہے تو سوچا اپنی بیوی کیلئے اپنی پسند کا کچھ خرید لوں۔۔"

اسکی جانب دیکھتا وہ مسکرایا تھا۔۔

"اتنا کچھ تو لے لیا ہے اب واپس چلتے ہیں۔۔میرال لوگ بھی پہنچنے والے ہوں گے۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اسکا موبائل بج اٹھا تھا۔۔جیب سے موبائل نکال کر کالر آئی ڈی دیکھتا وہ افریشم کی جانب متوجہ ہوا جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"..I've to take this call"

فون کان سے لگاتا وہ کال سننے کی غرض سے قدرے خاموش کونے کی جانب بڑھ گیا۔۔

افریشم اسے جاتا دیکھ قریب لگے جیولری سٹال سے جیولری کا جائزہ لینے لگی۔۔

"افریشم۔۔"

اپنے نام کی غیر شناسا پکار پر وہ چونک کر مڑی تھی۔۔سامنے ایک پیاری سی لڑکی چہرے پر خوشگوار حیرت لئے کھڑی تھی۔۔

افریشم کے چہرے پر شناسائی کی رمق جاگی تھی،لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

"غالباً تم مجھے پہچان چکی ہو۔۔"

افریشم کے چہرے پر پھیلی مسکان دیکھ کر وہ بولی تھی۔۔

"میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں۔۔تم نے دو مرتبہ مجھے سہارا دیا تھا۔۔"

"میں نے صرف سہارا دیا تھا مگر تم اس قید میں ہماری آزادی لے کر آئی تھی۔۔"

افریشم کا ہاتھ تھامے وہ فرطِ جذبات سے لبریز لہجے میں بولی تھی۔۔افریشم اسکی بات پر مسکرا دی۔۔

"میں صرف ایک وسیلہ تھی۔۔"

Urdu Novels Ghar

"میں اکثر اللہ پاک سے دعا کرتی تھی۔۔صرف ایک مرتبہ زندگی کے کسی موڑ پر تم مل جاؤ تمہیں گلے سے لگا کر تمہاری لگائی نیکی کا شکریہ ادا کر سکوں۔۔"

بھرائی آواز میں کہتے ہی اس نے افریشم کو زور سے گلے لگالیا۔۔افریشم نے مسکراتے اسکے گرد حصار باندھا تھا۔۔

"تمہارے جانے کے بعد میں تمہارے لئے بہت پریشان تھی مگر ایس۔پی ارتضیٰ کے توسط پتا چلا تھا کہ تم محفوظ ہو۔۔"

مزید افریشم کو بھینچتی وہ بولی تھی۔۔

"تم سے مل کر خوشی ہوئی پیاری لڑکی۔۔"

اس سے الگ ہوتے افریشم اسے دیکھتی پیار سے بولی تھی۔۔

"مریم۔۔مریم حیات۔۔"

سر پہ ہاتھ مارتی وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔

"تم سے مل کر خوشی ہوئی مریم حیات۔۔"

افریشم کے کہنے پر وہ دونوں کھل کر ہنس دیں۔۔

فون کی ٹون پر اس نے سر پر ہاتھ مارا، تیزی سے بیگ میں ہاتھ چلاتے پاکٹ سائز ڈائری اور پین نکالتے افریشم کے آگے کیا۔۔

"کیا تم مجھے اپنا نمبر اور ایڈریس دو گی؟۔۔اس وقت میں تھوڑا جلدی میں ہوں۔۔اس ماہ کی آخر میں میری شادی ہے۔۔میں تمہیں خود انوائٹ کرنے تمہارے گھر آؤں گی۔۔"

تیز تیز بولتی وہ اپنا مدعا بیان کر رہی تھی۔۔افریشم نے مسکراتے ہوئے پین پکڑتے ڈائری پر ایڈریس اور نمبر نوٹ کر دیا۔۔

"اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں نصیب فرمائے آمین۔۔"

دل سے دعا دیتی وہ مسکرائی تھی۔۔مریم آمین کہتے اسے ایک مرتبہ پھر سے گلے لگاتی تیزی سے مڑ گئی۔۔

افریشم مسکراتے ہوئے اسے جاتا دیکھے گئی۔۔

"چلیں۔۔"

ارتضیٰ کی آواز پر وہ اسکی جانب مڑی، جو شاپنگ بیگ بائیں ہاتھ میں لیتا دایاں ہاتھ اسکی طرف بڑھائے کھڑا تھا۔۔

ایک مسکراتی نظر ارتضیٰ کے چہرے پر ڈالتی، اسکا بڑھا ہاتھ تھامے وہ اسکے ہمقدم ہولی۔۔

آغاز تھا کچھ نئے احساس سے بنے پیارے رشتوں کا، دوستیوں کا۔۔

•ختم شد•

Urdu Novels Ghar